جو علم ظاہر سے قطع نظر علوم باطن مین بہرۂ تام رکھتے تھے مثل خاندان حضرت سید
سید شاہ موسیٰ قادری علیہ الرحمہ اور خاندان حضرت سید شاہ عبد القادر
قدس سرہ اور خاندان حضرت شاہ خاموش صاحب علیہ الرحمہ یہہ سب تقریب
اعراس کرتے ہین اور شہر کے بڑے صلحا اور علما اور امرا اپنی سعادت
سمجھکر تقریب اعراس مین آتے رہے اور حضور پرنور اور اراکین
سلطنت قدیم الایام سے تقریب نیازات کرتے چلے آئے اور
اونکی دعوت مین کبار علما اور صلحا اور رؤسا بجہین اہل مقدرت اور غیر
اہل مقدرت سب بلا انکار و بے تامل آتے رہے ایسا ہی اس شہر مین علو
سے ادنیٰ تک اور ادنیٰ سے اعلیٰ تک اپنی حسب مقدرت عرس شریف
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اعراس اولیاء اللہ کا کرتا ہے اور ہر ایک
کی دعوت مین غنی غیر غنی صلحا علما سے بلا تامل آتے ہین خصوصاً یہ
باعث کثرت خیرات اور نیازات کے یہہ بلدہ شہرۂ آفاق ہے اور باعث برکت
نیازات اور دعا سلطین کے قیام ریاست ہے حضور آصف جاہ بہادر سے
اِس وقت تک ہر کوئی رئیس اولیاء اللہ سے عقیدت تامہ رکہتے چلے آئے
اور ہر امورات سنگین و صعب مین استمداد اولیاء اللہ سے کرتے رہے
اور تائید اور استمداد اولیاء اللہ سے بڑے بڑے امور مالاینحل حل ہوئے
حضور ناصر الدولہ غفران منزل اکثر سرور الصاحب علیہ الرحمہ سے جو سالک
و مجذوب تہے عقیدت رکہتے اور کوئی مشکل صعب درپیش ہوتی اونسے
استمداد کرتے اور تائید چاہتے بہت سے مشکلات حضرت کی تائید سے
حل ہوتے چنانچہ بعض معتبرین کے زبانی مسموع ہوا کہ ایک وقت حضور غفران
منزل کو امور ریاست مین ایک نہایت امر صعب پیش ہوا کہ اوسکا حل

نہایت دشوار معلوم ہوتا تہا حضور غفرانمنزل نے کسی اپنے معاہد کے
ہمراہ ایک کشتی دیکر حضرت میر نواب صاحب علیہ الرحمہ کے نزدیک
بہیجے اوس کشتی مین غفرانمنزل نے اپنی دستار سر کی بندہی ہوئی
اور شمشیر و دہوپ رکہی ہوئی تہی اور جو شخص کہ اونکو کشتی کے ہمراہ کرکے
بہیجے تہے مجلس مین بلا کے کہ کسیکو اس سے اطلاع نہووے اور خفیہ انکو
فرمائے کہ تم اس کشتی کو حضرت میر نواب صاحب قبلہ کے روبرو رکہکر دست
بستہ میری طرف سے عرض کرو کہ حضرت یہہ عزت اور ریاست آپکی ہی عنایت
فرمائی ہوئی ہے موافق ارشاد بندگانعالی غفرانمنزل کے انہون نے
وہ کشتی ہمراہ لیکر میر نواب صاحب علیہ الرحمہ کے پاس چلے جبکہ
حضرت میر نواب صاحب کے پاس وہ کشتی لیکر پہنچے اونہون نے ابہی
کچہ پیام بندگان عالی کا ہنوز میر نواب صاحب کو پہنچایا نہین تہا کہ حضرت
دور سے جب وہ کشتی کو دیکہے خود بخود فرمائے کہ وہ کشتی کو سامنے
لاؤ اسواسطے کہ اوسمین ناصر الدولہ نے اپنی دہوپ اور دستار رکہکر
ہمارے پاس بہیجے ہین اور ہمارے پاس یہہ پیام کئے ہین پہر وہ کشتی
کشادہ ہوکر حضرت کے روبرو رکہے گئے حضرت شمشیر و دہوپ پر اور دستار
پر اپنا ہات پہیر کر فرمائے کہ جا کہو تیری ریاست تجہے مبارک ہے پہر
وہ کشتی بندگانعالی غفرانمنزل کے نزدیک آئی اور یہہ ارشاد حضرت
کا بندگان عالی نے سنکے نہایت خوش ہوکر وہ دستار اپنے
سر پر رکہے اور دہوپ اپنے ہات مین لئے پس جو امر صعب کہ
درپیش تہا مثل کافور کان لم یکن تہا اور ایک وقت بندگانعالی
غفرانمنزل کو کوئی ایک امر صعب پیش ہوا بندگانعالی نے

سواری کا حکم دیئے اور درگاہ میں حضرت سید احمد پیادہ جو قریب آصف نگر
کے ہے تشریف لا کر حضرت کی زیارت کئے اور حضرت سے استمداد اپنے
امور میں کئے اوسیوقت ایک پہول حضرت کی مزار شریف سے رو برو حضور
غفران منزل کے آکر گرا حضور کے قلب پر حضرت کے جانب سے کیا تسکین اور کیا
اشارہ پایا گیا واللہ اعلم حضور نے اوس پہول کو اوٹھا کر اپنی دستار پر رکھے اور فرمائے
کہ حضرت کی عنایت میرے حال پر ہوگئی اور بہت خوشحال ہوکر ویسا ہی پہول رکہا
ہوا دستار میں مراجعت فرمائے اور دیوڑہی میں داخل ہوے اور حصول
مقصود بندگان عالی کا ہوا حضور غفران منزل نے بہت سے اعراس
اولیاء اللہ کے جاری فرمائے چنانچہ حضرت سید احمد پیادہ اور حضرت
شاہ یوسف صاحب شریف صاحب علیہم الرحمۃ والرضوان اور راجا شاہ صاحب اور
حضرت احمد علی شاہ دولہ قدس سرہما کا عرس جاری کیا ہوا حضور غفران منزل
کا ہے اور حضور مغفرت مکان افضل الدولہ مرحوم و مغفور عقیدت اولیاء اللہ
میں مشغول خاندان آصفیہ تہے مرام میں جو بات مشکل اور صعب درپیش
ہوتی نیازات اولیاء اللہ کے کرتے اور بہ تائید اولیاء اللہ کے وہ
امور صعب آسانیسے مبدل ہوتے چونکہ اعراس اولیاء اللہ باعث خوشنودی
اور تائیدات ارواح طیبہ اولیاء اللہ ہے اور ایک توجہ سے اولیاء اللہ کے
وہ مدد کار ہوتا ہے جو ہماری سو برس کی عبادت خالص سے نہو سکے جیسا کہ
مولانا روم مثنوی شریف میں فرماتے ہیں سہ یک زمانے صحبتے با اولیا بہتر از صد
سال طاعت بے ریا گر کسے خواہد نشیند با خدا گو نشیند در حضور اولیا پس
بنظر خیر خواہی مسلمین کے یہ رسالہ فضائل عرس میں لکہا گیا اور نام
اس رسالہ کا مسیح الاستفہام فی فضائل عرس سید الانام و اولیاء اللہ الکرام رکہا گیا

اور رسالہ کو تین فصل پر اور ایک خاتمہ پر مرتب کیا گیا فصل اول بیان مین
فضائل مولود شریف اور اعراس آنحضرت اور اولیاء اللہ مین فصل دوم بیان
وجہ تعین اعراس مین فصل سوم بیان مین فواید مولود اور اعراس کے جو
در باب اصل مذہب کے ثابت اور ذکر علامات وہابیہ کے بطور اختصار فصل اول
ذکر فضائل اعراس سید الانام و اولیاء اللہ الکرام صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ
و اولیاء اللہ صلواۃ و رحمۃ متکررۃ ما تکررت الدہور و الایام بسم اللہ
الرحمن الرحیم ان اللہ وملئکتہ یصلون علی النبی یا ایہا الذین
امنو صلو علیہ وسلمو تسلیما حق تعالی اس آیہ کریمہ مین اظہار شان
اپنے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرماتا ہے کہ ارشاد الہی
ہے کہ ہمارے حبیب کی شان اور مرتبہ ہمارے پاس ایسا ہے کہ
ہم اور ہمارے فرشتے ہمارے حبیب پر رحمت کاملہ نازل کرتے ہین
اور تربیت امت مرحومہ کو کرتا ہے کہ اے ہمارے حبیب کی امت تم بھی
ہمارے حبیب پر درود بھیجنے مین مصروف اور مشغول رہو اس آیت کریمہ
سے مفاد اور مقصود یہی درود بھیجنے کا معلوم ہوا کہ فایدہ درود بھیجنے کا واسطے
طلب رضامندی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہے تا کہ حضرت کی رضا
مندی کے حاصل ہونے مین استحقاق شفاعت حضرت کا امت مرحومہ کو زیادہ
تر ہووے نہ اسواسطے کہ معاذ اللہ کچھ حضرت کو ہمارے درود پہنچنے کی
احتیاج ہے اسواسطے کہ جب خود حق سبحانہ تعالی اپنی رحمت نازل کرنے مین
حضرت کے جانب متوجہ ہے پس بندونکی دعا نزول رحمت کی کہ معنی درود
ہے حضرت کو کیا احتیاج ہے پس حضرت کے واسطے ہر آن نزول
رحمت الہی اور ترقیات مراتب حق تعالی کے جانب سے عنایت

ہین حضرت کا تو بڑا مرتبہ ہے حال امت مرحومہ کا حضرت کے بیان کیا
جاتا ہے عقد الثمین نے فضایل مالبوث الاجمین مین لکھاہے قال المرجانی
سمعت والدی رحمۃ اللہ علیہ یقول سمعت ابا عبد اللہ
الدلاصی یقول سمعنا الشیخ عبد اللہ الدیسی یقول کشف
لی عن اھل المعلی فقلت لھم اتجدون نفعا بما یھدی الیکم
من قراءۃ وغیرھا قالوا الیس نحن محتاجین الی ذالک
فقلت لھم ما منکم احد واقف الحال قالوا ما نقف حال احد
فی ھذا المکان ترجمہ کہا مرجانی نے کہ مین نے اپنے والد سے سنا کہ وہ
کہتے تھے کہ مین نے ابو عبد اللہ دلاصی سے سنا ہون وہ کہتے ہین کہ مجھے اہل
معلی کا حال کشف ہوا پس مین نے اہل معلی سے کہا کہ جو تمہارے پاس ہدیہ از قسم
قراۃ قران وغیرہ بہیجا جاتا ہے پہر اس سے تمکو نفع حاصل ہوتا ہے انہون
نے کہے کہ ہم اسکے کچہ محتاج نہین ہین پہر مین اونے کہا کہ کوی تم مین ایسا بہی ہے
کہ جسکا ایک حال ہے اور اوسکو ترقی نہین اونہون نے کہا کہ اس مقام
مین کوی ایسا نہین کہ واقف الحال ہوے اوسکو ترقی ہو جبکہ امت
مرحومہ مین جو اولیا اللہ ہین اونکو صدقہ اور ایصال ثواب سے
کچھ پروا نہین حضرت تو سید الامت بلکہ سید الانبیاء ہین حضرت کو کیا
حاجت ہے بلکہ حضرت ہر وقت رحمت الہی مین مستغرق ہین اور
رحمت الہی حضرت کو کافی وروافی ہے پس امت مرحومہ کو چاہیئے کہ
خواہ حضرت پر درود عرض کرین خواہ ایصال ثواب از قسم نیاز
وغیرہ کرین کمال آداب وخشوع اور خضوع سے کرین اور یہہ تصور
اور یقین کرین کہ اگر درود یا ایصال ثواب ہمارا حضرتکی جناب مین

مقبول ہووے اور حضرتکی خوشنودی اور رضامندی ہمارے [illegible] حال پر مبذول
ہووے باعث سعادت ابد و فلاح دینی و دنیاوی ہمارا ہے سعدی
علیہ الرحمہ فرماتے ہین ؎ منت منہ کہ خدمت سلطان ہمی کنم
منت شناس ازو کہ بہ خدمت گذاشت است اور یہ بھی جاننا چاہئے کہ
خوشنودی حضرتکی کچھہ منحصر ایصال ثواب پر ہی نہین بلکہ حضرتکی اولاد امجاد کے
ساتھہ رسم و رہ رکہنا یہ بہی بڑا خوشنودی حضرتکا باعث ہے سواسطے کہ
خود حق تعالی فرماتا ہے قل لا اسالکم علیہ اجرا الا مودۃ فی
القربی اب خیال کیا جاوے کہ اگر محض ہدایا حضرت کو گذراننا بس
اور کافی ہوتا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نوبت حضرت عایشہ صدیقہ
رضی اللہ عنہا کو کیون تخصیص کرتے اور بعوض دوسرے ازواج
مطہرات کا درباب عدم تخصیص ہدایا نوبت صدیقہ مین کیون نہ مقبول
ہوتا اور خلفاء راشدین اہل بیت اور ازواج مطہرات کے واسطے بلکہ
واسطے انصار اور مہاجرین کے جو جان نثار حضرت کے تہے قدر بیش قرار
وجہ کفاف کیون مقرر کرتے بلکہ خدمت گذاری اہل بیت و ازواج مطہرات
اور مہاجرین و انصار کے واسطے خوشنودی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی تہی چنانچہ ارشاد حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ ہے
من اصل قرابتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم احب
الی من اصل قرابتی اسیواسطے ارشاد نبوی ہوا کہ جو شخص
کہ بعد اذان کے دعاء اللہم رب ہذہ الدعوت الخ کہ اسمین واسطے
عطاء مقام محمود کے حضرت کے واسطے دعا ہے پڑہے اوسکے
واسطے میری شفاعت حلال ہے اور احادیث مین

وارد ہے آنحضرت نے فرمایا ہے کہ جو کوئی میری قبر شریف کی زیارت کرے اوسکے واسطے میری شفاعت واجب ہے یہیں بہ امید بخشش وارسطے انشرضاء نبوی کے زیارت ہوسے دیکھا جاوے کہ دنیا مین عادت سلاطین کی ہے کہ جب کوئی شخص سلطانکے حق مین دعا کرتا رہے اور اوسکو سلام کرنا عادت اپنی اختیار کرے اور نذر گذرانتا جاوے ہر چند کہ سلطان اوسکی دعا یا سلام یا نذر کا محتاج نہیں اور بے پروا ہے مگر عادت سلاطین کی جاری ہے کہ یہ تفضلات نہ ہائے سلطان اوسکے طرف نظر شفقت اور رحمت سے دیکھتا ہے چنانچہ سعدی علیہ الرحمہ نے فرمائی ہین سہ دو بامداد گر آید کسے بخدمت شاہ ٭ سوم هر آئینہ بروے کند بہ لطف نگاہ ٭ اسی باعث سے درود و سلام عرض کرنا عین عبادت الہی نماز مین ہمیر حکم ہوا تاکہ نماز ہماری کہ سراسر پر از نقصانات ہے حضرتکی شفاعت اور سرفرازی سے مقبول جناب الہی ہووے اور زیارت کو حضرتکے حاضر ہونیکا بھی اسیواسطے ارشاد ہوا کہ سرفرازی اور عنایت حضرتکی ہمپر سرفراز رہے اور کیون نہ ہم بندے حضرتکی رضا جوئی کرین اور طالب رضائے نبوی رہین کہ حق تعالی طالب رضای آنحضرت صلی اللہ علیہ و الہ وسلم ہے جیساکہ حدیث بخاری مین قول حضرت عایشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالی عنہا ہے مَا اَرٰی رَبَّکَ اِلَّا یُسَارِعُ فِی هَوَاکَ یعنے حضرت صدیقہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین عرض کئے کہ مین نہین دیکھتی ہون آپکے پروردگار کو مگر آپکی خواہش کیطرف جلدی کرتا ہے اور حدیث قدسی ہے کُلٌّ یَطْلُبُ رِضَائِی وَاَنَا اَطْلُبُ رِضَاکَ یا حبیبی یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہر چند کہ

موافق شرح وقہ علما ظاہر کے ارشاد اس حدیث شریف کے نہیں ہے مگر مفسران اس حدیث کا صحیح ہے اسواسطے کہ حدیث مشکوٰۃ انا حبیب اللہ حضرت نے فرمائے ہیں اور معنی حبیب اللہ کے علماء نے یہی فرماتے ہیں کہ حق تعالیٰ طالب رضا ہے آنحضرت سے اتنا حصول رضا جوئی آنحضرت کی ہم پر کئی وجوہ سے ضروری ہوئی اول یہ کہ ہم جیسے بندہ ہیں دونوں رہنما جو ہے حضرت سے دوم یہ کہ ہمارے پروردگار نے خود رضا جوئی حضرت کی ہمکو تعلیم فرمایا جیسا کہ بیان اوسکا اوپر گذرا تیسرا یہ کہ ہر شخص چاہتا ہے کہ خدا اسسے راضی رہے اور رضامندی خدا کی بے رضامندی آپکے ممکن نہیں چنانچہ ارشاد الٰہی ہے قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ دیکھنا چاہیے ہرچند کوئی آدمی لا الہ الا اللہ ہزار بار کہے محمد الرسول اللہ نکہے وہ کافر دوزخی ہے چوتھا امر یہ ہے کہ ہر شخص اپنے منافع چاہتا ہے پس سعادت دارین اور منافع کونین آپکی عنایت اور شفاعت پر منوط اور منحصر ہیں پس ان وجوہات سے ہمپر واجب ہے کہ ہم ہمیشہ رضا جوئی اور استرضاء میں حضرت کے ہمہ تن مصروف رہیں اور اس محبوب الٰہی کی محبت میں اپنے جان و مال کو نثار کریں سوط الرحمن میں تفسیر عزیزی متعلق سورہ الم نشرح سے نقل کرتے ہیں محبوب نازنینی ما حبیبی بلکہ کعبہ تمثالی کہ تجلی الٰہی بدن او را آشیانہ خود ساختہ و طور تمثالی کہ انوار حسن ازلی بران تافتہ شان محبوبیت الٰہی در جلوہ گرشدہ صید دلہا بجاذبہ محبت می کند و ہزاران ہزار عاشق حسن ازلی دیوانہ وار از بے توقع منفعت و استفادہ کمالی از و بید دست بجاذبہ کمند او دیدہ می آیند و بر آستانہ او سجدات می کنند و شوقہا

لمعہ از جمال او نیز اثریست از ان مراتب است کہ ہیچکس را از بشر دست نداده مگر
بطفیل این محبوب مقبول ہر کسے از اولیا و امت را شمہ از ان محبوبیت نصیب
شده و مسجود خلایق و محبوب دلہا گشتہ اند مثل حضرت غوث الاعظم و سلطان
المشایخ نظام الدین اولیا قدس سرہما انتہا پانچوان وجہ یہ ہے کہ حضرت کی
شفقت اور رحمت اپنی سب امت پر کس طور سے تھی واضح ہے کہ ابتدا
تولد شریف سے وصال تک آپکو اپنی امت کی فکر رہی اور آپ اپنی
امت کے واسطے بہبودی اور شفاعت چاہتے رہتے اور عالم برزخ
میں بھی جیسے آپ تشریف فرما ہیں اپنی امت کے واسطے شفاعت فرماتے
ہیں اور قیامت میں بھی اپنی امت کے واسطے شفاعت اپنی اسکی اختیار
فرماوینگے دیکھا چاہئی کہ دنیا میں حضرت نے واسطے ہدایت اور ایمان
اپنی امت مرحومہ کے کس کس طور سے سعی فرمائے ہیں اور کس طور کی
فکر ہدایت اور رعایت امت آپکے قلب مبارک میں تھے یہانتک
کہ ارشاد الٰہی ہوا لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ اَنْ لَا يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ
یعنے حق تعالے حضرتکو فرماتا ہے کہ شاید اپنے تئین آپ ہلاک کر لوگے سبب
اونکے ایمان نہ لانیکے اور حدیث میں وارد ہے لم یہمّا ابو امتی
یعنے میری امت کو اپنے انجام اور مآل کی فکر نہین جیسا کہ مجھے اونکے انجام
اور مآل کار کی فکر اور مصیبت ہے دیکھئی کسقدر شفقت اور رحمت آپکی
امت مرحومہ پر ہے حضرت کا ارشاد مبارک تھا کہ جو کوئی مال چھوڑ کر
مرے وہ اوسکے وارثونکے واسطے ہے اور جو کوئی قرض اور وارثونکو
مفلس چھوڑے ادائی قرض اور پرورش اونکے میرے ذمہ ہے
پرورش امت کا حضرتکو کسقدر خیال تھا کہ اغنیا اور فقرا امت پر باہم

عنایت آپکی شامل حال تھی اسواسطے آپنے بحکم زکوٰۃ اور صدقات نفل اور صلۂ رحمی اور ضیافت مہمین اور اطعام طعام کا فرمانے تاکہ زکوٰۃ سے فقراء کو اور ضیافت سے اغنیا کو اور صدقات نفل اور صلۂ رحمی سے سب فقراء اور اغنیا کو عموماً آرام اور راحت ہو اس باب میں جو احادیث وارد ہیں عرض کئے جاتے ہیں کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول اعبدوا الرحمن واطعموا الطعام وافشوا السلام وصلوا باللیل والناس نیام تدخلوا الجنۃ بسلام ہ وقال ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ قلت یا رسول اللہ الجنۃ انی اذا رایتک طابت نفسی فانبئنی عن کل شیٔ قال کل شیٔ خلق من الماء فقلت یا رسول اللہ اخبرنی بشیٔ اذا عملتہ دخلت الجنۃ قال اطعم الطعام وافش السلام وصل الارحام تدخل الجنۃ بسلام ہ وکان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول خیارکم من اطعم الطعام وکان صلی اللہ علیہ وسلم یقول الکفارات اطعام الطعام وافشاء السلام والصلوٰۃ باللیل والناس نیام ہ وکان صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اللہ عزوجل یباھی ملائکتہ بالذین یطعمون الطعام من عبیدہ ہ وکان علی رضی اللہ عنہ یقول لان اجمع نفرا من اخوانی علی صاع او صاعین من طعام احب الی من ان اشتری رقبۃ واعتقہا ہ وکان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول من اعطی نارا فکانما تصدق بجمیع ما انضجت تلک النار ومن اعطی ملحا فکانما تصدق بجمیع

ما طیبت ثمرات الملح ومن سقی مسلما شربۃ من الماء حیث یوجد الماء
فکانما اعتق رقبۃ ومن سقی مسلما شربۃ من ماء حیث لا یوجد الماء
فکانما احیی نفسا کذا فی کشف الغمۃ للقطب الشعرانی رحمہ اللہ علیہ ترجمہ
حدیث اول کا عبادت کرو تم حق تعالی کی اور کہلاؤ تم کہانے کو اور شایع کرو تم
سلام کو اور نماز پڑہو رات کو درحالیکہ آدمی سوتے ہو دین ترجمہ حدیث ثانی کہے
ابوہریرہ نے عرض کیا مین یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین جبوقت آپکو دیکہتا
ہون خوش ہوتا ہون پس مجہے خبر دیجئے ہر شئے سے حضرت نے فرمائے کہ ہر
شئے پیدا کی گئی ہے پانی سے پہر عرض کیا مین یا رسول اللہ مجہے خبر دیجئے اوس
کام سے کہ جب مین وہ کام کرون جنت مین داخل ہون حضرت نے فرمایا کہ کہانا
کہلا اور سلام شایع کرا اور صلہ رحمی کر جنت مین سلامتی سے داخل ہو گے ترجمہ تیسری حدیث
کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے کہ بہتر تمہارا وہ شخص ہے کہ جو کہانا کہلاوے
ترجمہ چوتہی حدیث کا مٹانے والی گناہونکی کہلانا کہانیکا اور شایع کرنا سلام کا اور
نماز راتکے وقتمین جو نسب سوتے ہون ترجمہ پانچوین حدیث کا حضرت صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم فرماتے تہے کہ حق تعالی اپنے فرشتونکے روبرو فخر کرتا ہے اون لوگون
سے جو اوسکے بندون کو کہانا کہلاتے ہین ترجمہ چہٹی حدیث کا اور تہے علی رضی اللہ تعالی
عنہ کہ فرماتے تہے کہ مین اپنے بہائیون کو ایک صاع یا دو صاع طعام پر جمع کرون خوشتر مین
ہے بہتر ہے نزدیک اس بات سے کہ ایک غلام خرید کرون اور آزاد کرون ترجمہ ساتوین
حدیث کا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تہے جو شخص کہ آگ کسیکو دیوے
پس جسقدر اوس آگ سے کہانا پکا ہے اوسکا ثواب اوس شخص کو
حاصل ہے اور جو شخص نمک دیا پس جسقدر نمک سے کہانا درست ہوا سب
کہانیکا ثواب اوس شخص کو حاصل ہے اور جو شخص کسیکو پانی پلادے اون جائے کہ پانی

میسر آتا ہے پس گویا کہ اوسنے غلام آزاد کیا اگر کوئی شخص پانی پلاوے اوس
جاے کہ وہان پانی نہین ملتا ہے تو گویا کہ اوسنے ایک جان کو زندہ کیا مسلم
مین روایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم قال رجل لاتصدقن اللیلۃ بصدقۃ فخرج بصدقتہ فوضعها
فی ید زانیۃ فاصبحو یتحدثون تصدق اللیلۃ فی ید زانیۃ
قال اللهم لك الحمد علی زانیۃ لاتصدقن بصدقتہ فوضعها فی
ید غنی فاصبحو یتحدثون تصدق علی غنی قال اللهم لك الحمد
غنی لاتصدقن بصدقۃ فخرج بصدقتہ فوضعها فی ید سارق
فاصبحو یتحدثون تصدق علی سارق فقال اللهم لك الحمد
علی زانیۃ وعلی غنی وعلی سارق فاتی فقیل لہ اما صدقتك
فقد قبلت اما الزانیۃ فلعلها تستعف بها عن زناها ولعل
الغنی یعتبر فینفق مما اعطاه اللہ ولعل السارق یستعف
بها عن سرقتہ ترجمہ حدیث روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم سے فرمایا حضرت نے کہ ایک شخص نے کہا کہ مین آجکی رات
خیرات کرونگا پس نکالا اوسنے اپنی خیرات کو اور رکھا اوسکو ایک زن
فاحشہ کے ہات مین پس صبحکو لوگ بیان کئے کہ آج شبکو ایک زن فاحشہ
پر خیرات کیگئی اوس شخص نے کہا کہ ای پروردگار تیرا حمد ہے کہ خیرات
میری زن فاحشہ پر ہوئی پھر اوسنے ارادہ خیرات کا کیا اور خیرات
کو غنی کے ہاتھ مین رکھا پس صبحکو لوگونمین ذکر ہوا کہ خیرات غنی کو گئی
اوس شخص نے کہا کہ اے حق تعالے تیرا حمد ہے کہ خیرات میری
غنی کو ہوئی پھر اوسنے خیرات کا ارادہ کیا اور خیرات کو سارق کے ہاتھ

مین رکھا صبح کو لوگونمین ذکر ہوا کہ خیرات سارق کو ہوی پھر اوس شخص نے کہا کہ اے پروردگار ریتر احمد ہے کہ خیرات میری زن فاحشہ اور غنی اور سارق پر ہوی پھر اوس شخص کے خواب مین ایک مرد آیا اور کہا کہ تیری خیرات قبول ہوی لیکن زن فاحشہ پس شاید اپنے فعل سے باز رہے اور لیکن غنی پس شاید کہ وہ عبرت اختیار کرے اور وہ بھی خیرات کرے اور لیکن سارق پس شاید کہ وہ سرقہ سے باز رہے امام نووی اس حدیث کی شرح مین لکھتے ہین فیہ ثبوت الثواب فی الصدقۃ وان کان الاخذ فاسقا او غنیا ففی کل کبد حری اجر وھذا فی الصدقۃ التطوع واما الزکوٰۃ فلا یجزی دفعھا الی غنی ترجمہ اس حدیث مین ثبوت ثواب ہے خیرات کا اگرچہ لینے والا فاسق یا غنی ہو پس ہر جگر تر یعنے جاندار مین ثواب ہے باب ضیافت مشکوٰۃ المصابیح مین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الخیر اسرع الی البیت الذی یوکل فیہ طعام من الشفرۃ الی سنام البعیر ترجمہ یعنے نیکی پہنچنے والی ہی طرف اوس مکان کے جسمین کھانا کھایا جاتا ہے چھری سے طرف کوہان شتر کے یعنے کوہان شتر نہایت نرم ہوتا ہے کہ اوسمین چھری جلد کام کرتی ہے اوس سے نیکی جلد پہنچتی ہے جس مکانمین کہ کھانا کھایا جاتا ہے دوسری حدیث ابی سعد الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال مثل المومن ومثل الایمان کمثل الفرس فی آخیتہ یجول ثم یرجع الی آخیتہ وان المومن یسھو ثم یرجع الی الایمان فاطعموا طعامکم

الا تقیاء و ادلوا معروفکم المومنین ترجمہ حال مومن کا اور حال ایمان دار کا مانند حال گھوڑے کے ہے اپنے رسی ون اندر طویلہ مین کہ جولان کرتا ہے پھر پلٹتا ہے اپنے طویلہ اور رسی یعنی ہاون اور تحقیق کہ مومن سہو اور خطا کرتا ہے پھر ایمان کے طرف پلٹتا ہے پس کھلاؤ تم اپنے کھانیکو متقیونکو اور دیو تم عطا مومنین کو اس حدیث مین کھلانا متقیونکو اور عطا مومنین کو حکم ہوا اور مومنین یا متقین مین تخصیص فقیر انہین ہوی تیسری حدیث مشکات مین یہہ ہے عن ابی شریح الکعبی رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال من کان یومن باللہ والیوم الآخر فلیکرم ضیفہ جائزتہ یوم ولیلۃ والضیافۃ ثلثۃ ایام فما بعد ذالک فہو صدقۃ ترجمہ مروی ہے ابی شریح الکعبی سے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ ایمان اللہ اور حشر کے ساتھ لاتا ہے پس وہ اپنے مہمانکی خاطرداری کرے تحایف اور خوش اخلاقی سے ایک رات اور ایک دن اور ضیافت تین دن ہے پھر بعد اوسکے صدقہ ہے دیکھا چاہئے کہ حضرت نے خاطرداری اور ضیافت کیواسطے کسقدر تاکید بلیغ فرمائے اور فرق درمیان غنی اور فقیر کے نہین فرمائے بلکہ ظاہر حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مورد اس حدیث کا اغنیاء ہین اسواسطے کہ ضیافت واسطے اغنیاء کے ہوتی ہے عقد ثمین مین کتاب روضۃ العلماء اندولسی سے یہہ حدیث نقل کرتے ہین عن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من سقا مومنا شربۃ ماء فکانما احیی لسبعین سبعین نبیا قیل کیف یا رسول اللہ قال ذالک لا تخرج

... شی بات ... اسرائیل فی المفازۃ ... حتی ماء فنا موا
... ما عرفنا فاستقوا فاتوا

... ترجمہ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت ہے کہا انہون نے کہ
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ مومن کو پانی پلاوے پس
گویا کہ وہ شخص ستر نبی کو زندہ کیا کہا کیا کس طور سے یا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم فرمایا حضرت نے اور یہہ بات اسواسطے ہے کہ ستر نبی
بنی اسرائیل سے صحرا مین نکلے اور اونکے ساتھ ایک مشک پانی کی تھی
پس تمام پیاسے ... رہے پس ایک چوہا آیا اوس مشک کو کترا پس پانی
اوسکا بہہ گیا پھر وہ ... بیدار ہوے اور پیاسے انتقال کئے پس ان احادیث
سے معلوم ہوا کہ ضیافت اغنیا اور صدقات فقرا اور صلہ رحمی اور
پلانا پانیکا اور مواسات مسلمین اور انفاق مال فی حب اللہ وحب
رسولہ سب باعث خوشنودی خدا اور رسول ہے اور سب مین اجر ہے
اس باعث سے مشایخ کرام رحمۃ اللہ علیہم رحمتہ واسعۃ کہ مجمع علوم
ظاہری باطنی اور متادب بآداب رسول اکرم اور متخلق باخلاق حق
ذوالمنن ہین طریقہ عرس سید الانام اور اولیاء کرام جاری فرمائے
کہ اسمین ہر قسم کے ثواب اور اجر کے امور ہوتے ہین اور اسمین ہر
طور سے رضامندی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اولیاء
اللہ کی ہوتی ہے چنانچہ ولی اللہ صاحب اپنے والد کا حال لکھتے ہین
کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عرس ہر سال کیا کرتے
تھے ایک سال بوقت عرس مبارک حضرت کے مجھے کچھہ میسر نہ آیا سوائے
نخود بریان کے کہ انہون نے بروز عرس شریف حضرت کے

نخودبریان کو تقسیم کیئے پھر اوسی شب کو وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے خواب مین مشرف ہوسے اور وہی نخود بریان حضرت کے روبرو تھے اور اعراس مین پھر امر ثرا اور ربط قلبی کا ساتھ حضرت کے ظاہر ہوتا ہے کہ بذل مال حضرت کی خوشنودی مین ہوتا ہے اور عرس کرنیوالے مشرب ایمان کامل اور مورد اس حدیث کے ہوتے ہین لا یومن احدکم حتی اکون احب الیہ من مالہ وولدہ والناس اجمعین ترجمہ نہین مومن کامل ہوگا کوئی شخص تم مین یہان تک کہ مین اوسکے نزدیک اوسکے مال اور فرزند اور تمام آدمیون سے دوست زیادہ ہون اسواسطے کہ جب بذل مال حضرت کی محبت مین ہوا پس متحقق ہوا کہ حضرت کی محبت اوس شخص کے دل مین مال سے زاید ہے اور جبکہ حضرت کی محبت اوسکے دلمین قرار پکڑی انشاء اللہ تعالی حضرت کی معیت اوس شخص کو نصیب ہوئے اگرچہ وہ اعمال مین ناقص ہو اسواسطے کہ حدیث مین وارد ہے کہ ایک شخص حضرت کی خدمت مبارک مین حاضر ہوکر عرض کیا کہ حضرت قیامت کب ہے حضرت نے ارشاد فرمایا کہ تو نے کیا تیار کیا ہے واسطے کیا اسباب مہیا کیا اوسنے عرض کیا کہ حضرت میرے پاس کوئی ایسے اعمال صالحہ نہین ہین کہ مین اونپر اعتماد اور بھروسا کرون سوائے اس امر کے کہ مین اللہ اور اوسکے رسول سے محبت رکھتا ہون پس حضرت کا ارشاد ہوا کہ المرء مع من احب یعنی ہر شخص اوسکے ساتھ ہوگا جسکو وہ دوست رکھا پس وہ مرد یہہ حضرت کا ارشاد سنکر بہت خوش ہوسے اور کہے کہ مین حضرت صلعم کے اور ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے ہمراہ ہونگا اگرچہ اونکے

اعمال کو نہین ہونچا جانا چاہئے کہ محبت نبوی ربط قلبی آنحضرت کا نام ہے اور اتباع سنت منجملہ آثار اسی ربط قلبی کے ہے اگر کسیکو حضرت کے ساتھ ربط قلبی حاصل ہو وہ شخص فایز المطلوب ہے ہر چند اعمال اوسکے جو اتباع سنت اور اعمال صالحہ سے ظاہر مین کم نمایان ہوں دیکھا چاہئے کہ حضرت نے اون شخص سے اعمال صالحہ کے سوال فرماتے تھے کہ کیا اعمال تیری پاس ہین انہون نے کوئی اعمال صالحہ اپنا سوا محبت نبوی کے نہین بتائے پس اس سے ظاہر ہوا کہ حب نبوی ماورا اس اعمال صالحہ کے ہے کہ بدولت اوسکے بشارت معیت نبوی صلعم اونکو سرفراز ہے بخلاف فریق ضالہ وہابیہ کے کہ اونکو زبانی دعوی اتباع سنت ہے اور آثار حب نبوی کے اونسے کوئی ظاہر نہین بلکہ خلاف اوسکا کہ تنقیص شان اور بے ادبی حضرت کے جناب مین کرتے ہین اور دعوت مین نیاز مبارک حضرت کے نہین جاتے اور حیلہ یہہ درپیش کرتے ہین کہ یہہ حق فقیر ونکا ہے ہم لوگ اغنیا ہین ہمکو کھانا نیاز شریف کا حرام ہے اور آپ ایک حبہ بھی حضرت کی محبت مین صرف نہین کرتے بہلا اغنیا نہین تو فقرا کو بھی طعام طعام حضرت کے نام مبارک سے نہین کرتے اور صورت حال اونکا متکلم باین کلام ہے سہ من نکردم شما حذر بکنید یعنے ہم بھی اس کام کو نہین کرتے اور تم بھی اس کام سے حذر کرو اور بار ہا سو مقوله اونکا یہہ ہے کہ طعام نیاز کا کھانا ہمکو کھانا غنی پر یا جو کہ کسب پر طاقت رکھے ناجایز اور حرام ہے پس اس سے معلوم ہوا کہ فقرا اونکو بھی عموماً طعام فاتحہ کھانا جایز نہین بلکہ وہ فقرا جو مریض ہوں یا بسبب پیری کے

کسب پر طاقت رکھین اونکو کھانا طعام بیانہ کا دینا درست ہے اور دلیل اسپر
یہ حدیث بیان کرتے ہین کہ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ پیش حضرت
گئے کہ میری مان وفات پائی پس کونسا صدقہ افضل ہے حضرت
نے فرمایا کہ پانی کا صدقہ افضل ہے پس باولی کہود دی گئی اور یہ مشہور
ہوا کہ یہ سعد بن عبادہ کے مانکے جانب سے ہے اس سے معلوم ہوا
کہ جو بات کہ ایصال ثواب میت کے واسطے کیا جاوے وہ صدقہ
ہے اور صدقات کا کھانا غنی اور صاحب قوت کو جائز نہین اسواسطے
کہ حدیث مین وارد ہے لا یحل الصدقة لغنی ولا لذی
مرة سوی یعنی صدقہ لینا غنی اور صاحب قوت اور تندرست کو جائز
نہین ہے اس جلسے مین اونکی بڑی غلطی ہے اسواسطے کہ تتبع کتب
احادیث سے معلوم ہوا کہ حضرت کے زمانے سے آجتک ظاہر الفاظ اس
حدیث پر عمل نہین ہوا دیکھا چاہیے کہ حضرت اموال زکوٰۃ مسلمین کو
محض فقرا پر تقسیم فرماتے تھے اور فقرا مین مریض اور بیطاقت کو
تخصیص نہین فرماتے ایسا ہی صحابہ اور تابعین سے آجتک اور نہ
کوئی علماء حنفیہ کتاب زکوٰۃ مین اسطور کی تخصیص کی بلکہ ایک
حدیث مین تو استثنا بعض اغنیاء کا بھی وارد ہے جیسا کہ کشف الغمہ
مین وارد ہے کان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعطی العامل
وابن السبیل من الصدقة وان کانا غنیین ویقول
لا تحل الصدقة لغنی الا فی سبیل اللہ وابن السبیل
ترجمہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجاہد اور مسافر کو زکوٰۃ
دیتے اگرچہ وہ غنی ہون اور فرماتے کہ حلال نہین ہے زکوٰۃ

واسطے غنی کی کہ راہ خدا مین اور مسافر کو میزان شعرانی مین تحریر ہے
کہ من ذالک قول ابی حنیفہ و مالک بتصریح انہ یجوز دفع الزکوٰۃ
الی من یقدر علی الکسب لصحتہ و قوتہ ترجمہ یعنی اسی باب
سے ہے قول ابی حنیفہ اور مالک رح کا تحقیق کہ جائز ہے زکوٰۃ دینا
اوس شخص کو کہ وہ قادر ہے کسب پر بسبب قوت کے اور صحت کے
مین نہیں قول بعضے علماء ذقت سے کہ بعضے فتوے میں دیکھا گیا
جمیع الصدقات من المفروضات و الکفارات و التطوعات
لا یحل للاغنیاء و للقوی المکتسب والمالہ بیر والہبۃ بخلاف ھم
کذا فی الطحاوی عند ابی حنیفہ وابی یوسف و محمد
رحمہم اللہ ترجمہ جمیع صدقات فرض اور کفارات اور تطوعات
سے حلال نہین واسطے اغنیاء کے اور واسطے صاحب قوت کے
کسب والے کے اور ہدیہ اور ہبہ بخلاف اوسکے ہے ایسا ہی بیچ طحاوی
کے نزدیک ابی حنیفہ اور ابی یوسف اور محمد رحمہم اللہ کے اور تشریح
مقام یہ ہے کہ صدقات مفروضات اور تطوع کا اغنیاء اور بنی
ہاشم پر حرام ہونا بنابر ایک قول امام اور صاحبین کے
البتہ صحیح ہے کہ بیچ طحاوی مین تحریر ہے ہرچند کہ قول امام اور
صاحبین اور عند امام اور صاحبین مین فرق ہے کہ طحاوی مین
لفظ عند نہین بلکہ لفظ قول ہے چنانچہ عبارت طحاوی کی تحریر کیجاتی ہے وذالک امام اینا غیر بنی ہاشم من الاغنیاء و الفقراء
فی الصدقات المفروضات و التطوع سواء من حرم
علیہ اخذ صدقۃ مفروضۃ حرم علیہ اخذ صدقۃ غیر مفروضۃ

فلما حرم علی بنی ہاشم اخذ الصدقات المفروضات حرم علیہم اخذ الصدقات غیر المفروضات فھذا ھو النظر فی ھذا الباب وھو قول ابی حنیفۃ وابی یوسف ومحمد رحمہم اللہ

پس دیکھنا چاہئے کہ طحاوی میں صدقات تطوعات کا لینا اغنیاء کو عند امام وصاحبین کہاں ہے بلکہ قول امام وصاحبین ہے خیر یقضی ما یقضی الخبر فیما وقع اب ہمکو بحث اور گفتگو اس بات میں ہے کہ قوی اور مکتسب کو صدقات مفروضات اور تطوعات کا لینا طحاوی میں نظر نہیں آیا بلکہ جو لوگ کہ فقیر مکتسب کو صدقات لینا جائز کہتے ہیں اونکو امام طحاوی نے شدومد رد کئے ہیں بلکہ اسکو غلط لکھے ہیں عبارت طحاوی کی نقل کئے جاتی ہے فاذھب قوم الی ان الصدقۃ لا تحل لذی مرۃ سوی وجعلوہ فیھا کالغنی واحتجوا بھذہ الاثار وخالفھم فی ذالک اخرون فقالوا کل فقیر من قوی وزمن فالصدقۃ لہ حلال وذھبوا فی تاویل ھذہ الاثار المتقدمۃ الی ان قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا تحل الصدقۃ لذی مرۃ سوی ای انھا لا تحل لہ کما تحل للفقیر الزمن الذی لا یقدر علی غیرھا فیاخذھا علی الضرورۃ وعلی الحاجۃ من جمیع الجھات الیھا فلیس مثلہ ذو المرۃ السوی القادر علی الاکتساب غیرھا فی حلھا لہ لان الزمن الفقیر یحل لہ من قبل الزمانۃ ومن قبل عدم قدرۃ علی غیرھا وذو المرۃ السوی انما تحل لہ من جھۃ الفقیر حاجتہ وان کان جمیعًا قد یحل لہما اخذھا فان الافضل

لذی المرہ السوی انتہی کنہا و الاکل من الاکتساب لعجلد اب دیکھنا
چاہئے کہ اس عبارت سے صاف و صریح ظاہر ہے کہ جو لوگ صاحب
قوت کو صدقات لینا جایز رکھتے ہین تو وہ لوگ حدیث لا تحل الصدقہ
لذی مرہ سوی کی یہہ توجیہ کرتے ہین کہ فقیر لونجہ کو بہمہ وجوہ یعنے
بوجہ لنج ہونیکے اور بوجہ فقیر ہونیکے جایز ہے تو فقیر قوی کو بیک وجہ یعنے
بوجہ فقیری کے جایز ہے ہر چند کہ مطلق جواز مین فقیر لونجہ اور فقیر قوی شریک
ہین مگر فقیر لونجہ کو بطریق اولویت اور افضلیت کے جایز ہے اور فقیر
قوی کو بطریق غیر اولویت کے جایز ہے پھر دیکھی امام طحاوی من بعد
کیا فرماتے ہین وقد یغلط من ہذا انتقال لا یحل او لا یکون
کذا علی انہ غیر متکامل الاسباب التی بہا یحل ذالک
المعنی وان کان ذالک المعنی قد یحل بما دون تکامل
تلک الاسباب من ذالک ما روی عن رسول اللہ
صلی اللہ علیہ و الہ وسلم انہ قال لیس المسکین الذی
بالطواف ولا بالذی تردہ التمرۃ والتمرتان واللقمہ
واللقمتان ولا کن المسکین الذی لا یسأل ولا یفطن
بہ فیتصدق علیہ فلم یکن المسکین الذی یسأل خارجا
من اسباب المسکنۃ و احکامہا حتی لا تحل لہ اخذ
الصدقۃ فتزوجت او یجزی من اعطاہ منہا شیئا مما اعطا
من ذالک ولکن ذالک علی انہ لیس بمسکین متکامل
اسباب المسکنۃ فکذالک قولہ لا تحل الصدقۃ لذی
مرۃ سوی انہا لا تحل لہ من جمیع الاسباب التی بہا

تحل الصدقۃ وان کان قد تحل بسبب

یعنی امام طحاوی فرماتے ہیں کہ بعضے لوگ اس مقام میں غلطی کرتے
ہیں اور کہا جاتا ہے کہ صاحب قوت کو صدقہ لینا جائز نہیں
ہے اور ایسا نہیں ہے بلکہ معنی حدیث یہ ہیں کہ فقیر قوی جس کے اسباب
کامل صدقہ لینے کے نہیں ہیں ہرچند کہ صدقہ لینا بغیر کامل ہونے
اسباب حلت صدقہ کے بھی جائز ہے مثال اسکی یہ ہے کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے کہ حضرت
نے فرمایا کہ مسکین وہ شخص نہیں ہے جو گھومتا پھرے اور نہ اسکو
ایک یا دو کھجوریں یا لقمے گردش دلا دیں بلکہ مسکین وہ ہے کہ سوال
نکرے اور اوسکے حال کو بھی لوگ نہ جانیں پس جو مسکین کہ در
بدر گھومے اور سوال کرے وہ اسباب اور احکام مسکنت سے
خارج ہے تاکہ اونکو صدقہ لینا جائز نہو یا اونکو جو صدقہ دیویں سو صدقہ
دینے والونکو صدقہ دینا کافی نہو بلکہ ارشاد حضرت کا یہ ہے کہ
جو مسکین کہ گھومتا پھرے وہ مسکین کامل اسباب مسکنت نہیں
پس ایسا ہی ہے ارشاد حضرت کا جو لاتحل الصدقۃ لغنی ولا لذی
مرۃ سوی ہے یعنی صدقہ لینا قوی تندرست کو جمیع اسباب
مسکنت کے ساتھ نہیں ہے اگرچہ صدقہ بعضے اسباب مسکنت
یعنی محض فقیری کے ساتھ بھی جائز ہے من بعد جو احادیث کہ استدلال
وہ لوگونکے ہے جو کہتے ہیں فقیر قوی کو صدقہ لینا جائز نہیں بیان
کرتے ہیں وہ یہ ہے کہ امام طحاوی اپنے اسناد متصل سے عدی
بن الخیار سے روایت کرتے ہیں عدی ابن الخیار کہتے ہیں حدثنی

رجلان من قومہا فہما اتیا النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو یقسم الصدقۃ فسئلاہ منہا فرفع البصر وخفضہ فراھما جلدین قویین فقال ان شئتما فعلت ولاحق فیہا لغنی ولا لقوی مکتسب یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو شخص حاضر ہوئی اوس حالت مین کہ حضرت تقسیم صدقہ فرماتے تھے پس وہ دو شخص اوس صدقہ سے سوال کئے پس حضرت نے اونکو زیر و بالا ملاحظہ فرماے کہ وہ دو شخص صاحب طاقت اور قوی ہین پھر ارشاد ہوا کہ اگر تم چاہو تو مین کرتا ہون یعنے صدقہ مین سے تمکو دیتا ہون اور حال یہہ ہے کہ صدقہ مین حق غنی کا اور صاحب قوت کا جو کسب کرتا ہے نہین ہے پھر امام طحاوی جواب اون لوگونکا جو فقیر قوی کو دینا جایز کہتے ہین اد کرتے ہین انی ان غناکما یخفی علی فان کنتما غنیین فلا حق لکما فیہا وان شئتما فعلت لانی لم اعلم بغناکما فمباح لی اعطائکما وحرام علیکما اخذ ما اعطیتکما اذ کنتما تعلمان من حقیقۃ امورکما فی الغنی معنی حدیث کے یہہ ہین کہ اگر تم غنی ہو تو تمہارا حق صدقات مین نہین ہے اگر تم لینا چاہتے ہو تو مین تمکو دیتا ہون کہ اسواسطے مین تمہارے غنی ہونیکو نہین جانتا ہون پس مجھے تمہارا دینا جایز ہے مگر تم لوگون کو اپنا غنی ہونا معلوم ہے تو لینا جایز نہین پھر امام طحاوی اپنے جانب سے فیصلہ فرماتے ہین اور اہل مذہب اولی کو جو فقیر قوی کو دینا نا جایز کہتے ہین اوسکو رد کرتے ہین وھذا

اولیٰ حملت علیہ ہذہ الآثار لانہا ان حملت علی ما حملہا علیہ اہل المقالۃ الاولیٰ ضادت سواہما مما قد روی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنی امام طحاوی فرماتے ہین کہ یہہ معنی حدیث کے جو ذکر ہوے اولیت رکھتے ہین کہ حمل کیا جاوین اون احادیث کے معانی این انتخطر کہ اگر اہل مذہب اول جو معنے حدیث کے حمل کئے یعنے حرام ہونا صدقہ کا فقیر قوی پر جو اور روایتین جو حضرت سے مروی ہین اوسکے یہہ احادیث مخالف ہوجاوینگے پھر امام طحاوی نے کین احادیث رد مین اہل مقالہ اولی کے جو فقیر قوی کو صدقہ لینا ناجایز کہتے ہین لائے اور خلاصہ سب جواب امام طحاوی کا یہہ ہے کہ انحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فقرا اقویا کو اور صحیح البدن کو صدقہ دینے سے انکار نہین فرمائے اور فقرا اقویا کو بھی صدقہ دئے اور جہان حضرت نے انکار فرمائے ہین تو اصل غرض حضرت کی اور انکار حضرت کا بباعث غنی ہونیکے تھا نہ بباعث قوی اور صحیح ہونیکے پھر سہ بارہ امام طحاوی بطریق فیصلہ اور رد اہل مقالہ اولی جو قایل بعدم جواز اخذ صدقات بہ فقیر قوی ہین فرماتے ہین وکان اولی الاشیاء بنا فی الآثار التی رویناہا عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم فی الفصل الاول من قولہ لا تحل الصدقۃ لذی مرۃ سوی لئلا یخرج معناہا من الآیۃ المحکمۃ ولا من الاحادیث الاخر التی رویناہا ویکون معنی الکل معنے واحد ایصدق بعضہ بعضا

یعنی امام طحاوی فرماتے ہین کہ وہ جو ہمنے حدیث کے معنے بیان کیا یہی معنے کرنا اون احادیث کے جو فصل اول مین مذکور ہین قول سے حضرت کے جو لاتحل الصدقہ کے معنے ہے تاکہ نہ خارج ہو جاوین معنے حدیث کے آیت محکمہ قرآنی سے اور نہ دوسری احادیث سے جو ہمنے روایت کیا اور ہو جاوین معنے سبکے ایکہی معنے کہ ایک کو ایک تصدیق کرین یعنے جو آیت قرآنی ہے کہ انما الصدقات للفقراء والمساکین والعاملین علیها حق تعالے نے صدقات فقرا اور مساکین وغیرہ کو دینے کا ارشا فرمایا اور یہہ نہین فرمایا کہ للفقراء والمساکین المرضی یعنے جو فقیر اور مسکین بیمار ہین اونکو زکواۃ دی جاوے نہ قوی اور صحیح کو اور حضرت نے بھی صحیح اقویاء فقرا کو صدقات عنایت فرمایا اگر حدیث مذکورہ درفصل اول جو لاتحل الصدقہ لذی مرۃ سوی ہے اپنے ظاہر معنے پر رکھا جاوے اوسکی تاویل حسب صدر نکیا جاوے یعنے حکم حرمت اخذ صدقات فقیر قوی صحیح پر کیا جاوے تو یہہ حکم مخالف آیت قرآنی کے اور اس احادیث کے ہونا لازم آتا ہے کہ جن احادیث مین یہہ وارد ہوا کہ حضرت نے فقیر صحیح قوی کو صدقات عنایت فرمایا ہے پھر امام طحاوی نے بہت احادیث اور آثار مسئلہ جواز اخذ صدقات فقیر قوی کی روایت کرکے اوس سے استنباط مسئلہ مذکورہ کئے اور جواب اون لوگونکا دئے جو فقیر قوی پر حرمت اخذ صدقات کے قایل ہین بالاخر یہہ لکھے ہین وھذا المعنے الذی حملنا علیہ وجوہ ھذہ الاثار وھو قول ابی حنیفۃ وابی یوسف ومحمد رحمہم اللہ

یعنے بیچ تاویل احادیث درباب جواز اخذ صدقات فقیر قوی کے
جو احادیث سے کہ بیچ بین آئے ہین بھی قول امام اور صاحبین کا سو بیچ
بین لیکن امام طحاوی نے جو سوالات اس مذہب او پر اوسکے منعقد ہوتا
ہے ہر نیے تھے وہ سوالات کر کے اوسکے جوابات ادا کئے اور اتبیہ
ختم باب ذی المرۃ السوی الفقیر ان یحل لہ الصدقۃ کا فرمائے خیال
کیا جاوے کہ مجیب فتوی نے جو فقیر قوی صحیح کا عدم جواز اخذ
صدقات فتوے مین لکہکر داخلہ طحاوی کا دئے تو ہر چند کہ قول ایک
ایک قوم کا طحاوی مین مذکور ہے مگر یہ مذہب نا مرضی طحاوی کا ہے
اور طحاوی نے اس مذہب کو رد کیا اور خلاف اوسکا یعنے جواز اخذ
صدقات فقیر صحیح کو کہا ہے پس ایسا داخلہ دینا مفید مدعا مجیب کو نہین
ہے جیسا کہ اکثر اقوال قرآن مین نقل ہین کہ قرآن اون اقوال کا
رد کیا پس اگر ویسے اقوال کا جو کوئی شخص دعوی کرکے کہ اثبات اونکا
کیے پس ویسا داخلہ قرآن کا کیا اوسکو مفید مدعا ہے اور دوسرا یہہ
ہے کہ مجیب صاحب نے لکہے ہین کہ امام اور صاحبین کا یہہ مذہب ہے
پس طحاوی مین خلاف اوسکا ہے یعنے امام اور صاحبین کے نزدیک
جواز اخذ صدقات فقیر قوی کو طحاوی نے ذکر کیا کتاب فتح المبین
مین صحیح ترمذی سے منقول ہے و اذا کان الرجل قویا محتاجا
ولم یکن عندہ شئ فتصدق علیہ اجزی من المتصدق
عند اهل العلم و وجہ هذا الحدیث عند بعض اهل
العلم المسئلۃ ترجمہ اور جسوقت مرد قوی اور محتاج ہو اور اوسکے
نزدیک کچھ چیز نہو اور اوسکے اوپر صدقہ کیا جاوے کفایت

کرنا ہے صدقہ دینے والیکو اہل علم کے نزدیک لمعات
مین شرح اس حدیث لا یحل الصدقہ لغنی الخ کی یہہ لکھتے ہین کہ اس
حدیث کو بعضے علما منسوخ کہتے ہین یا مراد لا یحل سے لا ینبغی ہے
یعنی بتقدیر عدم نسخ لفظ لا یحل جو اس حدیث مین وارد ہے اسکے
معنی حقیقی جو عدم حلت ہین مستعمل نہین بلکہ اس مقام پر بمعنی
عدم اولویت کے ہین یعنے صدقہ لینا غنی کو اولی نہین اگر لیوے
تو جائز ہے حرام نہین محدثین کو اس حدیث مین ایسے توجیہات
کے اسواسطے احتیاج اور ضرورت پڑی کہ اس باب مین احادیث
مختلف وارد ہین مشکواۃ مین ترمذی اور نسائی وغیرہ سے روایت
عبد اللہ بن مسعود وارد ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکے نزدیک
پچاس درہم ہون اوسکو سوال کرنا حلال نہین اور دوسری
حدیث عطا سے روایت ہے کہ جس شخص کے نزدیک چالیس
درہم ہون اوسکو سوال حلال نہین بنا بر حدیث اول کے جسکے نزدیک
پچاس درہم سے کم ہون اور بنا بر حدیث دوم کے جسکے نزدیک
کم چالیس درہم سے ہون اوسکو سوال جائز ہے پس صدقہ لینا
بے سوال بطریق اولے اور ایک مقام پر شیخ عبد الحق سے حاشیہ
مشکواۃ مین منقول ہے کہ امام ابو حنیفہ اور اونکے اصحاب کے پاس
یہہ حکم ہے کہ جس شخص کے نزدیک دو سو درہم ہون وہ سوال
نکرے اور ایک حدیث مرسل موافق مذہب امام کے نقل کیے
ہین کہ یہہ حدیث ناسخ اون تمام احادیث کی جو اس باب مین
وارد ہین پس موافق مذہب حنیفہ کے جسکے نزدیک دو سو درہم

سے کم ہون اوسکو صدقہ فرض یعنے زکواۃ لینا بھی جایز ہے صدقہ نفل بطریق
اولی فتاوی بحر الرایق مین مرقوم ہے ذکر ذکی ابو عصمۃ عن
ابی حنیفۃ رضی اللہ عنہ یجوز دفع الزکواۃ الی الهاشمی
فی زماننا وانما کان لا یجوز فی ذالک الوقت ویجوز
النفل بالاجماع وکذا یجوز النفل للغنی من لا یحل لہ
الصدقۃ یعنے روایت کیا ابو عصمہ ابی حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے
کہ جایز ہے دینا زکواۃ کا ہاشمی کو ہمارے زمانہ مین کہ سوا
اوسکے نہین ہے کہ اوسوقت مین جایز نہین تھا اور ایسا ہی جایز ہے
صدقہ نفل اوس غنی کو کہ اوسکے واسطے صدقہ فرض یعنے زکواۃ لینا
حلال نہین اور فتاوے سراجیہ مین مرقوم ہے لو تصدق
علی غنیین جاز فی روایۃ عن ابی حنیفۃ رحمۃ اللہ
وھو قولہما ترجمہ اگر صدقہ کرے دو غنی پر جایز ہے ایک روایت
مین ابو حنیفہ رحمۃ اللہ سے اور وہی ہے قول صاحبین کا یعنے
ہبہ دو شخصون پر بسبب مشاع ہونیکے جایز نہین بخلاف صدقہ نفل
کے کہ اگر دو غنی پر کرے جایز ہے صاحب مائۃ مسائل بحر الرایق
سے نقل کرتے ہین وقید بالزکوٰۃ لان النفل یجوز للغنی کما
للهاشمی والصدقات المفروضۃ والواجبۃ والنذر
وصدقۃ الفطر لا یجوز صرفها للغنی لعموم قولہ علیہ السلام
لا تحل الصدقۃ لغنی ترجمہ پس اس روایات سے صاف و صریح
ظاہر ہوا کہ مراد صدقہ سے کہ حدیث لا یحل الصدقۃ لغنی الخ
مین مذکور ہے صدقہ فرض یعنے زکواۃ ہے غنی کو لینا حلال نہین نہ

صدقہ نفل اور در مختار مین تحریر ہے ان طالب العلم یجوز لہ
اخذ الزکوۃ ولو غنیا اذا فرغ نفسہ لافادۃ العلم
واستفادتہ لعجزہ عن الکسب والحاجۃ داعیۃ الی ما
لا بد منہ یعنے طالب العلم کو زکواۃ لینا جایز ہے اگرچہ وہ غنی ہو جبوقت
کہ وہ اپنے تئین خالی کیا واسطے سکہانے علم کے اور سیکھنے اوسکے
واسطے عاجز ہونے اوسکے کسب سے اور حاجت چاہتی ہے ضروریات
کو پس اس روایت سے معلوم ہوا کہ معلمین اور مدرسین اور
طالب علموںکو زکوات لینا باوجود غنی ہونیکے جایز ہے پس صدقات
نوافل اور طعام نیازات اونکو کیونکر نہ جایز ہوگا اور وجہ اوسکی
یہ ہے کہ معاش مدرسین کی جو ہوتی ہے یا تو سرکار سے مقرر ہوتی
ہے یا بطور چندہ کے مسلمان جمع کرکے دیتے ہین یا کوئی امیر اونکو
مشاہرہ دیتا ہے اگر سرکار سے اونکو مشاہرہ ملتا ہے وہ بیت
المال مصرف زکواۃ سے اگر بطریق چندہ ہے یا کوئی امیر انکو مشاہرہ
دیتا ہے تو یہ خیرات اور صدقات نوافل سے ہے پس مدرسین
اور معلمین کو صدقات باوجود غنی ہونیکے مفروضہ اور صدقات
نوافل سب کچھ جایز ہے اور اوسکو وہ لوگ بخوشی قبول فرماتے
ہین پھر طعام فاتحہ اونکو جایز کیون نہ ہوا تا ان مگر فاتحہ مین کھانا ہوتا
ہے نقدی نہین ہوتی شعر وللناس فیما یعشقون مذاهب
مظاہر حق مین شرح حدیث لا تحل الصدقۃ لغنی الخ کی
لکھتے ہین کہ مراد صدقہ سے اس حدیث مین زکواۃ ہے اور غنی کے
تین قسم ہین ایک وہ غنی کہ زکوات اوسپر واجب ہو دوسرا وہ

کرے ۔ قول فطرہ اور قربانی اور پیراوسے نہ زکوٰۃ سوم وہ کہ سوال
پاس ... روزہ تمام ہو سکے نہ چاہئے اور جس شخص کے پاس قوت یکروزہ
بزاد اوسکا لینا عمل فقہا اوس حدیث کے ممنوع ہے اور نزدیک
بعض کے عمل اون احادیث پر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم صحابہ کرام کو باآنکہ صاحب قوت اور کسب قادر تھے
اور صاحب نصاب نہین تھے تا رحلت شریف زکوٰۃ عنایت فرماتے
رہے پس حدیث لاتحل الصدقۃ قران احادیث سے منسوخ ہے
یا ماول اب حدیث سعد بن عبادہ کا حال بیان کیا جاتا ہے کہ انہون نے
اپنے والدہ مرحومہ کے جانب سے براہ صدقہ باولی کھدائی کہ ایا وہ
باولی کا پانی خاص فقیرون کا ہی حق تھا یا اغنیا بھی اوسمین
شامل تھے تخصیص فقرا کی حدیث سے مفہوم نہین اور الی الان بھی
یہی عادت جاری ہے کہ جو کوئی للہ باولی کھداتے ہین تخصیص
فقرا کی نہین کرتے بلکہ فقرا اور اغنیا سب اوس سے مستفیض
ہوتے ہین سے علی الخصوص جو باولی یا حوض تحت مسجد ہوتے ہین
سب اسی قبیل کے صدقات ہین اور سبوچہ وغیرہ مین پانی
مسجد یا آبدار خانو مین رہتا ہے یہہ سب از قبیل صدقات ہوتا ہے
پس اس قسم کے اغنیاء اغلبکہ ایسے پانی سے استعمال وضو وغیرہ
فرماتے ہون یہان کچھ اقوال علماء سلف درباب طعام نیازات
بیان کئے جاتے ہین سوط الرحمن علی قرن الشیطان مین
مرقوم ہے کہ شاہ عبدالعزیز صاحب جواب فتوے مین لکھے ہین
اگر فاتحہ بنام بزرگے دادہ شود اغنیا را خوردن دران جائز است

مولوی عبد الحکیم صاحب دہلوی کتاب جمال الملت والدین فی رد
وہابیین مین لکھتے ہین ہمارے وقت کے علماء بالاتفاق لکھتے
ہین کہ فاتحہ کے دو طریق ہین پہلا یہہ کہ کہانے پینے سے فارغ
ہوکر آیات قرآنی پڑہین ثواب پڑھین التماس کرین کہ خدا اس کھانیکا
اجر فلانی میت کو پہونچا دیتی عادت بزرگان حرمین شریفین مین سے
زادہا اللہ شرفاً وتعظیماً دوسرے یہہ طریق ہے کہ آیات قرآنی
پڑہین اور التجا جناب کبریائی الٰہی مین کرین کہ الٰہی اس قراءت کا ثواب
اور اس کھانیکا اجر فلانی میت کو پہنچا ایسے فاتحہ کا کھانا غنی اور
فقیر سب کو جائز ہے اور اجر میت کو پہنچتا ہے انتہی مائۃ مسائل
مین تقریر ہے شیخ عبد الحق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ در جامع البرکات
مے نویسند طعامیکہ بہ نیت تصدق بہ فقرا از اموات بہ پزند غیر
فقیر را روا نبود چہ تصدق بر فقرا مے باشد وہبہ مر اغنیا را آنچہ
بہ نیت ضیافت مسلمین تیار کنند ہر کہ باشد غنی باشد خواہ فقیر چنانچہ
در اکثر اسی مشایخ در دیار ما متعارف شدہ عام باشد فقرا و اغنیا
را لابد بد آنچہ فقرا و محتاجان خورند مورث ثواب خواہد بود
وآنچہ غیر فقرا خورند غیر موجب عقاب نخواہد بود انتہی جاننا چاہیے
کہ کلام شیخ جو مورث عقاب نخواہد بود ہے مقابل اور ردمین
کلام ان لوگونکے ہے جو کہ طعام فاتحہ اغنیا کو حرام اور باعث [illegible]
سمجھتے ہین نہ یہہ معنی ہین کہ اغنیا کا کھانا بالکل ثواب نہووے
جیسا ارشاد الٰہی ہوا اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰه
فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا يعني

صفا اور مروہ عبادت گاہون الٰہی سے ہے جو شخص کہ حج کرے یا عمرہ
لاوے اوسپر گناہ نہین ہے کہ سعی صفا مروہ کرے پس اسکے یہہ
معنی نہین ہین کہ سعی صفا مروہ مین کچھ ثواب نہین ہے بلکہ یہہ ارکان
حج وعمرہ ہے بلکہ یہہ ارشاد اسواسطے ہوا کہ قبل اسلام صفا اور مروہ
پر بتونکی پرستش ہوتی تھی جبکہ اسلام آیا مسلمانون نے سعی صفا اور
مروہ بباعث عادت سابقہ کے مکروہ اور گناہ جانے اس باعث سے
حق تعالے نے اوسکی نفی کیا اور فرمایا کہ سعی صفا اور مروہ عبادت
ہے اور گناہ نہین اور کتاب فتح الحق مین شرح برزخ سے
منقول ہے ویکرہ لاهل اتخاذ الطعام للاقرباء وللاغنیاء
الی ثلاثة ایام ویکرہ لهم اکله اما البعد ثلاثة ایام لایکرہ
اتخاذ الطعام لمن مات لہ میت لاالز وجیرو لاعلی سبیل
الضیافة ولایکرہ الاکل منہ لاالغنی ولاللفقیر بل عی اللہ
اویر مصل الیہ ترجمہ اور مکروہ ہے تیار کرنا کھانے کا واسطے
اقربا اور اغنیاء کے تین دن تک اور مکروہ ہے اونکو کھانا
اوسکا لیکن بعد تین دن کے مکروہ نہین تیار کرنا کھانے کا اوس شخص
کو کہ جسکا کوئی مرا ہے نہ واسطے میت کے اور نہ علی سبیل ضیافت
کے اور مکروہ نہین کھانا اوسکا نہ واسطے غنی کے نہ واسطے فقیر
کے کہ دعوت اوس کھانیکی کیا جاوے یا اونکو بھیجا جاوے شاہ
محی الدین دہلوی نے فصل الخطاب مین زاد الآخرۃ سے نقل
کئے ہین اہل مصیبت را اتخاذ طعام براے فقرا تا سہ روز وخوردن
ایشان ازان مکروہ نیست اما ترتیب طعام براے اقربا و اغنیاء و

خوردن ایشان آنرا تا سه روز ایام مصیبت مکروه است و بعد انقضاے سه روز
عام ازین که براے ارواح موتی باشد یا بر سبیل ضیافت و تجهیز و تکفین در
خوردن آن غنی و فقیر برابر است که دعوت کرده شوند یا بایشان
فرستاده شود مکروه نبود و چه در تصدق باغنیا نیز ثواب است اما
کم از ثواب تصدق به فقرا، کذا فی شرح البرزخ والملالی الفاخره
زیرا که صدقه موتی از قسم صدقات واجبه نیست که مخصوص حق فقرا باشد
و سواے ایشان بدیگرے حلال نبود بل از تطوعات است که تصرف
آن بدیگران هم جایز باشد۔ اور دوسرے مقام پر باب طعام اعراس
مین لکھے ہین طرفه اینست که متفرطان باین خیال خام در اجابت
دعوت چنین طعام بحر العلوم و سند العلماء و سید واعظ و مولوی
صفوی و دیگر علماء منظنون التحیر طعنه میزنند طعن برین علماء گذشته ناشی
از جهل مسایل دینی و مشتر در کمال شوخی و بے ادبیست تعزیرے
ادبی در حقه مشا نزد هم حواله قلم گردیده است انتهی مراد صاحب
کتاب کی بحر العلوم سے ملک العلماء مولانا عبد العلی صاحب اور سند العلماء
سے شاہ عبد العزیز صاحب اور سید واعظ سے مراد مولوی سید
محمد علی مصطفے آبادی اور مولوی صفوی سے مراد قاضی ارتضا علی
رحمه الله علیهم ہین پس اس تحریر سے صاف واضح ہوا کہ یہ علمائے
عظام سب طعام اعراس کہاتے اور دعوت قبول فرماتے
باوجودیکہ یہ سب متمول اور ذی مقدرت تھے کتاب غنیة
المستملی شرح منیة المصلی سے صاحب فتح الحق نقل کرتے
ہین ما رواه الامام احمد بسند صحیح و ابو داود عن عاصم بن کلیب

حدثنا ابيه عن رجل من الانصار قال خرجنا مع رسول الله
صلی الله علیه وآله وسلم فرأیته رسول الله صلی الله
علیه وآله وسلم وهو علی القبر یوصی الحافر یقول اوسع
من قبل رجلیه اوسع من قبل راسه فلما رجع استقبله
داعی امرءته فجاء وجیء بالطعام فوضع القوم فاکلوا
رسول الله صلی الله علیه وسلم یلوک لقمة فی فیه
ثم قال انی اجد لحم شاة اخذت بغیر اذن اهلها
فارسلت المرءة تقول یا رسول الله انی ارسلت
الی البقیع اشتری شاة فلم اجد فارسلت بها
الی جار لی قد اشتری شاة ان یرسل الی بثمنها
فلم یجد فارسلت بها الی فقال رسول الله صلی الله
علیه وآله وسلم اطعمیه الاساری فهذا یدل علی
اما خبر صنع اهل المیت الطعام والدعوة الیه کتاب
فتح الحق مین تحریر ہے مولانا قاضی الملک بدر الدولہ رحمتہ اللہ
علیہ تفسیر فیض الکریم مین شافعیہ کے کتب معتبرہ سے مسائل بیان
کرنیکے بعد فرماتے ہین اون مسائل کی نظیر بیان کرتے اور ہم
کہتے ہین کہ میت کے نام سے فاتحہ کرنا بھی قربات سے ہوگا
کیا واسطے کہ قرآن شریف کے سورتے پڑہکی اونکا ثواب
میت کو بخشنا اور میت کے نام سے فاتحہ کرنیکو عرف مین فاتحہ
کہتے ہین اوسکے ساتھ کبھی شیرنی یا میوہ یا کھانا اپنے حسب حال تیار
کرکے کھلاتے ہین اور بانٹتی ہین اور اموات کے لیئے دعا مانگنا

اور اونکے نام سے صدقہ دینا بالاتفاق اہل سنت وجماعت کے مذہب
مین قربات سے ہے جب دعا کرنا اور کھلانا قربات سے ہوا تو اوسکی نذر
بھی صحیح ہوئی اوسکو ادا کرنا بھی لازم ہوا فاتحہ کا کھانا جسکو کھلانیکی یا تقسیم
کرنیکی نیت کریگا تو اوسیکو کھلانا لازم ہوگا اگرچہ وہ شخص غنی یا نادہندے
عیال مین ہو اور فاتحہ کا کھانا فقرا اور مساکین کو سب کھلاوینگے
تو اوسمین اجر ہے سو یہہ بات نہین بلکہ اغنیا کو بھی بطریق صدقہ یا ہدیہ
دینے مین اجر ہے اگرچہ فقرا اور مساکین کو کھلانے مین ثواب زیادہ ہے
انتہی کلام سے قاضی بدر الدولہ کے جو علماء وقت سے تھے خوند اونکی
صلاحیت کا اونکے خلف مولوی محمد سعید خانصاحب مفتی مرافعہ صدر
سے ظاہر ہے کئی تصریحات ظاہر ہوئے اول یہہ کہ طعام فاتحہ کا
کھانا اغنیا کو اور فقرا کو جایز ہے دوم یہہ ہے کہ طعام فاتحہ کا کھلانا
جن لوگونکو نیت مین ہوا وہین کھلانا لازم ہوگا اگرچہ وہ غنی اور عیال نا
کے ہون پس یہان قبل ازتیاری طعام اسماء دعوتی اغنیا دیا فقرا
تجویز کئے جاتے ہین پس لازم ہوا کہ اونہین کو طعام فاتحہ کھلایا جاوے
کہ جنکے کھلانیکی نیت کئے گئی ہے تیسرا یہہ کہ غنی کو بھی کھلانے مین اجر ہے
جیسا کہ اور علماء سے بھی اوسکی تصریح کئے جیسا کہ اوپر گذری پس
ایصال ثواب میت کو غنی کے بھی کھلانے مین متحقق ہے چوتھا یہہ
ہے کہ طعام فاتحہ کی اگر نذر کرین اوسکا ایفا بھی ضرور ہے فللہ درہ
پس اس سے جواب اون اقوال کا ہوا کہ جو بعضے لوگ نذر اولیا کو
حرام کہتے ہیں اور بعضی اطلاق کفر بھی کرتے ہین اور دلیل اونکی یہہ
ہے کہ نذر خاص عبادت الہی ہے غیر کے واسطے حرام یا کفر ہے

یہہ قول انکا بلا تدقیق ہے اسواسطے کہ عوام الناس کے نزدیک نذر و نیاز کے معنی ایک ہے یعنے عوام الناس نذر و نیاز ہر دو بمعنے ایصال ثواب استعمال کرتے ہین بلکہ لوگ لفظ نذر مین اداب خدمت اولیاء اللہ سمجھتے ہین یعنے لفظ نذر عرفاً اوس چیز کو کہتے ہین کہ جو بادشاہونکو گذرانے جاتی ہے اور بعضی اہل لغت بھی نذر کے یہہ معنی سوائے معنی نذر شرعی کے لکھتے ہین پس اسوقت مین نذر اولیاء مین نہ حرمت ہے اور نہ استعمال لفظ نذر اس جاسے موجب کفر ہے اور نذر شرعی یہ ہے کہ عبادت حق تعالی مثل صدقہ اور صوم یا نماز جو واجب نہو اپنے پر واجب کرے مگر کوی شخص اس قسم کی نیت نہین کرتا اور یہہ نہین کہتا کہ صدقہ سے مراد ہماری عبادت اولیاء اللہ ہے بلکہ اس قسم کا گمان کرنا ہے مسلمانکے حق مین سوءظن ہے کتاب فتح الحق مین خلاف قاضی الاسلام انتقام پہ لکھتے ہین کہ اعتقاد امور قلب سے ہے اور سکا علم علم غیب پر موقوف ہے اور ہم اوسکی تجسس کے شرعاً مامور نہین حدیث ہلا شققت قلبہ اوسپر دلیل ہے پس عوام کے حق مین یہہ آپکا سوءظن ہے بہرحال ہم کہتے ہین معترض صاحب نے عوام کی نذر و نیاز جو فہم کیا کہ عوام کا اعتقاد بہ امید حل مشکلات از غیر اللہ سو معترض صاحب کی خوش فہمی نفسی ہے انتہی صحیح بخاری مین حدیث وارد ہے کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا انی لم اومران انقب عن قلب الناس ولا اشق بطونہم یعنے مجھے حکم نہین ہے کہ مین آدمیونکے قلب مین سوراخ کرون اور نہ پیٹ کا اونکے شگافتہ کرون شاہ محی الدین دیلوری فصل الخطاب مین لکھے ہین انچہ مولوی دہلوی در

باب دوم صراط مستقیم نقل کرده در خوبی نذر و نیاز شک نیست و آنچه پیش
بزرگان و امراء میبرند را که بمعنی هدیه است نه بمعنی عبادت و امام ربانی
در بعضے مکتوبات خود فرموده اند که نذر شما رسید درین امر مطاعن طرفین
بزرگان از جانبین بجز ازدیاد وشر از امر نفسانی است انتہی عین الحیات
مین تحریر ہے شاہ عبد العزیز صاحب لکھتے ہین و نذر اولیا را که برائے
قضاء حوائج معمول و مرسوم است اکثر فقہا بحقیقت آن پے نبرده اند
وآنرا بر نذر خدا قیاس کرده حکم بر آورند که اگر نذر بالاستقلال برائے
آن ولی است باطل واگر برائے خدا است و ذکر ولی برائے مصرف
است صحیح است لیکن حقیقت نذر آنست که اہداء ثواب اطعام و انفاق
و بذل مال بروح میت که امریست مسنون و از روئے احادیث مثل
ما ورد فی الصحیحین حال ام سعد وغیرہا این نذر مستلزم مے شود
پس حاصل این نذر آنست ان شئت قلت مثلا الہی ثواب
ہذا القدر را الی روح فلان و ذکر ولی برائے تعیین عمل منذور
است نه برائے مصرف و مصرف این نذر نزد ایشان از اقارب
و ہم طریقان و امثال ذالک ہمین مقصود نذر است و حکمه انه صحیح
یجب الوفاء لانه معتبرة فی الشرع آری اگر آن ولی را حلال مشکلات
بالاستقلال یا شفیع غالب اعتقاد مے کند این عقیده منجر بشرک
وفساد مے گردد لیکن این عقیده چیزے دیگر است و نذر چیزے
دیگر انتہی اور فتح الحق مین تحریر ہے و مولوی رفیع الدین صاحب
علیه الرحمه در رساله نذور مے نگارند و لفظ نذر اینجا مستعمل مے شود
نه بمعنی شرعی است چه عرف آنست که انچه پیش بزرگان مے برند

نذر حقیقیہ رسے گوئید انہی علماء مکہ نے جو ابن عبد الوہاب نجدی کے کلمین
ہین بیان کیا جاتا ہے واما ما یقولون ہذا نذر النبی یا ہذا نذر الولی
فلیس بنذر شرعی ولا داخل فی النہی ولیس فیہ
معنی النذر الشرعی ما یہدی الی الاکابر وقال لہ نذر
فہذا الجاہل لا یعرف معانی الالفاظ ولا یمیز بین المعانی
اللغویۃ والشرعیۃ ویتخوض فی الدین ویخترع انتہی کذا فی
سیف الجبار ترجمہ لیکن لوگ جو کہتے ہین کہ یہہ نذر نبی اور نذر ولی کی ہے
یہہ نذر شرعی نہین اور نہ داخل ہے منع مین اور نہ اسمین معنی نذر شرعی
کے ہین جو چیز کہ بزرگونکے پاس ہدیہ بہیجی جاتی ہے اوسکو نذر کہاتا
ہے پس یہہ جاہل معنی الفاظ کو نہین پہچانتا ہے اور تمیز درمیان معانی
لغویہ اور شرعیہ کے نہین کرتا اور دین مین جرأت کرتا ہے اور اختراع
کرتا ہے کتاب سیف الجبار مین تحریر ہے شاہ ولی اللہ نے انفاس
العارفین مین اپنے والد کے حال مین لکہا ہے حضرت ایشان نے فرمودند
کہ فرہاد بیگ را مشکلے پیش آمد نذر کرد کہ بار خدایا اگر این مشکل برآید
اینقدر مبلغ بحضرت ایشان ہدیہ دہم آن مشکل مندفع شد و آن از خاطر
او رفت بعد چندے اسپ او بیمار شد و نزدیک ہلاک رسید بسبب این
امر مشرف شدم بدست یکے از خادمان گفتہ فرستادم کہ این بیماری
بسبب عدم وفاء نذر است اگر اسپ خود را میخواہے نذرے کہ در خلال
محل التزام نمودہ بفرستد مے نادم شد و آن نذر فرستاد و ہمان ساعت
اسپ او شفا یافت اور بہی وسی کتاب مین ہے این فقیر از یاران کہ
حاضر واقعہ بودند شنیدہ است کہ حضرت ایشان در قصبہ ڈاسنہ

بزیارت مخدوم الله دیه رفته بودند و شب هنگام بود و دران محل
شیر بودند مخدوم ضیافت یا میکنند و میگویند که چیزے خورده روید
توقف کردند تا آنکه اثر مردم منقطع شد و ملال بر یاران غالب
آمد آنگاه زنے برآمد طبق برنج و شیرینی بر سر و گفت که نذر کرده
بودم که اگر زوج من بیاید همان ساعت این طعام پخته به نشیندگان
درگاه مخدوم الله دیه رسانم درین وقت آمد ایفاء نذر کردم و
آرزو کردم که کسے آنجا باشد که تناول کند اور یهی ادسی کتاب
مین حضرت میر ابو العلی کے ذکر مین کہ اونکے پیر دنمین سے
تھے لکھا ہے کہ بمزار فایض الانوار حضرت خواجه معین الدین چشتی
قدس سره متوجه سے بودند و ازان جناب دلربائیها یافتند
و فیضها گرفتند استماع افتاد که خانگیان ایشان بسبب کسلے که عارض
میر ابو العلی شده بود بان مزار یک روپیه و یک چادر نیاز
فرستاده بودند حضرت امیر را ازان اطلاع نبود در روزے
بان مزار متوجه بودند که از درون ندا آمد که اینقدر از خانه شما بما
آمده است و برائے صحت فرزند شما و خواهش فرزند دیگر کرده اند
وان ملتمس مقبول است شاه عبد العزیز صاحب نے تحفه اثنا عشریه
مین لکھا ہے معنی امامت که در اولاد امیر علیه السلام باقی مانده
وبیکے مردیگر را وهی آن میساخت همین قطبیت ارشاد و سببیت
فیض ولایت بود لهذا التزام این امر کافه خلایق از ائمه اطهار ضروری
نشده بلکه یاران چیده و مصاحبان برگزیده خود را بان فیض بخاص
مشرف میساختند و هر یکے را بقدر استعداد او باین دولت

سے نواختند اور بعد تھوڑے سے کلام کے لکہا ہے ونیز ازین است کہ حضرت امیر و
ذریتہ طاہرہ او را تمام امت بر مثال پیران و مرشدان مے پرستند و امور
تکوینیہ را وابستہ باشیان مے دانند و فاتحہ و درود و صدقات و نذر و نیاز
بنام ایشان رایج و معمول کردند چنانچہ با جمیع اولیاء اللہ ہمین معاملہ است
اور دوسرے مقام پر سیف الجبار مین تحریر ہے مولوی رفیع الدین صاحب
نے اسرار المحبت مین لکہا ہے المحبۃ مع الاحیاء الحاضرین فنافعۃ
عاجلا واجلا واما مع الاموات فنافعۃ فی الآجل بشرط الاہلیۃ
والایمان واما فی العاجل فیشترط دوام التوجہ وتخلیۃ القلب معہ
فی الخلوات ومداومۃ ذکرہ وکثرۃ النداء والصحبۃ لہ والترحم
بایصال الثواب والاحسان الی اہلہ فبذلک کثیرا ما تفتح باب
الاولیۃ ولعطی منفعۃ ترجمہ محبت زندون حاضرین کی ساتہ ایسے جو
اولیاء اللہ ہین نافع ہے آخرت اور دنیا مین لیکن محبت اون اولیاء اللہ
سے جو اس عالم سے پردہ فرمائے ہین پس نافع ہے آخرت مین بشرط
اہلیت اور ایمان کے لیکن نفع اونسے دنیا مین پس شرط کیا جاتا ہے دوام
توجہ اور خالی کرنا دل کے خلوتون اور ہمیشگی ذکر اونکی اور بہت پکارنا
اونکو اور صحبت روحی اونکی ساتھ رکہنا اور ترحم کرنا اونکے ساتھ پہونچانے
ثواب کے اور احسان کرنا اونکے اہل وعیال کے ساتھ پس یہہ کام بہت
فضیلت اور منفعت دیتے ہین عقد ثمین فی فضائل بلد الامین
مین جو شیخ احمد بن شیخ محمد الفرادی رحمۃ اللہ سے ہے بیان مین تجدید بنا
خدیجۃ الکبری رضی اللہ عنہا کے تحریر ہے قال المرجانی وقبرہا بمکۃ غیر معروف
الا ان بعض الصالحین راہ فی المنام او کشف لہ بالقرب

من الشعب عند قبر الفضيل بن عياض وقد وجدت عليها حجر
مكتوب سنة سبعمائة وتسعة وعشرين وبنيت عليه قبة كبيرة
وتابوت خشب وبعض الزوار يعتني بكسوة الحرير
بالذهب قال القرشي رحمة الله عليه ولا كان ينبغي تعيين
قبرها على الامر المجهول قلت بل تعيينه فيه خير كثير احدهما انه
في كل شهر يعمل لها قراءات عظيمة وسماعات لطيفة ويجتمع
اهل مكة هناك وتقرع الموالد التي تذيب لفرح الارواح ويجتمعون
وتشرق عليهم ببركتها الانوار الالهية وفي كل ذلك والناس
يجتمعون عند ضريحها المعطر مع ملازمة الصلوات و
لطف الله سبحانه وتعالى عليهم اسرار عظيمة قال ولي
القطب شعراني سيدي عبد الوهاب رضي الله عنه
اخذ علينا العهود ان لا نقصر ولا نفتر ابدا على ليالي الاولياء
وموالدهم التي لهم كل شهر او كل سنة ولقد كنت ارى
سيدي احمد بدوي رضي الله عنه ومعه جريدة خضراء
وهو يدعو الناس من سائر الاقطار الى حضور مولده
والناس خلفه وعن يمينه وشماله قال واخبرني شيخي الشيخ محمد
الشناوي رضي الله عنه ان شخصا انكر حضور مولده
فسلب الايمان فلم يكن فيه شعرة تحن الى دين الاسلام
فاستغاث بسيدي احمد البدوي رضي الله عنه فقال له
بشرط ان لا تعود فقال نعم فرد عليه ثوب ايمانه ثم قال له
وماذا تنكر علينا قال اختلاط الرجال والنساء فقال

احمل ذالک واقع فی الطواف ولم ینکرہ احد ولم یمنع منہ ثم
قال نو عزۃ ربی ما عصیٰ احد فی مولدی الا وقاب و
حسنت توبتہ وانہ اکنت ادعوا الوحوش والسمک فی البحار کل
من بعضہم اینیحز نجی اللہ عزوجل عن حمایۃ من یحضر فی
مولدی فتنتیر حینئذٍ انتہی فایدہ جاننا چاہیے کہ اس بارمین
جس تقریب اولیاء اللہ کو عرس کہتے ہین اوس تقریب کو عرب مین مو
لود کہتے ہین ترجمہ کہا مرجانی نے اور قبر سیدہ خدیجہ الکبری رضی اللہ
عنہا کی مکہ مین مشہور نہین ہے مگر بعضے صالحین نے قبر کو اونکے خوابمین
دیکھے یا اونکو کشف ہوا کہ قبر شریف سیدہ خدیجہ الکبرے رضی اللہ عنہا
کی نزدیک شعب کے قریب قبر فضیل بن عیاض کے ہے حجر مکتوب سنہ
ساتھ سوانیس برس نبا کیا گیا اور نبا یا گیا اونکی قبر شریف پر قبہ کبیر
یعنے گنبد بلند اور صندوق چوبی اور بعضے وزراو نے لباس پر تکلف
صندوق قبر شریف کے واسطے بہیجے کہے قرشی رحمۃ اللہ تعالے نے اور
سزاوار نہین تھا تعین قبر خدیجہ الکبری امر مجہول پر مین کہتا ہون بلکہ تعین
کرنےمین خیر کثیر ہے ایک یہہ ہے کہ ہر ماہ مین اونکے واسطے قرائت
عظیمہ کئے جاتے ہین اور چراغہاے لطیف لگائے جاتے ہین اور اہل
مکہ اوسجاے جمع ہوتے ہین اور قرائت مولد نبوی اوس جاے کئے
جاتے ہین اور خوشبوی شایع ہوتی ہے اور ظاہر ہوتے ہین برکت
سے سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے اہل مکہ پر انوار الٰہیہ اور بہر یہے امر
ہوتا ہے اسوقت مین کہ لوگ نزدیک قبر شریف اونکے ساتھ خرچ
کرنے صدقات کے جمع ہوتے ہوے اور اونپر اسرار عظیم ظاہر ہوتے

ہین کہے ولی نعمت ہمارے قطب شعرانی سیدی عبدالوہاب رضی اللہ عنہ ہم سے عہد لیا گیا ہے اس امر کا کہ ہم انکار او نکرین شب تاے اولیاء اللہ اور موالد یعنے اعراس جو اونکے ہر ماہ یا ہر سال ہوتے ہین کبھی منکر ہن اور ہین سیدی احمد البدوی رضی اللہ عنہ کو دیکھتا تھا کہ اونکے پاس ایک سبز شاخ تھی اور وہ تمام اقطار زمین سے اپنے مولود یعنے عرس مین حاضر ہونے واسطے بلاتے تھے اور لوگ پیچھے اور داہنے اور بائین طرف اونکے رہتے تھے انہون نے کہ خبر دی مجھے شیخ الشیخ محمد الشناوی رضی اللہ عنہ نے کہ ایک شخص نے سید احمد بدوی کے عرس مین حاضر ہونیکو انکار کیا پس اوسکا ایمان سلب ہوا پس ایک بال بھی اوس شخص کا باقی ایسا نہین رہا کہ وہ دین اسلام کیطرف مائل ہووے پھر اوسنے سید احمد بدوی کے طرف فریاد کیا اونہون نے فرمایا کہ اس شرط پر کہ پھر ایسا کام نکرنا اوس شخص نے کہا کہ ہان پھر نہین کرونگا پس اوس شخص پر لباس ایمان پھیرا گیا پھر سید احمد بدوی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم کسواسطے ہم پر انکار کرتے ہو اوس شخص نے کہا کہ اسواسطے کہ عرس مین عورتین اور مرد ایک جا سے ہوتے ہین پھر سید احمد بدوی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ امر یعنے ایکجا سے ہونا مردون اور عورتون کا طواف مین بھی ہوتا ہے اور کوئی اوسکو برا نہین سمجھتا اور کوئی اوس سے منع نہین کرتا پھر سید احمد بدوی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قسم ہے بزرگی میری پروردگار کی کہ نہین گنہ کیا کوئی شخص میرے عرس مین مگر وہ توبہ کیا اپنے گناہ سے اور توبہ اوسکا مقبول ہو[illegible]

مین جانوران وحشی اور ماہی دریای کو بلاتا ہون اور اونکو ایک سے
دوسرے بیچ نقصان سے نگاہ رکھتا ہون کیا مجھے حق تعالی عاجز کریگا
کہ جو شخص میرے عرس مین حاضر ہووے مین اونکی نگہبانی کر دین
اس قسم کا حال سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کا مسموع ہوا کہ ایام سکونت
مدینہ طیبہ کے جو وقت عرس مبارک حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ پہونچا
ایک ساکنین سے مدینہ طیبہ کے یون فرمائے کہ آج وہ روز ہے کہ حضرت
حمزہ رضی اللہ عنہ نے ایک عالم مدینہ کو ارشاد فرمائے مین کہا کہ
وہ کیا ہے انہون نے کہا کہ ایک عالم ہین کہ اونکی عادت تھی کہ
ہر روز عرس حضرت سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کے حضرت کی زیارت
کو حاضر نہین ہوتے بلکہ ہر روز دوم حاضر ہوتے اور اونکے تلامیذ
اور اتباع بھی ایسا ہی کرتے ایک سال جب عرس حضرت حمزہ
رضی اللہ عنہ کا پہونچا شب عرس شریف مین وہ عالم خواب مین حضرت
حمزہ رضی اللہ عنہ سے مشرف ہوئے اور حضرت نے اون عالم
سے پوچھے کہ تم کیون نہین ہمارے عرس مین حاضر ہوتے ہو انہون
نے کہا کہ حضرت بعضے اوس موقع مین آتش بازی جلاتے ہین
حضرت نے اون عالم کو ارشاد فرمایا کہ ہمارا مرتبہ حق تعالی کے پاس
اتنا بھی نہین ہے کہ ہمارے زائرین کی حق تعالی کے پاس سفارش
کرین اور اونکے گناہین حق تعالی سے معاف کرائین ایسا ہی شہر
ربیع الاول مین تقریب مولود سید المرسلین صلی اللہ علیہ والہ وسلم
کی مدینہ طیبہ مین بہت تکلف سے ہوتی ہے اور اسمین سب علماء
اور صلحاء مدینہ طیبہ اور اہل خدمات مثل قاضی اور مفتی اور بادشاہ

وغیر اہل مقدرت اور غیر اہل مقدرت جمع رہتے ہین اوس مجلس ہین
بیان میلاد مبارک اور حال شفاعت اور احوال معراج مبارک
ہوتا ہے پھر شیرنی یا حضر ماحضر سب اہل مجلس مین تقسیم ہو اور اہل مقدرت
اور غیر اہل مقدرت سب وس شیرینی کو برکت جان کر لیتے ہین
کہ ہذا برکتہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنے یہہ برکت آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کی ہے اور اولیاء اللہ کا بھی عرس مدینہ منورہ ہین اسی قسم سے
ہوتا ہے خصوصاً سلطان الاولیاء سید المحبوبین سیدنا غوث
الاعظم رضی اللہ عنہ کا عرس بہ تکلف تمام اور بکثرت ہوتا ہے
جاننا چاہیے کہ جہان اعراس بزرگان دین کے ہوتے ہین کوئی ایسا
عرس نہین کہ سب فقراء محرومین رد ہووین اور اغنیاء کے سوائے
ایک فقیر بھی نہ کھاوے اور نہ کسیکا ایسا دعوی صحیح ہے کہ ہم
کسی فقیر کو رد نہین کرتے بلکہ سب جاے اہتمام رہتا ہے اور اپنے
اندازہ طعام کے موافق فقراء اور اغنیاء کو ہر کوئی کھلاتا ہے اور
یہہ امر کچھہ ناجایز نہین اور نہ ناخوشی ارواح بزرگونکا موجب ہے
اسواسطے کہ اگر اندازہ طعام کے موافق اہتمام نکیا جاوے تو
بہت سے دعوتی لوگ بہوکے واپس ہوجاوینگے اور کھانا بے
دعوتی لوگ کھالیوینگے پس نہ شرع یہہ کہتی ہے کہ کھانا اپنا سب
فقراء حاضرین کو کھلادو اگرچہ اہل دعوت کو کافی نہو اور نہ بزرگونکی
اوسمین رضامندی ہے کہ اہل دعوت بہوکے بیٹھ جاوین اور فقراء
حاضرین سب کھالیوین قد تمت فصل الاول من مسیح
الاستقام فی فضایل عرس سید الانام واولیاء اللہ

الکرام صلی اللہ علیہ وعلی الہ واصحابہ واولیاء امتہ ما تکررت الدہور والایام من تصنیف انیف وتالیف لطیف عمدۃ العلماء محبوب نواز الدولہ بہادر یعنے حضرت مولانا مولوی مفتی محمد مسیح الدین خان دام اقبالہم مفتی اول بلدۂ فرخندہ بنیاد حیدرآباد صانہا اللہ عن الفساد ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار ۞ فصل دوم بیان مین اصلیت تعین روز وتاریخ فاتحہ وعرس سید الانبیا اور اعراس اولیاء اللہ مین بسم اللہ الرحمن الرحیم قال اللہ سبحانہ تعالی سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی حق تعالی اس آیہ کریمہ مین حال معراج شریف نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا ارشاد فرماتا ہے کہ پاک ہے وہ حق تعالی کہ اپنے بندہ خاص جو نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہین اونکو مسجد حرام سے مسجد اقصی تک سیر کرایا شب مین سیر حضرت کا مسجد حرام سے مسجد اقصی تک اس کریمہ سے ثابت ہے پھر مسجد اقصی سے مقام قاب قوسین تک احادیث صحیحہ سے ثابت ہے شب معراج مین حضرت کو جو مقام قاب قوسین اور قرب الہی کا عنایت ہوا اس مقام مین حضرت خاص ہین کہ ایسے مقام مین کسی نبی الوالعزم کو شرکت نہین اور اسی مقام سے دوسری آیت مین حق تعالی تصریح فرمایا ورفع بعضہم درجات یعنے حق تعالی بعضے نبی کے درجات کو بلند فرمایا اولیاء امت مرحومہ

بھی بہ تبعیت آنحضرت صلی اللہ علیہ و الہ وسلم کی شمہ اسی مقام سے
فیضیاب ہوتے ہین اور شب معراجکی برکات اور انوار اہل باطن
پر ظاہر اور مکشوف ہر سال ہین ہوتے ہین اور عادت الہی جاری
ہے کہ جس روز کوئی امر عنایات اور تفضلات کا کوئی اپنے بندۂ
خاص پر کرے پھر آثار اوس امر تفضلات الہی کے اوس روز و
تاریخ مین ہر سال رہتے ہین اور وہ روز و تاریخ بباعث اوس تفضلات
خاص کے اور ایام پر فضیلت رکھتا ہے جیسا کہ روز جمعہ اور عاشورہ
کے فضیلت مین حدیث وارد ہے کہ اوسیمین توبہ آدم علیہ السلام
کی مقبول ہوی ہے اور نجات کشتئ نوح ہوی اور نجات موسی
علیہ السلام کو فرعون سے حاصل ہوی پس ایسے امورات ایک
بار اوسمین حاصل ہونیکے باعث سے تا قیام قیامت اوسکے
انوار اور برکات باقی ہین اور رہینگے اور باعث ظہور انوار
اور برکات کے شب معراج مین مشایخین شب بیداری فرماتے
ہین ایسا ہی اولیاء اللہ یون تو بہ تبعیت آنحضرت کی ہر شان اور
ہر حال مین ترقیات مقامات حاصل ہوتے ہین جیسا کہ حدیث مین
وارد ہے الصلواۃ معراج المومنین یعنے صلوات معراج مومنین
ہے یعنے حالت نماز مین مومنین کاملین جو اولیاء اللہ ہین اونکو عروج
روحی مقام قربت الہی بھی ہوتا ہے ایسا ہی ہر عبادت فرایض اور
نوافل مین اونکو ترقیات مراتب حاصل ہوتے جاتے ہین جیسا کہ حدیث
صحیح مین وارد ہے کہ ہمیشہ ہی کہ بندہ میرا قرب نوافل سے
یہان تک کہ مین اوسکی سماعت اور بصارت ہوجاتا ہون کہ وہ

سے ہی ساتھ سنتا ہے اور میرے ہی ساتھ دیکھتا ہے بلکہ اونکو ہر آن وہر زمان ترقی حاصل ہے اسواسطے کہ وہ ہمیشہ محو ذات الٰہی مین رہتے ہین اور صلواۃ دائمی اولیاء اللہ کے نزدیک اسیکا نام ہے اور ترقی تمام اور وصال ملک علام بوجہ اکمل اسوقت مین اونکو حاصل ہے جبکہ اونکی روح پاک اس قالب عنصری سے بجانب عرش معلا عروج فرماتی ہے اور یہی معراج کامل اولیاء اللہ کا ہے جیسا کہ حدیث شریف ابن ماجہ نے ابوہریرہ سے روایت کئے ہین قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المیت تحضرہ الملائکۃ فاذا کان الرجل صالحا قالوا اخرجی حمیدۃ وابشری بروح وریحان ورب غیر غضبان ولا تزال یقال لہا ذالک حتی تخرج ھا یعرج بہا الی السماء فیفتح لہا فیقال من ھذا فیقولون فلان فیقال مرحبا بالنفس الطیبۃ کانت فی الجسد الطیب ادخلی حمیدۃ وابشری بروح وریحان ورب غیر غضبان فلا تزال یقال لہا ذالک تنتھی الی السماء التی فیہا اللہ ترجمہ فرمائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ میت کے نزدیک ملائکہ قابض ارواح حاضر ہوتے ہین پس اگر مرد صالح ہوپس وہ فرشتے کہتے ہین کہ نکل تو اسے نفس پاک کہ تھی تو جسد پاک مین نکل تو محمود اور خوش ہو تو ساتھ راحت کے اور رزق اور پروردگار کے کہ جو تجہپر غضب نہین کیا ہے پس ہمیشہ اسکو یہ بات کہے جائینگی یہانتک کہ وہ نکلے گی پھر اوسکا عروج آسمان تک ہوتا ہے پس آسمان کا دروازہ کشادہ اوسکے واسطے

ہوگا پس پھر کہا جاویگا کہ یہ کون ہے پس فرشتے اوسکو کہینگے کہ فلان شخص ہے پس کہا جاویگا مرحبا ہو نفس پاک کو کہ وہ جسد پاک مین تھا داخل ہو تو محمود اور خوش ہو تو ساتھ راحت اور رزق او پروردگار کے کہ تجہہ غصہ نہین کیا پس ہمیشہ اوسکو ایسا کہا جاویگا یہان تک کہ پہونچتی ہے روح اوس اسمان پر کہ تجلی خاص حق تعالی کی ہے ایضاً ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مسلم نے روایت کئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و الہ وسلم نے فرمایا اذا خرجت روح المومن تلقاھا ملکان یصعدانھا قال حماد فذکر من طیب ریحھا وذکر المسک قال ویقول اھل السماء روح طیبۃ جائت من قبل الارض صلی اللہ علیک وعلی جسد کنت تعمرینہ فینطلق بہ الی ربہ ثم یقول انطلقوا بہ الی آخر الاجل ترجمہ جسوقت نکلتی ہے روح مومن کی ملاقات کرتے ہین اوس روحکو دو فرشتے کہ اوسکو عروج کرتے ہین کہے حماد راوی حدیث نے کہ ذکر فرمائے حضرت نے خوشبوئی سے اوسکی اور ذکر فرمائے مشک کو کہے راوی اور کہتے ہین آسمان والے کہ روح پاک آئی ہے جانب سے زمین کے رحمت کاملہ نازل کرے اے روح تجہپر اور تیرے جسد پر کہ تو اوسکو آباد کرتی ہے پھر اوس روحکو پروردگار کے طرف لیجاتے ہین پھر حق تعالی فرماویگا کہ اوس روح کو لیجاو مقام قبر اور برزخ مین آخر مدت حشر تک ایضاً ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے احمد اور نسائی روایت کئے ہین

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اذا حضر المومن
اتتہ ملائکۃ الرحمۃ بحریرۃ بیضاء فیقولون اخرجی راضیۃ
مرضیا عنک الی روح اللہ وریحان ورب غیر غضبان
فتخرج کاطیب ریح المسک حتی انہ لیناولہ بعضھم بعضا حتی
یاتو من ابواب السماء فیقولون ما اطیب ھذہ الریح التی جاء
من الارض ترجمہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے
جسوقت کہ وقت موت مومن کا پہونچتا ہے فرشتے رحمت کے اوسکے
نزدیک اطلس سفید لاتے ہین پھر کہتے ہین کہ نکل تو اے روح کہ
تو بھی خوش ہے اور پروردگار بھی تجھسے خوش ہے طرف راحت
اور رزق کے اور طرف پروردگار کے جو تجھپر غصہ نہین کیا پھر
نکلتی ہے روح مانند نہایت خوشبوئی مشک کے یہانتک کہ
فرشتے ایک کے بعد ایک اوس روحکو دست بدست لیتے ہین حتے
کہ اوس روحکو آسمانکے دروازونکے پاس لاتے ہین پھر فرشتے
کہتے ہین کہ کیا خوشبوئی ہے کہ تمہارے پاس زمین سے آئی
ہے ایضاً براء ابن عازب سے امام احمد روایت کرتے
ہین ان العبد المومن اذا کان فی انقطاع من الدنیا واقبال
من الاخرۃ نزل الیہ ملائکۃ من السماء بیض الوجوہ کان
وجوھھم الشمس معھم کفن من اکفان الجنۃ وحنوط من
حنوط الجنۃ حتی یجلسو منہ مد البصر ثم یجیی ملک الموت
علیہ السلام حتی یجلس عند راسہ فیقول ایتھا النفس الطیبۃ
اخرجی الی مغفرۃ من اللہ ورضوان قال فتخرج کما تسیل

القطرة من السقاء فیاخذها فاذا اخذها لم یدعوها فی یده طرفة عین حتی یاخذوها فیجعلوها فی ذالک الکفن و فی ذالک الحنوط و تخرج منها کاطیب نفحة مسک وجدت علی وجه الارض قال فیصعدون بها فلا یمرون یعنی بها علی ملاء من الملائکة الا قالوا ما هذا الروح الطیب فیقولون فلان ابن فلان باحسن اسماء التی کانو یسمونہ بها فی الدنیا حتی ینتهوا بها الی السماء الدنیا فیستفتحون له فیفتح لهم فیشیعہ من کل سماء مقربوها الی السماء التی تلیها حتی ینتهی بہ الی السماء السابعة فیقول اللہ عز و جل اکتبو کتاب عبدی فی علیین و اعیدوہ الی الارض فانی فیها خلقتهم و فیها اعیدهم و منها اخرجهم تارة اخری

ترجمہ فرمایے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و الہ وسلم تحقیق کہ بندہ مومن جسوقت کہ دنیا سے علحدگی ہین ہوتا ہے اور متوجہ آخرت ہوتا ہے اوسکے طرف آسمان سے فرشتے روشن صورتونکے نازل ہوتے ہین کہ چہرہ اونکے مثل آفتاب ہوتے ہین اونکے ہمراہ جنت کا کفن اور جنت کی خوشبوئی ہوتی ہے یہان تک کہ وہ فرشتے تادرازی نظر بیٹھتی ہین پھر ملک الموت علیہ السلام آکر اوسکے سر کے نزدیک بیٹھتے ہین اور ملک الموت کہتے ہین کہ اے نفس پاک نکل تو طرف بخشائش اور رضامندی اللہ کے حضرت فرماتے ہین کہ نکلتی ہے روح اوس بندۂ مومن کی اور بہتی ہے جیسا کہ قطرہ مشک سے بہ آسانی اور سہولت نکلتا ہے پھر اوس روحکو ملک الموت لے لیتے ہین پھر جبکہ ملک الموت اوس روحکو لے لیتے ہین وہ فرشتگان نورانی صورت ملک الموتکے

ہاتھہ مین ایک لمحہ بھی نہین چھوڑتے ہین کہ ملک الموت کے ہاتھہ سے اوس روحکو لیکر کفن جنت اور بخور جنت مین رکھہ دیتے ہین پھر اوس روحسے نہایت عمدہ خوشبوئی مشک کی نکلتی ہے پھر حضرت فرماتے ہین کہ وہ فرشتے اوسکو لیکر آسمانون پر چڑہتے ہین پس کوئی جماعت فرشتون سے اوس روحکو گذر نہین کرتے مگر وہ جماعت فرشتونکی کہتی ہے کہ کون یہہ خوشبو روح ہے پھر فرشتگان ہمراہی کہتے ہین کہ فلان ابن فلان جو اوسکا بہتر نام دنیا مین تھا یہان تک کہ کہ آسمان اول پر اوس روحکو لیجاتے ہین پس کہتا ہے دروازہ آسمان اول کا اوس روحکے واسطے فرشتے چاہتے ہین پھر دروازہ آسمان کا اوس روحکیواسطے کہولا جاتا ہے پھر جب آسمان اول پر جاکر دوسرے آسمان پر جانا چاہتے ہین آسمان اول والے فرشتے آسمان دوم تک اوس روحکو پہونچانے کو ہمراہ آتے ہین ایسا ہی ایک آسمانسے دوسری آسمان تک فرشتے پہونچانیکو آتے ہین یہان تک کہ وہ فرشتے ساتوین آسمان پر اوس روح کو لیجاتے ہین پھر حق تعالی فرماتا ہے کہ میرے بندہ کی کتاب علیین مین لکہو کذا فی مشکواۃ المصابیح بشری الکئیب بلقاء الحبیب مین مذکور ہے عن ابن حبان بن الاسود قال الموت جسر یوصل الحبیب الی الحبیب ترجمہ مروی ہے ابن حبان بن الاسود سے انہون نے کہا کہ موت پل ہے کہ وہ دوست کو دوست کیطرف پہونچاتی ہے واخرج البیہقی عن مجاہد فی قولہ ان الذین قالو ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل علیہم الملائکۃ ان

لا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنة التی کنتم توعدون قال ذالک عند الموت ترجمہ روایت کیا بیہقی نے مجاہد سے نبی تفسیر مین قول حق تعالے کی تحقیق کہ وہ لوگ جو کہتے ہین کہ رب ہمارا اللہ ہے پھر استقامت اوسپر کرتے ہین نازل ہوتے ہین اونپر فرشتے یہہ کہ کچھہ خوف اور غم مت کرو اور خوش ہو تم ساتھہ اوس جنت کے کہ تم وعدہ کئے ہو مجاہد نے کہے کہ یہہ قول حق تعالی اونکو بوقت موت کے کہا جاویگا و اخرج ابن ابی حاتم عن مجاہد عن الآیۃ قال ان لا تخافوا مما تقدمون علیہ من امر الموت وامر الاخرۃ ولا تحزنوا علی ما خلفتم من الدنیا من ولد و اہل و دین فانا نستخلفکم فی ذالک کلہ ترجمہ روایت کیا ابن حاتم مجاہد سے اس آیت کی تفسیر سے کہ مجاہد نے ارشاد الہی اون لوگونکو ہوتا ہے کہ مت خوف کرو تم اوس چیز سے جو تمکو پیش آنے والی ہے موت اور امر آخرت سے اور مت غمگین ہو اوس چیز پر جو کچھ چھوڑ رہے ہے امر دنیا سے اولاد اور اہل سے یا قرض سے کہ مین تمہاری حفاظت اون تمام امورات مین کرونگا انتہا پس جو ان احادیث سے اعزاز اور اکرام ملایکہ کا اور تعریف اور توصیف ملایکہ کی اور بشارات رنگین انواع و اقسام سے حاصل ہونا اور قرب الہی کا مرتبہ کمال مومنین جو بعد رحلت کے ثابت ہے وہ مومنین کاملین اولیاء اللہ ہین اونکے طفیل مین عجب نہین ہے کہ ہم گنہگاران امت بہی اس فضل عمیم مین شامل ہون ؎ شنیدم کہ در روز امید و بیم ٭ بدان را بہ نیکان بہ بخشد کریم ٭ خصوصا قول ابن حبان

کا موت پل ہے کہ دوست کو دوست کیطرف پہونچاتی ہے بلکہ دوست
ایسا مقصود مشتاق میں کیا جاوے کہ دنیا میں انکو کوئی دوست نہو اور آپ ہی
وصال میں کسطور لطف اور راحت حاصل ہوتی ہے مثل دولہا
دولہن کے موت میں اولیاء اللہ کو وصال حق حاصل ہوتا ہے
اور موافق اس مضمون کے حدیث بھی وارد ہے ترمذی ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں احوال سوال منکر و نکیر کا
جو میت سے ہوتا ہے مذکور ہو کر بعد اوسکے یہ ہے
ثم ینور لہ فیہ ثم یقال لہ نم فیقول ارجع الی اہلی فاخبرہم
فیقولان نم کنومۃ العروس الذی لا یوقظہ الا احب
اہلہ الیہ حتی یبعثہ اللہ من مضجعہ ذالک کذا فی المشکاۃ
ترجمہ پھر روشنی کیا جاتی ہے میت کیواسطے اوسکی قبر میں پھر کہا جاتا
ہے اوس میت کو کہ سو جا پس کہتا ہے وہ میت کہ میں اپنے اہل
وعیال میں پلٹ کے جاتا ہوں تاکہ اونکو اپنے حال سے خبر دوں پھر
کہتے ہیں وہ دو فرشتگان منکر و نکیر کو کہ سو جا تو مانند سونے دولہن
کے جو نہیں بیدار کرتا ہے اوسکو مگر وہ کہ سب اہل سے وہ اوسکے
طرف دوست ہے یعنے دولہا ہے دولہن کو بیدار کرتا ہے کہ وہ
سب اہل و اقربا سے دولہن کیطرف دوست زیادہ ہوتا ہے
پس وصال مجازی جو فیما بین دولہا دولہن ہے نمونہ وصال حقیقی
ہے جو فیما بین مومنین واصلین اور حق تعالی کے ہے اسی باعث
سے جو تقریبات اولیاء کے جو سال میں بایام اونکے رحلت کے
ہوتے ہیں اونکو عرس کہتے ہیں کہ معنے عرس کے شادی ہیں

اور اس ایام مین خصوصیت برکات اور انوار سکے معتقدین اور
مریدین پر مشاہدہ ہوتے ہین اسی سبب سے اولیاء ابتدا سے مرشدین
کے اعراس مین اہتمام تمام فرماتے رہے کتاب گنج احمدی
جو حضرت شاہ عالم گجراتی قدس سرہ کے احوال مین ہے اوسمین
تحریر ہے کہ حضرت شاہ عالم قدس سرہ احوال مین اپنے جد امجد حضرت
مخدوم جہانیان سید جلال الدین بخاری قدس سرہ کے کچھ کرامات
بیان فرماکر ارشاد فرمائے امشب شب عرس ایشانست مارا
باید کہ ایستادہ خدمت بکنیم پھر مولف کتاب گنج احمدی کہتے ہین
این خانہ زاد گوید عرس در لغت عروسی کردن است و نیز عرس
فرود آمدن کاروان است در شب و صوفیان کہ روز وفات
مشایخ را عرس نامند بنا بر این است کہ در حدیث آمدہ است
کہ فرشتگان چون در قبر سے آیند و از صاحب قبر سوال ہائے مقرری
میکنند بکرم اللہ تعالی او جواب بصواب میدہد اورا میگویند نم کنومۃ
العروس پس مریدان را حسن ظن بلکہ صدق اعتقاد بہ نسبت
مشایخ است بخطاب نم کنومۃ العروس مخاطب شدہ اند و عروس
گویا مہمانی این شادیست مریدان صادق چون مہمانی باخلاص
میکنند ارواح مقدسہ مشایخ در منازل ایشان فرود آید پس انرو
را بمشابہت فرود آمدن کاروان در شب عروس نامند کہ
کتاب فتح الحق مین خلف قاضی الاسلام لکھتے ہین کہ شیخ احمد بن محمد
الفاروقی نے توضیح الہدی باعمال النفی مین لکھتا ہے و ورد فی
بعض الکتب انہ لما توفی النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

اطعم عنه کل یوم واحدة من امهات المومنین واخرهن عائشة رضی اللہ عنہا ثم اطعم ابوبکر رضی اللہ عنہ اکثر اهل المدینة و کان ذالک فی ثانی عشر شهر ربیع الاول ولعل هذا هو الاصل فی اتخاذ اکثر الناس هذا الیوم یوم المولود انتهی

ترجمہ اور دیکھا میں نے بعض کتابوں میں کہ جب نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم وفات پائے حضرت کی جانب سے ایک ایک امہات المومنین سے ایک ایک روز کھانا کھلائے کہ سب سے آخر حضرت عائشہ مطہرہ رضی اللہ عنہا تھے پھر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اکثر اہل مدینہ کو کھلائے اور وہ روز بارہویں ربیع الاول تھا اور شاید یہی وہی اصل ہے لوگوں کا یوم المولود پیدایش شریف حضرت کا ٹھہرانے میں ایضاً کتاب مذکور میں منقول ہے علامہ شیخ ابن حجر مکی نے شرح میں اربعین امام نووی کے کہا قال الامام ابو شامہ شیخ المصنف رحمہما اللہ تعالی ومن احسن ما ابتداع فی زماننا ما یفعل فی کل عام فی الیوم الموافق لیوم مولدہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم من الصدقات واصطناع المعروف واظہار الزینة والسرور انتہی ترجمہ کہا ابو شامہ شیخ مصنف رحمہما اللہ نے اور بہترین اون چیزوں کا جو ایجاد کیا گیا وہ چیز ہے جو کیا جاتا ہے ہر سال میں اوس روز میں جو موافق ہے روز پیدایش آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے صدقات و امور خیر ہے اور ظاہر کرنا زینت اور خوشی کا

اور ایضاً اوس کتاب مین مسطور ہے اور بھی ابن حجر مکی نے نعمۃ
الکبریٰ علی العالم مین حافظ ابن حجر عسقلانی سے نقل کیا ہے ینبغی
ان یتحری الیوم بعینہ فان کان فی اللیل فینبغی ان یشکر بما
یناسب اللیل کالاطعام والقیام وان کان ولد نہا
را فبما یناسبہ کالصیام والاولی ان یکون ذلک
الیوم من عدد ایام الشہر بعینہ حتی یطابق قصۃ موسیٰ
علیہ السلام فی یوم عاشوراء ترجمہ چاہیے کہ حضرت
کا شکر ولادت شریف بھی دن ولادت شریف کا بعینہ ادا شکر کیا
جاوے پس اگر حضرت شب کو تولد پائے ہین پس چاہیے کہ وہ
عبادت شکریہ ادا کیا جاوین جو مناسب شب کے ہووین جیسا
کھانا کھلانا اور نماز ادا کرنا اور حضرت دن کو تولد ہوئے ہین تو عبا
دات شکریہ وہ ادا کئے جاوین جو مناسب دن کے ہون جیسے
شغل روزہ کے اور بہتر یہ ہے کہ وہ روز مہینے کی تاریخ بھی
وہی اختیار کیا جاوے کہ جس تاریخ مین حضرت تولد پائے ہین
تاکہ مطابق ہووے قصہ موسیٰ علیہ السلام کو یوم عاشورا مین
یعنی جبکہ موسیٰ علیہ السلام کو نجات فرعون سے یوم عاشورا ہوئی
تو موسیٰ علیہ السلام اوسکی خوشی اور شکریہ مین ہر سال یوم عا
شورا کا روزہ رکھتے انتہی ایضاً اوسی کتاب مین تحریر ہے اور
شیخ ابن الرضاع نے تذکرۃ المحبین مین لکھا ہے من آداب
المحب لهذا النبی الکریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ان یکون معظما لیلۃ میلادہ والیوم الذی ظہر فیہ

لکل شایق ومحب ان یظہر السرور والبشارۃ فی البلد و
صبیحتہا ویمتنع آدواولادہ مما امکن لہ بحصول برکتہا
ویدخل السرور علیہم ویعلمہم اندا انما جعل ذالک محبتہ
لتلک البلد وسرورہا واعتناء بفضلہا ویبین انہا
الشرف الیالی عند اللہ انتہی ترجمہ ادب سے محب
کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یہہ ہے کہ وہ تعظیم کرے شب
میلاد کو حضرت کے اور اوس روز کو جسمین حق تعالی نے حضرت
کو ظاہر کیا پس چاہیے کہ ہر شایق اور محب کو کہ خوشی اور
بشارت ظاہر کرے اوس شب مین اور صبح کو اوس کے
اور نفع پہنچاوے اپنے اہل وعیال کو واسطے حصول برکت
اوس شب کے اور معلوم کرادے اونکو کہ اوسنے یہہ کام
واسطے محبت اور خوشی اوس شبکے اختیار کیا اور واسطے
تعظیم اور تکریم اوس شبکے اون امور کے جانب متوجہ ہو
اور بیان کرے کہ وہ شب سب شبون مین افضل ہے حق تعالی
کے نزدیک انتہی ایضاً اوسی کتاب مین ہے اور حافظ جلال
الدین سیوطی نے وظایف الیوم واللیلہ مین فرمایا وعمل
المولد کل سنۃ فی ربیع الاول استبشاراً وسروراً
بمولد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حسن محمود انتہی
ترجمہ اور عمل مولود کا ہر سال ربیع الاول مین واسطے خوشی
اور بشارت تولد شریف حضرت کے بہتر اور پسندیدہ ہے انتہی
اوسی کتاب مین ہے اور شیخ الامام برہان الدین بطوئی نے

موعد الکرام مین لکھا ہے حق علی کل انسان من امتہ و
الداخل فی ملتہ التوعید بھذا الولد السعید فی کل
عام بعید بیدا و اولی ما کان ہذا التوعید فی ھذا
الشھر الطاہر فیہ انتہی ترجمہ حق ہے اوپر ہر انسان
کے امت سے آپکے اور وہ جو آپکی امت مین داخل ہین مشہور کرنا
اوس روز تولد مبارک کو ہر سال ہر اور بہتر ہے شہرت مولود
شریف کی اوس ماہ مین کہ جسمین آپ تولد پائے ہین انتہی ایضاً
اوسی کتاب مین ہے اور علامہ قسطلانی نے شرح مواہب
اللدنیہ مین لکھا ہے فرحم اللہ امرأ اتخذ لیالی شھر مولدہ
المبارک اعیادا لیکون اشد عذ علی من فی
قلبہ مرض واعیاء ترجمہ پس رحم کرے حق تعالی اوس
شخص پر جسنے آپکی شب مولود کو عید ٹھرایا تا کہ ہو وے
جسکے دل مین مرض صعب اور بیماری سخت ہے سخت ناگوار
انتہی ایضاً اور فتاوی طلبداری مین مذکور ہے لا باس
با الجمعیۃ التی فی کل سنۃ للشیخ الجلیل الکبیر احمد بن
علوان نفع اللہ بہ فان المقصود بہ زیارۃ والقرأۃ
الخ ترجمہ نہین خوف ساتھ اوس اجتماع کے جو کیا جاتا ہے
ہر سال مین واسطے شیخ بزرگ احمد بن علوان کے حق تعالی
اونکی ذات سے نفع دیوے اسواسطے کہ مقصود اوس سے
اونکی زیارت اور اونکے واسطے قرأت قرآن ہے انتہی ایضاً
فیہ اور اوسی فتاوی مین مسطور ہے لا باس بزیارت الاو

لیاء فی الیوم معروف کذ زیارت الشیخ الجلیل الکبیر عیسیٰ بن
ابی اقبال الہتار فی کل سبت من رجب الفرد و
کذا زیارت الشیخ الجلیل الکبیر ابی الغیث بن جمیل
فی آخر سبت منہ و کذا لا باس بزیارت الشیخین
الجلیلین العظیمین الشہیرین محمد ابن ابی بکر الحکمی و
محمد بن حسین البجلی و من معہما من الاولیاء فی اول
خمیس منہ ولا انکار بل تستحب الزیارت ہولاء الا
ولیاء ترجمہ نہین خوف ہے ساتھ زیارت اولیاء کے روز
معین مین مانند زیارت شیخ جلیل کبیر عیسیٰ ابن ہتار کے ہر ہفتہ
فرد مین رجب کے ایسا ہی زیارت شیخ جلیل کبیر ابی الغیث بن
جمیل کی آخر ہفتہ رجب مین اور ایسا ہی نہین خوف ہے ساتھ
زیارت دو شیخ جلیلین اور عظیمین کے جو مشہور ہین ساتھ محمد بن
ابی بکر الحکمی کے اور محمد بن حسین البجلی کے اور جو اونکے
ساتھ ہین اولیاء سے اول پنجشنبہ مین رجب کے اور نہ انکار
ہے بلکہ اون اولیاء اللہ کی زیارت مستحب ہے ایضاً فیہ اور
مجموع الروایات مین مذکور ہے ان اراد ان یتخذ
الولیمۃ فلیتخذ یادراک یوم موتہ و یحتاط فی الساعۃ
التی نقل فیہا روحہ لان ارواح الموتی یاتون فی ایام
الاعراس فی کل عام فی ذالک الموضع فی تلک الساعۃ
فینبغی ان یطعم الطعام و الشراب فی تلک الساعۃ
فان ارواحہم یفرحون بذالک و یدعون لہم

ادعوا علیہم انتہی ترجمہ اگر کوئی ارادہ تہیہ کرنے کھانے کا کرے پس ٹھہراوے
اسکو ساتھ اوس روز کے کہ اوسمین مرا ہے میت اور اہتمام کرے بیچ اوسکے
[illegible] روح اوسکی [illegible] کی [illegible] اسواسطے کہ
ارواح آتی ہیں اوسکے اوس ساعت مین [illegible] پس چاہیے کہ کھانا
اور پینا اوس ساعت مین کھلاوے اور پلاوے اسواسطے کہ اونکے
ارواح اوس سے خوش ہوتے ہین اور اونکو دعا دیتے ہین
ورنہ اونکو بد دعا دیتے ہین ایضاً نیز شیخ احمد بن محمد الفاروقی
نے [illegible] الباب [illegible] اعمال التقی مین مسطور کیا وفی بعض
الکتب اذا اراد ان یتخذ الوضیعة فینبغی ان یجتھد بادراک
الیوم [illegible] فی تلک الساعة التی انتقل بہ روحہ فان
الارواح الموتی یاتون فی ایام الاعراس فی کل عام فی ذالک
الیوم [illegible] الساعة [illegible] یتعلقون بطعم الطعام والشراب
[illegible] فان الاکثر یفرحون ویدعون لھم وان فیہ
تاثیر ابلیغا فاذا اراد شیئًا من الماکولات والمشروبات
یسرون ویدعون لھم والاّ [illegible] علی [illegible]
ویدعوا علیھم ترجمہ اور بعضے کتب مین ہے جسوقت کہ ارادہ
کرے کہ تیاری طعام کرے چاہئے کہ کوشش کرے بیچ
روز وفات میت کے اور اختیار کرے اوس ساعت مین کہ
جسمین روح میت کی بدن سے نقل کی اسواسطے کہ ارواح میت
آتے ہین ایام عرس مین ہر سال اوس موضع مین اوسوقت اور چاہیے
کہ کھلاوے اور پلاوے اوس ساعت مین اسواسطے کہ بیچ

بات او نکی ارواحکو خوشی کرتی ہے اور تحقیق کہ اوسمین تاثیر بلیغ ہے پس جس وقت کہ ازاد وہ کو نہی کھلانے کا اور پلانے کا دقت رحلت مین اونکے کرے پس وہ اموات اوسنے خوش ہوتے ہین اور اونکے واسطے دعا دیتے ہین ورنہ اونکو بد دعا دیتے ہین اور غمگین ہوتے ہین انتہیٰ اور شیخ عبدالحق دہلوی نے ما ثبت بالسنہ فی الایام والسنہ مین لکہا ہے فان قلت ہل لہذا العرف الذی شاع فی دیارنا فی حفظ اعراس المشایخ فی ایام وفاتہم اصل فان یک عندک علم بذالک فاذکرہ قلت سائلت عن ذالک شیخنا الامام عبدالوہاب المتقی المکی فقال ذالک من طرق المشایخ وعاداتہم ولہم فی ذالک نیات قلت کیف تجیبن ذالک الیوم دون سائر الایام قال ولہ نظائر کما تحمد بعض المشایخ بعد الصلواۃ والاکتحال یوم عاشورا فانہ سنۃ علی الاطلاق بل عند من جہتہ الخصوصیۃ ثم قال و ذکر بعض المتاخرین من مشایخ العرب ان الیوم الذی وصل الی جناب العزت و حظائر القدس یرجی من الخیر والبرکۃ والنورانیۃ الکثر واوفر من سائر الایام ثم اطرق ملیا ثم رفع راسہ فقال لم یکن فی زمن السلف شیئ من ذالک وانما ہو من مستحسنات المتاخرین واللہ اعلم ترجمہ پس اگر کہے تو ایا اسواسطے اس عرف کے جو شایع ہمارے ملک مین

سے ہے محافظت اعراس مشایخین میں یا اونکے ایام وفات میں کچھ اصل سے ہے پس
اگر تجھے کچھ معلوم ہو اس باب میں تو بیان کر کہونگا میں کہ میں نے اس امر
میں اپنے شیخ امام عبد الوہاب متقی مکی سے پوچھا انہوں نے کہا کہ بعد اعمر
مشایخین کے طریقوں اور اونکے عاداتنے سے اور مشایخین کے نیتوں
اسمین نیتین ہین کہا ہین نے کسطور سے تعین کرنا اس روز کا سوا ستاوق
ایام کے کے انہوں نے اور اوسکے واسطے بہت مثالین ہین جیسا کہ مصافحہ
بعضے مشایخین کا بعد نماز کے اور سرمہ لگانا روز عاشورا کا پس وہ
سنت ہین علی الاطلاق بدعت ہین باعتبار خصوصیت کے پھر کہے شیخ علی
متقی نے کہ ذکر کرے بعضے متاخرین مغرب نے کہ جو روز کہ اولیا اللہ
جناب عزت اور مقام قدس میں داخل ہوئے اوس روز میں امید خیر
برکت اور نورانیت اور دنوں سے زیادہ ہے پھر تھوڑی دیر تامل کر کے
سر کو اپنے بلند کر گئے کہے کہ یہ زمانہ سلف میں نہیں تھا بلکہ یہ امور خیر
نکالے ہوئے متاخرین کے ہین واللہ اعلم انتہی الضیا فیہ اور بھی توضیح
الهدی میں مسطور ہے قال المشایخ والعلماء ینبغی للزایران یراعی
وقت وصاله خصوصا فی یوم العرس فان له تاثیرا بلیغا وانهم
قد وجدوا فی الزیارة فی هذا الوقت فوائد باطنیة وبرکات
وکرامات ظاهرة اکثرما وجدوا فی حال حیاتهم وبهذا قال
الشافعی رحمة الله علیه قبر موسی الکاظم التریاق المجرب وکان
الشیخ ابو عبد الله الثوری یقول اذا کانت الرحمة تنزل عند ذکر
هم فما ظنک بمواطن اجتماعهم علی بابهم ویوم قد ومهم علیه
بالخروج من هذه الدار الفانیة المملوة بامحن والشدائد وهو

قربهم من ربهم فارغين عن العلايق البشرية والوساوس النفسانية والهواجس الشيطانية فزيارتهم في ذالك الوقت تهيئة لهم وتعرضهم لما يجد لهم من نزول الرحمة وحصول زيادة القرب عن ربهم فهي اذن مستحبة ان سلمت من محرم ومكروه ترجمہ کہے مشائخ اور علماء نے چاہیئے زیارت کرنیوالیکو کہ رعایت کرے وقت وصال کو دلی کے خصوصًا روز عرس میں پس تحقیق کہ اوس روز کو تاثیر بلیغ ہے اور تحقیق وہ لوگ پاتے ہیں اوسوقت کی زیارت میں فواید باطنیہ اور برکات اور کرامات ظاہرہ اکثر اوس سے جو حال حیات میں اونکے پاتے تھے اور اوسی سبب سے کہے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے قبر موسی کاظم رضی اللہ عنہ کی تریاک مجرب ہے اور شیخ ابو عبد اللہ نوری کہتے ہیں کہ جسوقت کہ رحمت الٰہی وقت ذکر اولیا اللہ کے نازل ہوتی ہے پس کیا گمان ہے تیرا ساتھ مقامات اجتماع اونکے اور حاضر ہونے اونکے پاس حق تعالی کے اور روز نکلنے اونکے اس دار فانیہ سے جو بھرا ہوا ہے محنتوں اور تکلیفوں سے وہ قرب اون لوگوں کا پروردگار سے ساپنے اوس حالت میں کہ وہ خالی ہیں علایق بشریہ سے اور وساوس نفسانیہ سے اور علایق شیطانیہ سے پس زیارت اونکی اوسوقت میں مہیا ہونا ہے اونکی خدمت میں اور پیش آنا ہے اوس چیز کو جو اونکے واسطے ہر آن نئی نئی شان کے نزول رحمت اور حصول زیادت قرب الٰہی سرفراز رہتا ہے پس وہ زیارت اس وقت میں مستحب ہے جسوقت کہ سلامت رہے حرام اور مکروہ سے انتہی ایضًا فیہ وفی تفسیر الدر تحت قولہ تعالی سلام

علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار۝ اخرج ابن المنذر وابن مردویہ عن انس رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کان یاتی احداً کل عام ویسلم علی قبور الشہداء ویقول سلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار۝ واخرج ابن جریر عن محمد بن ابراہیم قال کان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یاتی راس کل حول ویقول سلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار۝ وابوبکر وعمر وعثمان وعلی رضی اللہ عنہم کانو یفعلون کذالک و روی ان فاطمۃ رضی اللہ عنہا کانت تاتی قبر حمزۃ ابن المطلب رضی اللہ عنہ فی کل عام فتوم انتہی۝ ترجمہ اور تفسیر درمنثور تحت قول حق تعالی کے سلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار کے مرقوم ہے روایت کئے گئے ابن منذر نے اور ابن مردویہ سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آتے شہداء احد کو ہر سال اور سلام کرتے اوپر قبور شہداء کے اور کہتے کہ سلام ہے اوپر تمہارے سبب صبر کرنے تمہارے پس بہتر ہے دار آخرت اور روایت کئے ہیں ابن جریر نے محمد ابن ابراہیم سے کہے انہوں نے کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ آتے ہر سال کے شروع میں قبور شہداء احد پر اور کہتے کہ سلام ہے اوپر تمہارے الخ اور ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی رضی اللہ عنہم بھی ایسا ہی کرتے اور روایت کیا گیا ہے کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا ہر سال میں قبر حمزہ رضی اللہ عنہ پر آتے اور مرمت قبر کی کرتے ایضاً فیہ

اور شیخ عبد الحق دہلوی نے ماثبت بالسنۃ مین تحریر فرماے
فلعلہ تحف ہذہ الروایۃ یکون عرسہ تاسع ربیع الآخر وہذا
ہو الذی ادرکنا سیدنا الشیخ العارف الشیخ عبد الو
ہاب القادری الحنفی المکی فانہ قدس سرہ کان یحافظ
فی یوم عرسہ رضی اللہ عنہ ہذا التاریخ اما اعتمادا
علی ہذہ الروایۃ او علی ما راٰی من شیخہ الکبیر علی
المتقی او من غیرہ او من المشایخ رحمۃ اللہ علیہم انتہی
ترجمہ کہا مین پس ساتھ اس روایت کے ہوتا ہے عرس شریف جناب
محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ کا نوین ربیع الثانی کو اور یہ وہی ہے کہ
ہم نے شیخ عارف شیخ عبد الوہاب حنفی کو جس پایا ہے ہین کہ وہ محافظت
عرس شریف حضرت کی اس تاریخ کو کیا کرتے با اعتماد اوس روایت
پر یا اوس پر جو انہون نے اپنے شیخ کبیر علی متقی کو یا اونکے سوا ے
اور مشایخین کو دیکھے رحمۃ اللہ علیہم ایضًا فیہ اور مخزن مین مسطور
ہے حضرت سید محمد بندہ نواز قدس سرہ بروح قطب عالم خواجہ نصیر
الدین قدس سرہ در شب ہژدہم رمضان المبارک بسیار تصدق
کردے واطعام فقرا و مساکین نمودے انتہی ایضًا فیہ اور خزانہ
جلالیہ مین جو ملفوظ حضرت مخدوم جہانیان قدس سرہ ہے مذکور
ہے سیتے از شرایط صدق ارادت اینست کہ بروح کسے کہ اطعام
کند باید کہ در وقت لطیف کہ آن بزرگوار رحلت کردہ بفقرا اطعام نماید
اور مولانا شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے رسالہ انتباہ فی سلاسل اولو
لیاء اللہ مین تحریر فرمایا اخبرنی سیدی الوالد قال

کنت اصنع فی ایام المولد طعاما صلة بالنبی صلی الله علیه و
آله وسلم فلم یفتح لی فی سنة من السنین شیٔ اصنع
به طعاما فلم اجد الا حمصا مقلیا فقسمته بین الناس
فرأیته صلی الله علیه وسلم وبین یدیه هذا الحمص
ترجمہ خبر دی مجھے میرے والد نے اور کہے کہ مین ایام مین
تولد شریف حضرت کے تیاری کہانیکی کیا کرتا بطریق ہدیہ نبی صلی الله
علیه وسلم پس ایک سال مجھے کچھ میسر نہ آیا کہ مین کچھ اوس سے
تیاری طعام کر دان پس نہین پایا مین مگر نخود بریان پھر مین نے اوس
نخود بریان کو تقسیم لوگونمین کیا پھر دیکھا مین نبی صلی الله علیه وآله وسلم کو اور
روبرو حضرت کے وہ نخود بریان تھے انتہی اس سے یہ معلوم ہوا کہ وہ نخود
بریان ہی حضرت کے جناب مین مقبول ہوئے اور مقبولیت علامت
اور آثار خلوص عقیدت اور صفائی محبت ہے ایضاً فیه اور مولانا موصوف
نے ہمعات مین تحریر کیا اینجاست حفظ اعراس مشایخ ومواظبت زیارت
قبور ایشان والتزام فاتحہ خواندن وصدقه دادن براے ایشان واعتنا
تمام کردن بہ تعظیم آثار واولاد ومنتسبان ایشان انتہی ایضاً فیه مولانا شاہ
عبد العزیز صاحب اپنے فتوے مین تحریر کیا در تمام سال دو مجلس در خانہ
فقیر منعقد میشود ذکر مجلس مولود شریف و ذکر شہادت حسنین رضی الله
عنہما اول کہ مردم روز عاشورا یا یکروز پیش ازین قریب چہار صد
یا پانصد کس بلکہ قریب ہزار کس وزیادہ ازان فراہم مے آیند و درود
میخوانند بعد ازانکہ فقیر مے آید مے نشیند و ذکر فضائل حسنین کہ در حدیث
شریف وارد شدہ در میان مے آید وآنچہ اخبار شہادت این بزرگان

وتفصیل بعض حالات و بدمآلی قاتل ایشان وارد شده نیز بیان کرده
میشود و درین ضمن بعض مرثیہ ہا از غیر مردم یعنی جن و پری کہ حضرت
ام سلمہ و دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم شنیدہ اند نیز مذکور مے شود و خوابہائے
مشوحش کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما و دیگر صحابہ دیدہ اند و دلالت
بر شرط اندوہ بروح مبارک حضرت جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ والہ وسلم
مے کنند مذکور میشود و بعد ازان ختم قرآن و پنج آیت بر ما حضر فاتحہ نمودہ
مے آید اگر شخصی خوش الحان سلام مے خواند یا مرثیہ شروع کند اکثر
حضار مجلس و این فقیر راہم رقت و بکا لاحق میشود اینست قدریکہ بعمل می آید
پس اگر این چیزہا نزد فقیر بہمین وضع کہ مذکور شد جایز نبودے اقدام بران
اصلا نمی کرد یا فی مجلس مولود شریف پس حال این اینست کہ بتاریخ دوازدہم
شہر ربیع الاول ہمین کہ موافق معمول سابق فراہم شوند و در خواندن درود
مشغول گشتند و فقیر می آید اولا بعضی از احادیث فضایل آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم مذکور می شود و بعد ازان ذکر ولادت باسعادت و بعدئے
از حال رضاعت و حلیہ شریف و بعضی از آثار کہ درین آوان بظہور آمد
بمعرض بیان مے آید بیشتر ما حضر از طعام یا شیرینی فاتحہ خواندہ تقسیم آن
بحاضرین مے شود انتہی اور بہی مولانائے موصوف نے تفسیر عزیزی مین
تحت ولیال عشر کے لکھا وہ یہ ہے اول محرم است کہ ایام کربت
و غربت شہدا است و ثواب بیحساب صبر و رنجے کہ در راہ خدا کشیدہ اند
بہ ارواح مقدس آنہا دران دہ ایام نازل مے شود انتہی اور مولانا
رفیع الدین صاحب برادر مولانا شاہ عبد العزیز نے بھی جواز پر فتوی دیا
ہے چنانچہ سوال و جواب یہ ہے **سوال** بر سر قبر بزرگے در سال

جمع آمدن و آزار و زوفات و عرس قرار دادن باوجودیکہ زمان امر
سیال غیر قار است پس حکم جواز درجواب اگرچہ زمان غیر قار و سیال است
اما آنچہ باو تقدیر کردہ میشود زمانہا از شب و روز و ماہ و سال اینہارا
شرعاً و عرفاً دورہ مقرر است چون دورہ تمام میشود باز از سرنو شروع
میشود و بہمین حساب رمضان الشہر صوم و ذیحجہ الشہر حج و ہمچنین شہور دیگر در
دورہ حکم اتحاد با نظیر او دادہ میشود چنانچہ در حدیث وارد است کہ
یہود عرض کردند در جناب رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کہ حق تعالی نجات
موسی علیہ السلام و غرق فرعون درین روز عاشورا کردہ است برای
شکرانہ روزہ میکردیم جناب رسالت صلی اللہ علیہ و الہ وسلم فرمود
انا احق بموسی منکم فصام یوم عاشورا و امر الناس بصیامہ
و نیز حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ و الہ وسلم بلال رضی اللہ عنہ را وصیت
کردند بصوم یوم دوشنبہ و فرمودند فیہ ولدت و فیہ انزل علی
و فیہ هاجرت و فیہ اموت بنابرین یاد کردن آن تاریخ
و آن ماہ رسم افتادہ و چون مردمان ازین جہان بمحافظت این
رسم گذشتہ اند ایشان را انتظار رسوی ولد یا کسی دیگر از اقارب
خود میباشد پس رفع انتظار ایشان فایدہ ایست معتد بہ و بہ
علامات و مکاشفہ دریافت شدہ کہ درچنین روز اجتماع ارواح دوستان
در عالم برزخ ہم میشود پس امداد بدعا و ختم و طعام بدعتی
است مباح و وجہ قبح ندارد انتہی پس جبکہ تعیین تاریخ کا جواز
علماء دین کی تصریح سے مبین ہوچکا اب ہم کہتے ہین کہ تعیین مذکور
سنت سے مخالف نہین بلکہ موافق سنت ہے دیکھو نجات موسی

علیہ السلام اور غرق فرعون کے باعث عاشورا کی تعیین ہوی اور
اوس روز کا صوم اولا فرض ہوا بعدہ از ان صوم رمضان کی
فرضیت سے اوسکی فرضیت منسوخ ہوی اور استحباب اوسکا باقی رہا
اور ولادت اور بعثت کے باعث سے دوشنبہ کی تعیین ہوی اور
اوسکا روزہ مسنون ہوا اور آدم علیہ السلام کی پیدائش اور وفات
وغیرہ کے باعث سے جمعہ کی تعیین ہوی چنانچہ یہ سب امورات احادیث
صحیحہ سے ثابت ہین پس اس سے ثابت ہوا کہ زمانہ بھی معظم امور
ہونیکے باعث وہ زمانہ اور اوسکے نظیر متشرف ہوتے ہین ملا علی قاری
نے شرح مشکات مین تحت حدیث سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
عن صوم الاثنین فقال فیہ ولدت وفیہ انزل علی وحی وا ہ مسلم
کے لکہا ہے فی الحدیث دلالت علی ان الزمان قد یتشرف
بما یقع فیہ وکذا المکان انتہی ترجمہ یہ حدیث کے دلالت ہے اس
بات پر کہ زمانہ کبہی بزرگی پاتا ہے بسبب اوسکے جو چیز کہ اوسمین واقع
ہوتے ہین اور ایسا ہی مکان بہی پس ربیع الاول وغیرہ کے تعیین
کا جو از بہی اوسمین واقع ہوا سوا امور معظمہ کے باعث ثابت ہوتا ہے
چنانچہ علماء اعلام جیسے شیخ الاسلام حافظ ابن حجر عسقلانی اور شیخ المحدثین
حافظ جلال الدین السیوطی وغیرہ نے جو رتبہ اجتہاد فی المذہب کا
رکہتے تہے احادیث صحیحہ سے اوسکا استحباب استنباط کیا ہے حافظ
ابن حجر عسقلانی نے حدیث عاشورا کو ذکر کرکے فرمایا فیستفاد منہ فعل
الشکر للہ تعالی بانواع العبادات علی ما من بہ فی یوم معین من
اسداء نعمۃ او دفع نقمۃ ویعاد ذالک فی نظیر ذالک الیوم من کل سنۃ

وای نعمۃ اعظم من نعمۃ میزو بہ ھذا النبی نبی الرحمۃ فی ذالک
الیوم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انتہی ابکو ابن حجر مکی نے نعمۃ الکبریٰ
علی العالم مین نقل کیا ہے ترجمہ سپس زیادہ لیا جاتا ہے اس حدیث سے
فضیلت شکر حق تعالیٰ کی ساتھ انواع عبادات کے اوپر اوس چیز کے
جو احسان کیا اوسکے ساتھ حق تعالیٰ نے روز معین مین احسان یا دفع بلا
سے اور اعادہ کیا جاتا ہے بھیچ مثل اوس روز کے ہر سال سے
اور کونسی نعمت بزرگ تر ہے اوس نعمت سے کہ زیارت اس نبی
کی جو نبی الرحمۃ ہین کیا جاوے صلی اللہ علیہ والہ وسلم انتہی معہذا سالانہ
کی تعیین پر خود حدیث شریف صراحتہ وارد ہے سید السمہودی
نے وفاء الوفاء مین تحریر کیا روی ابن شیبۃ عن عباد
بن ابی صالح ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کان
یاتی قبور الشھداء باحد علی راس کل حول فیقول سلام
علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار وقال وجاءھم ابو بکر ثم
عثمان رضی اللہ عنہم فلما قدم معاویہ ابن ابی سفیان
رضی اللہ عنہما حاجا جاءھم قال وکان النبی صلی اللہ علیہ
وسلم اذا وجہ الشعب قال سلام علیکم بما صبرتم فنعم
عقبی العاملین انتہی ترجمہ روایت کیا ابن ابی شیبہ نے عباد
بن ابی صالح سے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہر
سال مین قبور شہداء احد کے پاس آتے اور فرماتے سلام ہے
اوپر تمہارے بسبب صبر تمہارے سے پس بہتر ہے دار آخرت اور
کہے کہ آئے قبور شہداء احد کے پاس ابو بکر اور عثمان رضی اللہ عنہم

ان جسوقت کہ معاویہ ابن ابی سفیان واسطے حج کی آئے قبور شہدا
کے نزدیک آئے اور کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم کہ فرماتے جسوقت کہ متوجہ ہوتے شعب احد کے جانب
سلام ہے اوپر تمہارے بسبب صبر تمہارے پس بہتر ہے ثواب
عمل کرنیوالونکا انتہی رد المحتار مین شرح لباب المناسک سے نقل
کیا ہے ویستحب ان یزور شہداء احد لما روی ابن ابی
شیبۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کان یاتی قبور
الشہداء علی رأس کل حول فیقول سلام علیکم بما صبرتم
فنعم عقبی الدار ترجمہ اور مستحب ہے زیارت شہداء احد
کے واسطے کہ روایت کیا ابن ابی شیبہ نے کہ تحقیق نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم تھے کہ آتے قبور شہدا اوپر ہر سال پھر کہتے کہ سلام ہے
اوپر تمہارے بسبب صبر تمہارے پس بہتر ہے دار آخرت انتہی اور
ابن حجر مکی نے حسن التوسل مین شہداء احد کی زیارت کو جاوین
تو وہی دعا پڑھنا کر کے استدلال کیا ہے پس یہہ حدیث متعدد طرق سے
وارد ہونا اور حنفیہ اور شافعیہ اس سے استدلال کرنا اس حدیث
کی صحت پر دلیل قوی ہے اور اوسمین سالانہ پر تصریح ہے پھر جب
سالانہ کی تعیین صحیح حدیث سے ثابت ہوئی تو اوسکا انکار محض لغو
ہے فافہم ولا تکن من الممترین فتح الحق کے مضامین
یہان تمام ہوے شاہ محی الدین دیلوری نے فصل الخطاب مین
لکھے ہین کہ یہہ حدیث یعنے یاتی قبور الشہداء علی راس کل حول کتاب
ابن جبیر مین موجود ہے اور چونکہ کتاب ابن جبیر مین سب قسم کے

حدیثین موجود ہین اور کتاب مذکور صحاح ستہ سے بھی ہنین اسد
اس حدیث کو اکثر علما ضعیف کہتے ہین پھر بعد چند سطور کے شاہ صاحب
موصوف لکھتے ہین کہ اکثر علما حدیث ابن حجر را ضعیف گفتہ اند و
حدیث ضعیف در فضایل اعمال معتبر است کما فی شرح سفر السعادۃ
و در المختار بنا بران محبوب الٰہی شیخ نظام الدین بداونی وقدوۃ
الاولیا شیخ نصیر الدین چراغ دہلوی و زبدۃ العرفا خواجہ بندہ نواز
سید محمد گیسو دراز و ولی کامل مکمل شیخ بہاؤ الدین ذکریا و دیگر اولیا
و علما این بلاد و اکثر دیار برای اداے حقوق آبا و اجداد و شیخ
و استاد اہتمام بر فواتح و اعراس داشتہ اند قدس اسرارہم انتہی
سوط الرحمن علی قرن الشیطان ہین مسطور ہے مولوی رفیع
الدین نے رسالہ نذور قرات اولیا ہین لکھا ہے قسم دیگر آنکہ حاکم یا
زمیندار برای صلہ و بر بارواح میت و بہ نیت خوشنودی در رضای
بیکے علی التعیین بدہد یا بطریق ہدیہ سالانہ و فصلانہ بنام آن فقرا
سازد و این قسم نیز جایز است بنا بر عمل بر آنکہ جناب رسالت صلی اللہ
علیہ وسلم از طعام و لحم نزد صدایق حضرت خدیجۃ الکبرا رضی اللہ عنہا
مے فرستادند انتہی ایضا فیہ مولانا عبد اللہ گجراتی کہ از اعاظم علماء
و صلحاء وقت خود و معاصر شیخ عبد الحق دہلوی اند در وصیت نامہ
خود نوشتہ تقییدات و تخصیصات در اوضاع و تراکیب ماکولات
و تعینات در مقررات فاتحہ ہاے بزرگان از اتفاق و رسوم صالحہ
است چراکہ معمول مشایخ کرام و اولیاء عظام است کسانیکہ کمال
ظاہری و باطنی ایشان متفق کافہ اسلام است مقیدبران بودہ

اند وحکم کردہ اند بلکہ بعضے از تراکیب کذائیہ مشہورہ کہ فاتحہ و نیاز
فلان بزرگ باین طور و براین چیز باید فدر رسایل واورادا کابرهم
منتظر اند مثل ترکیب توشہ اصحاب کہف وغیرہ کو اصل لہم معلوم نیست
فاما کلام بر ان مناسب است کہ داخل تجربیات ورزقی کہ این قسم تخصیصات
بطریق صحیحہ مرویست و فرقے نیست بیان آن واین ظهور برکات واما
درین تخصیصات از یقینیات است مثل تجربیات در تفسیر عزیزی در خواص
سورہ بقرہ نوشتہ کہ از خواص مجربہ این سورہ است کہ در ہنگام بر آمدن
آبلہ ہائے اطفال کہ آنرا چیچک خوانند وقت صبح ناشتہ ناشکستہ این سورہ
را بتجوید و ترتیل بحضور طفلی کہ خواندہ دم کند وطفل هم ناشتا ناشکستہ باشد
بفضل الٰہی آن طفل را دران سالہ چیچک نہ بر آید اگر بر آید سہل و آسان
گردد و آسیبے باو نرسد لیکن شرط آنست کہ وقت شروع قرائت
آن دو نیم پاو برنج باشکر و شیرینات بقدر حاجت مستحقین را در میان مجلس
بخورانند و بغیر زاید غذا یعنی آن مستحق بحضوری قاری وطفل نہ بود بخورد

سیف الجبار دین قول عبدالوہاب نجدیکا اور جواب علماء مکہ
جو اوسکے رد مین بابت نیاز ات مین ہے تحریر کیا جاتا ہے قال النجدی
قال اللہ تعالی وقالوا ہذہ انعام وحرث حجر لا یطعمہا الا من نشاء
بزعمہم وانعام حرمت ظہورہا وانعام لا یذکرون اسم اللہ
علیہ افتراء علیہ سیجزیہم بما کانوا یفترون ہذا بیان ما
علیہ الناس فی زماننا فانہم یخصصون الاکلین فی نذو
رہم وصدقاتہم ویحجرون بعضا کما لا یطعمون طعام الصد
قۃ للحداد بغیر من ہو فی سلسلۃ ارادتہ ویخصصونہ بطر

بذ بحه وما یجعلونه للعبید ومن یخصصونه لاولاده ویجعلون
بعض الانعام لغیر الله ویقولون هذه لمحمد وعلی وغیرهما
ولا یذکرون اسم الله علیها ویقولون هو لله ترجمہ کہا
نجدی نے کہا حق تعالی اور کہے وہ لوگ کہ یہ چارپائے ہین اور زراعت
کہ ممنوع ہے اوسکا کہانا عام لوگونکو نہین کہلاوینگے اوسکو مگر اون
لوگون کو کہ چاہین اپنے زعم مین اور چارپائے ہین کہ حرام کئے گئے
پشتین اونکے اور چارپائے ہین کہ نہین یاد کرتے ہین نام اللہ کا
بہ باعث بناوٹ کے اللہ پر قریب ہے کہ جزا دیوینگے ہم اونکو بسبب بناوٹ
اونکے یہ بیان ہے اوس حال کا جسپر لوگ ہین ہمارے زمانہ مین
پس وہ لوگ تخصیص کرتے ہین کہانے والونکی اپنے نذرونمین
اور صدقات مین اور منع کرتے ہین بعض کو جیسا کہ نہین کہلاتے
ہین طعام صدقہ ہدادکا اور نہین دیتے ہین اونکو جو اونکے سلسلہ
ارادت مین شریک نہین اور تخصیص کرتے ہین اونکے مریدین کی
اور وہ صدقات جو کرتے ہین اوسکو واسطے عید و عرس کے تخصیص
کرتے ہین اونکی اولاد کو اور گردانتے ہین بعض چارپاون کو واسطے
غیر اللہ کے اور کہتے کہ یہ واسطے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اور علی
رضی اللہ عنہ اور غیرہما کے ہے اور نہین یاد کرتے ہین نام اللہ کا
اوسپر اور نہین کہتے ہین کہ یہ واسطے اللہ کے ہے انتہی جواب
علماء مکہ قالوا ایہا الجاہل معنی الآیہ ان المشرکین قالوا ہذہ
الشاۃ التی ما جعلوا لآلہتہم انعام وحرث حجر ای حرام
لا نطعمہا الا من نشاء یعنی خدم الاوثان والرجال دون

انسا عرو انعام حرمت ظهورها یعنی البحایر و امثالها لا یذکرون اسم الله علیها فی الذبح و انما یذکرون الهتهم افتراء علیہ باذن الله امرھم بذلک سیجزیهم بما کانوا یفترون فکیف یکون بیان لحال من لم یعتقد الانبیاء و الاولیاء الها ولم یجعل الانعام لالهتهم ولم یقولون ان الله حرمها و یذکرون اسم الله علیها فی الذبح اما تخصیص الاکلین فی النذور و فی الصدقات فباختیار الناذر و المتصدق والصدقه للمیت تبلغه و تنفعه و لیس بد فاکل بجبیر و منتسبیه یکون بالمزید سروره فالتخصیص یعنی السبب او لغیره من غیر ان یقال امر حکم الله تعالی لا یدخل فی حکم الایة الم تسمع ما قالت عایشه رضی الله عنها ما غرت علی احد من نساء النبی صلی الله علیه و سلم ما غرت علی خدیجة وما رأیتها قط ولکن کان یکثر ذکرها و ربما ذبح شاة ثم یقطعها اعضاء و یبعثها فی صدائق خدیجة اخرجه الشیخان ترجمہ کہے علماء مکہ نے کہ اے جاہل معنی آیۃ کی یہ ہے کہ مشرکین نے کہے اور اشارہ کئے طرف چارپائے اور زراعت کے کہ یہ حرام ہین کہ نہ کھاویگا اوسکو مگر ہم جسکو چاہین یعنے خادم ہین بت اور مرد لوگ سوائے عورتون کے اور چارپائے ہین کہ حرام ہے سواری اونکے یعنے سانڈھ سے اور مثل اوسکے کہ نہین یاد کرتے ہین نام اللہ کا اوسپر وقت ذبح مین بلکہ یاد کرتے اپنے بتونکو بسبب بناوٹ کے اللہ پر کہ اللہ تعالی ایسا حکم کیا پس قریب ہے کہ حق تعالی اونکو

بناوٹ کی اونکو جزا دیوبگا پس کیسی ہوگی یہہ آیتہ بیان اوس شخص کے
حال کی جسنے انبیا اور اولیا کو معبود نہین اعتقاد کیا اور نہین گردانا جیا
پاے اور زراعت کو اپنے معبود ان اور شرکے واسطے اور نہین کہے
کہ حق تعالی اونکو حرام کیا اور یاد کرتے ہین نام اللہ کا وقت ذبح ہین اوپر
لیکن خاص کرنا کھانے والونکا نذورہین اور صدقات ہین پس بسبب اختیار
کرنے نذر کرنے والے اور صدقہ دینے والے کے ہے اور صدقہ واسطے
میت کے پہونچتا ہے اور اوسکو نفع دیتا ہے اور میت اوس صدقہ دینے
سے خوش ہوتا ہے پس کھانا دوست اور منتسب میت کا باعث زیادتی
خوشی اوسکی ہوتا ہے پس خاص کرنا اس سبب یا بغیر اس سبب کے سوا سے
اس امر کے جو کہا جاوے کہ یہہ حکم اللہ کا ہے نہین داخل ہوتا ہے حکم
آیتہ مین آیا نہین سنا تو نے جو کہی عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہ نہین
غیرت کی مین نے بیوین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جسقدر کہ خدیجۃ
الکبری رضی اللہ عنہا پر مین غیرت کی اور حال آنکہ مین نے اونکو کبھی
نہین دیکھی ولیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اکثر اونکا ذکر کیا کرتے اور
بسا اوقات بکری ذبح کرتے پھر اوسکے اعضا الگ کرکے دوستہای
خدیجۃ الکبری رضی اللہ عنہا کے پاس بہیجتے روایت کیا اس حدیث کو
بخاری اور مسلم نے انتہی اس دیار مین جو طریقہ فاتحہ بزرگان دین کا
یہہ جاری ہے کہ کھانا سامنے رکھکر فاتحہ اور سورے اور درود
پڑہتے ہین اس بات مین فرزند قاضی الاسلام قاضی الملک نے کتاب
فتح الحق مین لکھا ہے کھانا سامنے رکھکر قران شریف کے سورے
وغیرہ پڑہنا جایز ہے اوسمین شرعًا کچھہ قباحت نہین شیخ شہاب الدین

سہروردی قدس سرہ نے **عوارف المعارف** مین لکھا ہے
وکان بعض الفقراء عند الاکل یشرع فی تلاوۃ سورۃ من القرآن
یحضر بذالک الوقت حتی تنغمر اجزاء الطعام بانوار الذکر انتہی
ترجمہ اور تھے بعض فقراء کہ وقت کھانیکے کوی سورہ قرآن کا شروع
کرتے حاضر کرتے اپنے وقت کو اس سے تاکہ اجزاء طعام انوار
ذکر سے منغمر ہووین اور مولانا شاہ عبد العزیز صاحب نے فتوی مین
تحریر کیا ہے دوم ہیئۃ اجتماعیہ مردم کثیر جمع شوند و ختم کلام اللہ
سے کنند و فاتحہ بر شیرنی یا طعام نمودہ تقسیم درمیان حاضرین نمایند
این معمول زمانہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم و خلفاء راشدین نبود
اگر کسے این طور کند باک نیست زیرا کہ درین قسم قبح نیست بلکہ فایدہ
احیاء و اموات را حاصل می شود اور شاہ صاحب دوسرے فتوے
مین لکھتے ہین کہ بعد ازان ختم قرآن پنج آیۃ خواندہ بر ما حضر یا شیرینی
خواندہ تقسیم بحاضرین مجلس می شود انتہی تا نیاہم نصوص شرعیہ
سے کھانا سامنے رکھکر قرآن شریف کے سورہ وغیرہ پڑھنے کا جواز
ثابت کرتے ہین امام یافعی رحمۃ اللہ علیہ نے **در النظیم فی فضائل القرآن العظیم** مین تحریر فرمایا ہے **سورۃ قریش من
قراء علی طعام یخاف امنہ امن وکفی وجع الکلیتین** ترجمہ
سورہ قریش کو جسنے اوس کھانے پر پڑھا کہ اوس سے اوسکو
خوف ہے امن پاویگا اور کفایت کریگا درد گردہ کو امام نووی نے
اذکار مین تحریر فرمایا ہے **روینا فی کتاب ابن السنی عن
عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما عن النبی**

صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان یقول فی الطعام اذا قرب الیہ اللہم بارک لنا فیما رزقتنا وقنا عذاب النار انتہی ترجمہ یعنی تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے وقت طعام کے جبکہ حضرت کے نزدیک آتا اسے حق تعالی ہمارے واسطے برکت دے اور نگہ رکھ ہمکو عذاب آتش سے اور شیخ شہاب الدین احمد الشرجی الحنفی نے کتاب مائۃ الفواید مین تحریر کیا ہے قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من قال عند اول الطعام اللہم بارک لنا فیما رزقتنا وقنا عذاب النار لم یضرہ ذالک ولو کان فیہ انتہی ترجمہ یعنی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جسنے کہا نزدیک اول طعام کے اللہم بارک لنا الخ تو نہین ضرر دیگا اور برکت دیئے جاویگی اوسکو اور شیخ شہاب الدین سہروردی نے عوارف المعارف مین تحریر کیا ہے ومما یذہب داء الطعام المغیر لمزاج القلب ان یدعو فی اول الطعام ویسئل اللہ ان یجعلہ عونا علی الطاعۃ ترجمہ اور منجملہ اوس سے جو لیجاتی ہے بیماریکو طعام کے یہہ ہے کہ دعا کرے اول طعام مین اور سوال کرے اللہ تعالی کے پاس کہ کردانے اسکو مددگار طاعت پر اور قسطلانی نے مواہب اللدنیہ مین لکہا ہے روی البخاری فی تاریخہ عن عبداللہ بن مسعود من قال حین یضع الطعام بسم اللہ خیر الاسماء فی الارض وفی السماء لا یضر مع اسمہ داء اجعل فیہ رحمۃ وشفاء لم یضرہ ما کان انتہی ترجمہ روایت کیا امام بخاری نے اپنی تاریخ مین عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے انہون نے کہا جسنے کہے

جسوقت کہ رکھا جاوے طعام بسم اللہ خیر الاسماء اور اوسکو وہ طعام ضرر
نہین دیگا غور کرو کہ طعام پر سورہ پڑہنا اور اوسکا ثواب ارواح کو پہنچنے
کیلئے دعا کرنا بھی جائز ہے اور اوسکا انکار غیر مسموع ہے مسند احادیث
شریف مین وارد ہوا کل امر ذی بال لم یبدء بالحمد للہ فہو اقطع
ترجمہ جو امر کہ شان دار ہو اور ابتدا اوسکی اللہ کے حمد سے نکیا جا
وے پس وہ مقطوع البرکت ہے امام نووی وغیرہ ائمہ نے اس
سے استدلال کرکے ہر امر مہم کی ابتدا مین حمد کرنا سنت ہونے پر
تصریح کئے ہین پس ہم کہتے ہین کہ کھانیکا ثواب ایصال ارواح کرنا بھی
اسمین داخل ہے اور اوسکی ابتدا مین حمد کرنا بھی مندوب ہے اور
سبب برکت کا ہے تو ابتدا سورہ فاتحہ سے کرنا جو وہ بھی حمد ہے
البتہ اولی و احسن ہے اور اوسمین بسبب فقدان شرط نہین تو کھانا سامنے
رکہنے مین کچھ مضایقہ نہین پس امر مسنون کی عموم جو افراد کہ شامل ہے
ایک فرد خاص کو غیر جائز زعم کرنا باطل ہے فلا یعبأ بہ انتہی
مولانا شاہ عبد العزیز صاحب علیہ الرحمہ اپنے فتوی مین تحریر
فرماتے ہین طعامیکہ بران نیاز حضرت امامین علیہ السلام می نمایند
وبران فاتحہ و درود خوانند متبرک است و خوردن بسیار خوب است
اور مولوی اسحاق دہلوی بھی اپنے فتوی مین لکہا ہے طعامیکہ بران
نیاز حضرت امامین علیہما السلام می نمایند وبران فاتحہ و قل و درود
میخوانند متبرک میشود و خوردن آن خوب است انتہی مضمون فتح الحق
سیف الجبار مین لکہا ہے اور بھی مولوی رفیع الدین صاحب
سے استفتا اس باب مین ہے سوال تخصیص ماکولات در فاتحہ

بزرگان مثل کھچڑا در فاتحہ امام حسین رضی اللہ عنہ و توشہ در فاتحہ
شیخ عبد الحق وغیر ذالک چہ حکم دارد جواب فاتحہ و طعام کہ
بے شبہ از مستحسنات است و تخصیص کہ فعل مخصص است باختیار آورده است
کہ باعث منع نمی تواند شد این تخصیصات از قسم عرف و عادت
است کہ بمصالحہ خاصہ و مناسبتے حقیقتاً ابتدا بظہور آمده رفتہ رفتہ
شیوع یافتہ در حق کھچڑہ صاحب در مختار و صاحب قنیہ و دیگر
فقہا تصریح نموده اند و تخصیص آن حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ذبح
جانور و تقسیم گوشت آن بصدائق خدیجۃ الکبری رضی اللہ عنہا کہ
بطریق صحیح ثابت است واللہ اعلم بالصواب انتہی کتاب
انوار الرحمن لتنویر الجنان مین تحریر ہے در کتاب اوجندی
ملا علی قاری کہ محدث معتبر است مرویست قال کان یوم الثالث
عن وفات ابراہیم بن محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جاء ابو
ذر عند النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معہ تمر یابسۃ و لبن
الناقۃ و خبز الشعیر فوضعہا عند النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
فقرء الفاتحۃ مرۃ و سورۃ الاخلاص ثلاث مراۃ و قرا اللہم
صل علی محمد انت لہا اہل و ہو لہا اہل فرفع یدیہ و مسح
وجہہ فامر ما فیه ان یقسمہا و قال النبی صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم ثواب ہذہ الاطعمۃ لابنی ابراہیم ترجمہ تیسرے
روز وفات ابراہیم فرزند رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
کے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
کی خدمت مین خرماے خشک اور شیر و نان جو حاضر کرکے

اور اوسکو حضرت کے نزدیک رکھدے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ایکبار سورۂ فاتحہ اور تین بار سورۂ اخلاص پڑھکر یہ صیغہ درود کا پڑھے اللهم صل علی محمد انت لہا اهل انتہی پھر حضرت نے دست شریف اپنے بلند فرمائے اور اوسکو اپنے چہرۂ شریف پر ملے اور حکم فرمائے کہ جو کچھ اوسمین ہے اوسکو لوگونمین تقسیم کر دین اور پھر یا نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کہ ثواب اس طعام کا واسطے میرے فرزند ابراہیم کے ہے ایضاً انوار الرحمن مین تحریر ہے آنچہ می گویند کہ اموات لیاقت تملک ندارند تا چیزے نذور و صدقات بگیرند این صفہا اینقدر تامل نمی کنند کہ حق تعالی محتاج نذور و زکوات و صدقات است کہ براے خود خمس و نذور و صدقات و کفارات مقرر ساختہ مقصود ازان غربا پروری و فقیر نوازیست و ہمچنین اولیا داد دیا در انظر بر نفع رسانی خلایق است نہ فایدۂ ذاتی خود پیش نگہ دران نفع فقرا و مساکین است و خدا و رسول خدا آن را جاری کردہ باشند گمان شرک دران شومی نفس نافہمان است انتہی یہ کلام مولانا کا شعر یہ سر دقیق و مثمر بہ ثمرہ لطیف ہے یعنے اولیاء اللہ کو جیتا اور مثل اپنے فریق نجدیہ و ہابیہ کے جانتے ہین اور یہ نہین سمجھتے کہ وہ لوگ ہین کہ ذاتاً اور صفاتاً فانی بذات حق و صفات حق ہین اور متخلق باخلاق الٰہیہ ہوگئے ہین نہ حیات اون لوگونکی مثل حیات ہمارے ہے نہ ممات اونکی مثل ممات ہمارے ہے حالت ممات بھی وہ لوگ زندہ ہین ملکہ اونکو حالت حیوات سے بھی قدرت عالم برزخ مین زاید حاصل ہے شاہ ولی اللہ صاحب نے کتاب

حجۃ اللہ البالغہ مین لکھتے ہین فاذا مات انقطعت العلاقات
ورجع الی مزاجہ فلحق بالملائکۃ وصار منہم والہم کالہا
مہم ویسعی فیما یسعون وربما اشتغل ہؤلاء باعلاء کلمۃ اللہ
ونصر حزب اللہ وربما کان لہم لمۃ خیر بابن آدم وربما
اشتاق بعضہم الی صورۃ جسدیۃ اشتیاقا ناشیا من اصل
جبلتہ فقرع ذلک بابا من المثال واختلطت بقوتہ منہ
بالنسمۃ الہوائیۃ وصار کالجسد النورانی وربما اشتاق
بعضہم الی مطعوم فامد فیما اشتہی لذلک شوقہا انتہی
پس جسوقت کہ آدمی مرتا ہے علاقات اوسکے منقطع ہوتے ہین
اور رجوع اپنے مزاج اصلی کے جانب کرکے فرشتونکے ساتھ
ملجاتا ہے اور اونمین سے ہوجاتا ہے اور مثل فرشتونکے اوسکو الہام
ہوتا اور مثل فرشتونکے سعی کرتا ہے اور کبھی مشغول ہوتے ہین وہ
لوگ واسطے بلند کرنے کلمہ حق تعالی کے اور مدد کرنے گروہ خدا کے
اور کبھی اونکو قصد نیکی پہنچانیکا ہوتا ہے ابن آدم کو اور کبھی بعضا اونمین
سے شوق شکل جسدیہ کے جانب کرتا ہے کہ یہہ شوق اوسکا اصل
طبیعت سے اوسکے پیدا ہے پس یہہ شوق اوسکا دروازہ عالم مثال کا
کھولتا ہے اور اوسکی قوت روح ہوائی کی ملکر مثل جسد نورانی کے
ہوتا ہے اور کبھی بعض اونمین سے شوق طعام کے جانب کرتے
ہین پس اونکو جس چیز کے جانب رغبت ہے امداد ہوتی ہے اور
اوسی کتاب مین تحریر ہے واذا مات الانسان کان للنسمۃ نشاۃ
اخری فیتشی فیض الروح الالہی فہا قرت بہا ابتی من الحس

المشترک تکفی کفایت السمع والبصر والکلام ممد ومن عالم المثال
ترجمہ اور جسوقت کہ انسان مرتا ہے اوسکی جانکے واسطے دوسری
پیدائش ہوتی ہے پس فیض روح الہی اوسمین قوت پیدا کرتی ہے جو
کہ حس مشترک کفایتہ سماعت اور بصارت اور کلام کو ساتھ مدد عالم مثال
کے شاہ عبد العزیز صاحب نے تفسیر عزیزی مین لکھا ہے در روایت
آمدہ است کہ نبی را بر اعمال امتیان خود مطلع می سازند کہ فلان امروز
چنین می کند و فلان چنان تا روز قیامت ادای شہادت تواند کرد حال
ارواح در عالم قبر مثل حال ملایکہ است کہ بتوسط شکل وبدنی کار میکنند
ومصدر افعال حیوانی ونفسانی میگردند بے آنکہ نفس نباتی ہمراہ داشتہ
باشند کذا فی سیف الجبار بعضے کتب احوال اولیاء اللہ مین تحریر ہے کہ چار
اولیاء اللہ اپنے قبور مین مثل تصرف احیاء کرتے ہین اونمین سے ایک حضرت
محبوب سبحانی غوث الاعظم سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ دوسرے حضرت
معروف کرخی قدس اللہ سرہ العزیز ہین اب وہ روایات ذکر کئے جاتے
ہین کہ لوگون نے صاحبین کو اپنے قبور مین بچشم خود زندہ دیکھے ہین کتاب
بشری الکئب بلقاء الحبیب مین تحریر ہے اخرج الترمذی وحسنہ
الحاکم والبیہقی عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ قال ضرب
بعض اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خباہ علی قبر وھو
لایحسب انہ قبر فاذا فیہ انسان یقرء سورۃ الملک حتی ختمہا
فاتی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فاخبرہ فقال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ھی المانعۃ ھی المنجیۃ تنجیہ من عذاب
القبر ترجمہ روایت کیا ترمذی نے اور حسن کہا اوسکو حاکم نے

اور روایت کیا بیہقی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ انہون نے
کہا بعضے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیمہ لگایا ایک قبر پر شب کو
اور انہون نے نہین جانا کہ وہ قبر ہے پس ناگہان دیکھا انہون نے ایک
انسان کو کہ اوسمین سورہ ملک پڑھتا ہے یہانتک کہ اوسکو ختم کیا پس حاضر
ہوئے وہ صحابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور خبر دئے
حضرت کو اس امر کی فرمائے حضرت نے کہ وہ سورہ منع کرنیوالا اور
نجات دینے والا ہے کہ نجات دیتا ہے اوسکو عذاب قبر سے واخرج
ابن مندہ عن طلحۃ بن عبید اللہ قال اردت مالی بالغابۃ فادرکنی
اللیل فاویت الی قبر عبد اللہ بن عمرو بن حرام فسمعت
قراءۃ من القران ما سمعت احسن منھا فجئت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فذکرت ذلک له فقال ذلک عبد اللہ
الم تعلم ان اللہ قبض ارواحھم فجعلھا فی قنادیل من زبر
جد و یاقوت ثم علقها وسط الجنۃ فاذا کان اللیل ردت
الیھم ارواحھم فلا یزال کذلک حتی اذا طلع الفجر ردت
ارواحھم الی مکانھا التی کانت فیہ۔ ترجمہ روایت کیا ابن مندہ
نے طلحہ بن عبد اللہ سے کہا اونہون نے کہ ارادہ کیا مین نے اپنے
مال کا جو مقام غابہ مین تھا پس پایا مجھے شب پس آیا مین نے طرف
قبر عبد اللہ بن عمر بن حزام کے پس سنا مین نے قرأت قبر سے کہ
کبھی اوس سے بہتر قرأت نہین سنا تھا پس حاضر ہوا مین نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور بیان کیا مین حضرت سے اوس کیفیت
کو فرمائے حضرت نے کہ یہ عبد اللہ ہے ایا نہین جانا تو نے کہ خد

تعالی ارواح مومنین قبض کرکے اونکو قنادیل یاقوت اور زمرد مین رکہتا ہے پہر اوسکو درمیان جنت آویزان کرتا ہے پہر جس وقت کہ شب ہوتی ہے اونکی ارواح اونکے پاس پہیرے جاتی ہین پس اسیطرح رہتے ہین پہر جبکہ فجر ہوتی ہے اونکے ارواح اوس جاسے پہر پہیرے جاتے ہین کہ جس جاسے تہے واخرج ابو نعیم فی الحلیہ عن ابراہیم بن الصمد المہدی قال حدثنی الذین کانوا یمرون بالجصر بالاسحار قالوا اذا مررنا بحیال قبر ثابت البنانی سمعنا قراۃ القران ترجمہ روایت کیا ابونعیم نے حلیہ مین ابراہیم بن عبدالصمد المہدی سے کہا انہون نے کہ بیان کیا مجھے اون لوگون نے جو گذرتے تھے تمام جص مین قصد کیتے ہوے کہ انہون نے کہا کہ جسوقت ہم مقابل مین قبر ثابت بنانی کے گذرتے قراءت قران کو سنتے واخرج ابن مندہ عن سلمۃ بن شبیب قال سمعت ابا حامد الحفار وکان ثقۃ ورعا قال دخلت یوم الجمعۃ المقبرۃ نصف النہار فمررت القبر الاسمعت منہ قراۃ القران ترجمہ اور روایت کیا ابن مندہ نے سلمہ ابن شبیب سے کہے اونہون نے کہ سنا مین نے ابو حامد قبر ساز سے اور تھا وہ شخص ثقہ اور بساوقت کہا اوسنے کہ داخل ہوا مین نے روز جمعہ مقبرہ مین وقت نصف روز مین پس نہین گذرا مین اوپر کسی قبر کے مگر مین سنا اوس سے قرأت قران کو واخرج ابن مندہ عن عکرمۃ قال یعطی المومن المصحف یقرأ منہ ترجمہ اور روایت کیا ابن مندہ نے عکرمہ سے کہا اونہون نے کہ دیا جاتا ہے مومن یعنے میت مومن مصحف کہ

پڑھتا ہے وہ اوس سے واخرج ابن مندہ عن عاصم السقطی
قال حفرنا قبرا ببلخ فنفذ فی قبر فنظرت فاذا شیخ فی القبر متوجہ
الی القبلۃ وعلیہ ازار خضراء وحولہ فی حجرہ مصحفا یقرأ فیہ
ترجمہ اور روایت کیا ابن مندہ نے عاصم سقطی سے کہا انہون نے
کہ ہم ایک قبر کو کھودتے تھے شہر بلخ مین پس سوراخ ہوا ایک پس دیکھا
مین نے پس یکایک ایک مرد ضعیف قبر مین متوجہ ہے جانب قبلہ کے
اور اوسکے جسم پر تہ بند ہے اور اطراف مین اوسکے سبزی ہے
اور گودہ مین اوسکے قرآن ہے کہ پڑھتا ہے اوسمین واخرج
ابن مندہ عن ابی النصیری النیشاپوری الحفار وکان
صالحا حفارا قال حفرنا قبرا فانفتح فی القبر قبر آخر فنظرت فیہ
فاذا انا بشاب حسن الوجہ حسن الثیاب طیب الریح جالسا
متربعا وفی حجرہ کتاب مکتوب بخضرۃ احسن ما رأیت من الخطوط
فھو یقرأ القرآن فنظر الشاب الی فقال اقامت القیامۃ قلت
لا فقال اعد المدرۃ الی موضعہا فاعدتہا الی موضعہا ترجمہ
اور روایت کیا ابن مندہ نے ابو نصیری نیشاپوری قبر ساز سے
اور تھا وہ شخص صالح صاحب ورع کہا اوسنے کہ کھودا مین نے
ایک قبر کو پس کشادہ ہوئی اندر قبر کے قبر دوسری پس نظر کیا مین
نے اوسمین پس یکایک مین ملاقی ہوا ایک جوان خوبصورت
خوش لباس خوشبو سے بیٹھا ہوا چار زانو اور اوسکے گود مین
ایک کتاب لکھی ہوئی خط سبز سے کہ وہ بہترین خطوط کا تھا اور
وہ قرآن پڑھتا تھا پس نظر کیا جوان نے طرف میرے اور کہا

آیا قایم ہوئی قیامت کہا مین نے نہین کہا اوسنے کہ اعادہ کر قبر کی
پوشش کو اپنے موضع پر و نقل السہیلی فی دلائل النبوۃ
عن بعض الصحابۃ انہ احتفر فی مکان فانفتحت طاقۃ فاذا
شخص علی سریر و بین یدیہ مصحف یقرء فیہ وامامہ روضۃ
خضراء و ذالک باحد وعلم انہ من الشہداء لانہ رای فی
صفحۃ جرحا و اورد ذالک ابن حبان فی تفسیرہ ترجمہ اور نقل
کیا سہیلی نے دلایل نبوت مین بعض صحابہ سے کہ انہون نے
ایک جاے مین کہودا پس ایک طاق ظاہر ہوا پس یکایک ایک
شخص ایک تخت پر ہے اور روبرو اوسکے قران ہے کہ اوسمین
وہ پڑہتا ہے اور روبرو اوسکے باغ سبز ہے اور یہ ماجرا
مقام جبل احد مین ہوا اور معلوم ہوا کہ وہ مرد شہیدون مین ہین اسلئے
کہ اون صحابی نے اوسکے جسم پر زخم دیکہا اور لاے ہین
اس روایت کو ابن حبان نے اپنی تفسیر مین وحکی الیافعی فی
روضۃ الریاحین عن بعض الصالحین قال حفرت قبر الرجل
من العلماء فبینما انا اسوی اللحد اذ سقطت لبنۃ من لحد قبر یلیہ
فنظرت فاذا شیخ جالس فی القبر علیہ ثیاب بیض و فی حجرہ مصحف
من ذہب مکتوب بالذہب وھو یقرء فیہ فرفع راسہ وقال لی قامت القیامۃ
رحمک اللہ فقلت لا فقال رد اللبنۃ الی موضعہا عافاک اللہ
فرددتہا ترجمہ اور حکایت کیا امام یافعی نے روضۃ الریاحین
مین بعض صالحین سے کہا انہون نے کہ کہودا مین قبر کو بعضے
عابدین کے پس درستی مین لحد کو درست برابر کرتا تہا یکایک

ایک خشت اوسکے نزدیک کی قبر سے گری پس نظر کیا مین پس یکایک
ایک مرد ضعیف کو دیکھا کہ وہ قبر مین بیٹھے ہین اور اونپر سفید لباس
ہے اور اوسکے گود مین طلائی قرآن ہے اور خط بھی اوسکا طلائی
ہے اور وہ مرد ضعیف اوسمین تلاوت کرتے ہین پس اونھون نے
اپنے سر کو میرے جانب بلند کیا اور کہا کہ آیا قیامت قایم ہوئی پس مینے
کہا کہ نہین پھر اونہون نے کہا کہ اینٹ کو اپنی جا سے پھیر دے حق تعالی
تجھے عافیت دیوے پھر مین نے اوس خشت کو اپنی جا سے پھیر دیا
وقال الیافعی ایضا روینا عمن حفر القبور من الثقات انہ حفر فانشق
فیہ علی انسان علی سریر وبیدہ مصحف یقرء فیہ وتحتہ نہر
یجری فغشی علیہ واخرج من القبر ولم یدر ما اصابہ فلم
یفق الا فی الیوم الثالث ترجمہ اور کہا امام یافعی نے بھی روایت
کیے ہم نے اوس سے جو وہ قبر کن ثقات سے ہے کہ اوسنے قبر
کھودا پس مطلع ہوا اوس قبر مین ایک انسان پر کہ وہ ایک تخت پر تھا
اور اوسکے ہاتھ مین کلام اللہ تھا اور نیچے ایک نہر جاری تھی پس وسکو
غش اگیا اور اوسی غشش کی حالت مین اوس شخص کو قبر سے باہر لاکا
پس افاقہ غش سے نہین پایا مگر روز سیوم واخرج ابو الحسین بن
الشہران فی فوائدہ بسندہ من طریق عطیۃ العوفی عن ابی سعید
الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
من قرء القرآن ثم مات قبل ان یستظہر اتاہ ملک یعلمہ فی قبرہ
ویلقی اللہ وقد استظہرہ ترجمہ روایت کیا ابو الحسین بن الشہران
نے اپنے فواید مین ساتھ سند اپنے کے طریق سے عطیہ عوفی کے

وہ روایت کرتے ہین ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے انہون نے
کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص نے کہ قرات
قرآن شروع کیا پھر اوسکو موت آئی قبل اس امر کہ جو اوسکو یاد
کرے آتا ہے اوسکے نزدیک ایک فرشتہ کہ اوسکی قبر مین تعلیم
قرآن اوسکو کرتا ہے اور ملاقات کرتا ہے اللہ سے اوس حالت
مین کہ وہ قرآن کو یاد کیا ہوگا واخرج ابن ابی الدنیا وابن
مندۃ عن عطیۃ العوفی قال بلغنی ان العبد اذا اتقی اللہ
ولم یتعلم کتاب علم اللہ تعالی فی قبرہ حتی یثیبہ اللہ علیہ
فی ھذا المعنی روایۃ عن ابن ابی الدنیا عن الحسن واخر
عن ابن ملیکہ ترجمہ روایت کیا ابن ابی الدنیا اور ابن مندہ نے
عطیۃ العوفی سے کہا انہون نے کہ پہنچی مجھی یہ بات کہ تحقیق کہ بندہ
جس وقت کہ اللہ کا تقوی اختیار کرے اور سیکھا ہووے اوسکی کتاب
کو سیکھا دیگا اوسکو حق تعالی اوسکی قبر مین یہان تک کہ حق تعالی
اوسکو اوسپر ثواب کریگا اسی معنی مین روایت ہے ابن ابی الدنیا
سے وہ روایت کرتے ہین حسن سے واخرج سعید بن منصور
عن علیۃ بنت حصبان بن ضیفی الغفار رضی اللہ صاحب رسول
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قالت اوصانی ابی ان اکفنہ فی
قمیص قالت فلما اصبحت من الغد من یوم وفاہ اذ نعن
بالقمیص الذی کفناہ علی المشجب یعنی ھو تبدل من عند اللہ
لباس احسن منہ ترجمہ روایت کیا سعید بن منصور نے
علیہ دختر حصبان بن ضیفی الغفاری سے جو صحابی رسول اللہ صلعم

علیہ وآلہ وسلم سے کہے ہین سُنے اونہون سنے کہ میرے والد نے
وصیت کیا تھا کہ ایک قمیص مین سے مجھے کفن دیو کہا اونہون سنے کہ
جب مین سنے دوسری صبح کیا جو قمیص کہ اوسکو مینے اوسمین اونکو
کفن دیا تھا الگنی دیکھا یعنے اونکو حق تعالی کے نزدیک سے لباس
بہتر اوس سے عنایت ہوا الارواح علی اربعۃ اوجہ ارواح
الانبیاء تخرج من جسدھا وتصور مثل صورتھا مثل المشک
والکافور وتکون فی الجنۃ تاکل وتشرب وتتنعم وتاوی بالقنادیل
الی قنادیل معلقۃ تحت العرش وارواح الشھداء تخرج من
جسدھا وتکون فی اجواف طیر خضر فی الجنۃ وتاوی بالقنادیل
الی قنادیل معلقۃ تحت العرش وارواح عصاۃ المومنین
تکون بین السماء والارض فی الھوی وارواح المطیعین
من ریاض الجنۃ لاتاکل ولا تتمتع ولکن تنظر فی الجنۃ واما ارواح
الکفار فھی فی سجین فی جوف طیر سود تحت الارض السابعۃ
وھی متعلقۃ باجسادھا فتعذب الارواح وتتالم الاجساد
منہ کالشمس فی السماء وحرھا فی الارض انتہی مضمون
کتاب بشری الکئیب بلقاء الحبیب ترجمہ ارواح چار درجہ پر
ہین ایک ارواح انبیاء علیہم السلام سکے ہین کہ اسنے جسد سے
نکلتے ہین اور متصور ہوتے ہین مثل صورت اپنے مثل مشک اور
کافور کے اور رہتے جنت مین کہاتے ہین اور پیتے ہین اور نعمت
جنت حاصل کرتے ہین اور جا سے لیتے ہین طرف قنادیل کے
زیر عرش اور دوسرے ارواح شہداء کے اپنے جسد سے

شکلمین ہین اور شکل مین پرندہاے سبز کے جنت مین رہتے ہین اور شب
کو طرف قنادیل کے کہ زیر عرش معلق ہین قرار پکڑتے ہین اور ارواح
گنہگاران مومنین کے درمیان آسمان و زمین کے ہوا مین معلق رہتے
ہین اور تیسرے ارواح مومنین مطیعین کے جنت کے باغون مین رہتے
ہین مگر کہاتے نہین اور نہ نعمات جنت سے فایدہ حاصل کرتے ہین
لیکن جنت مین دیکہتے ہین اور لیکن ارواح کفار پس وہ مقام سجین دوزخ
مین شکل مین سیاہ پرندونکے رہتے ہین ساتوین زمین کے نیچے اور
وہ متعلق ہین اپنے جسدونسے پس عذاب پاتے ہین جسد اور دردناک
ناک ہوتے ہین جسد اوس سے مانند آفتاب کے جو وہ آسمان مین ہے
اور حرارت اوسکی زمین مین ہے یہان تک مضمون بشری الکئیب کا
تمام ہوا فواتح المسکیہ فی قوا الملکیہ مین تحریر ہے وقد ذکرہ علی
ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ وغیرہ من اہل التحقیق ارباب الکشف
والشہود ثم انہ سبحانہ تعالی تجلی بنورہ الی ذالک الہباء و
یسمونہ اصحاب الافکار الہیولا الکل والعالم کل فیہ بالقوۃ والصلاحیۃ
فقبل منہ کل شئ فی ذالک الہباء علی حسب قوتہ واستعدادہ
فلم یکن اقرب الیہ قبولا فی ذالک الہباء الا حقیقۃ محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم فکان سید العالم باسرہ واول ظاہر
فی الوجود فکان وجودہ من ذالک النور الالہی ومن الہباء و
جد عینہم عینہ وعین العالم من تجلیہ واقرب الناالیہ
علی ابن ابیطالب رضی اللہ عنہ واسرار الانبیاء والمرسلین
علیہم السلام ومن تابعہم من الاولیاء وعباد اللہ الصالحین

ترجمہ اور یہ تحقیق کہ ذکر فرمایا اوسکو علی ابن ابیطالب عم نے اور سوا اوسکے ارباب کشف اور شہود سے یہ تحقیق کہ حق سبحانہ تعالیٰ تجلی فرمایا ساتھ نور اپنے اس روشنی پر کہ نام اوس روشنی کا اصحاب افکار یعنی حکما ہیولا رکھے ہین کہ ہر شی اور عالم ہر مرا وسمین ساتھ استعداد اور صلاحیت کے ہین پس قبول کیا اوس عالم سے ہر شی نے بیچ اس روشنی کے موافق قوت اور استعداد اپنے پس نہین ہوا نزدیک تر قبول کرنیکا اس روشنی مین مگر حقیقت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پس ہوے حضرت سردار تمام عالم کے تمام اور پہلی ظاہر وجود مین پس ہوا وجود مبارک حضرت کا اس نور الٰہی سے اور اس روشنی سے پایا گئی ذات وان عالم اور ذات حضرت بکے اولاً اور ذات عالم کی ثانیاً تجلی سے حق تعالیٰ سے ہے اور قریب تر لوگون کے طرف حضرت کے علی ابن ابیطالب رضی اللہ عنہ ہین اور اسرار انبیا اور مرسلین علیہم السلام اور جو لوگ کہ حضرت سے مناسبت رکھتے ہین صالحین سے اور اولیا اللہ سے

پھر دوسرے مقام پر اوسی کتاب مین ہے فظهر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وكان له في كل جزء من اجزاء الزمان حكم اجتمع فيه لظهوره فافهم هذه المعاني الغريبة والمعاني العجيبة التي ذكرناها لمن كان له قلب او القى السمع وهو شهيد ترجمہ پس ظاہر ہوے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ہے واسطے حضرت کے بیچ ہر جز کے اجزا زمان سے حکم کہ جمع ہوے حضرت اوسمین اپنے ظہور کے ساتھ پس سمجھ تو اس معانی غریبہ کو اور معانی عجیبہ کو کہ ذکر کئے ہم نے اوسکو اوس شخص کے لئے کہ اوسکے واسطے قلب سلیم

ہو یا ڈالا گیا ساعت کو کہ وہ حاضر تھا پھر ایک مقام پر اوسی کتاب مین
تحریر ہے اعلم ان اصل ارواحنا روح محمد صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم فہو اول الآباء روحًا و آدم اول الآباء جسدًا
ترجمہ جان تو یہ بات کہ تحقیق اصل ارواح کا ہمارے روح محمد ہے
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پس حضرت اول ہین سب باء کے از روی روح
کے اور آدم علیہ السلام اول ہین از روی جسد کے روحی فداک
یا نبی اللہ وصلی اللہ علی سیدنا محمد روح ارواح والکائنات وسید المخلوقات
وعلی آلہ وصحبہ خصوصا علی ولدہ الشریف غوث الاعظم و بارک وسلم لی حبیب
عربی مدنی قرشی کہ بود درد و غمش مایہ شادی وخوشی گرچہ صد مرحلہ
دروست زپیش نظرم وجہہ فی نظری کل غدات وعشی فہم راز ش
چہ کنم او عربی من عجمی لاف مہر ش چہ زنم او قرشی من حبشی مصلحت
نیست مرا سیری ازان آب حیات ضاعف اللہ بہ کل زمان عطشی
لذت بادہ وصلش نتوان مست مپرس ذوق این می نہ چشی بخدا تا
نہ چشی جامی ارباب وفا جز رہ عشقش نروند سر مبادت گر ازین راہ
قدم بارکشی فصل سیوم بیانمین فواید عرس سید الانام
واولیاء اللہ الکرام کے صلی اللہ علیہ والہ واصحابہ و
اولیاء امتہ صلوٰۃ دائمۃ مکررۃ ما تکررت الدہور والا
یام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وکلا نقص علیک من انباء الرسل ما نثبت بہ فوادک وجاءک
فی ہذہ الحق وموعظۃ وذکری للمتقین ترجمہ

تفسیر آیت اور ہر ایک بیان کرتے ہین ہم آپکو اخبار سے رسولو نکے
اوس چیز کو جو ثابت کرین ہمسے اوس سے قلب کو تمہارے اور آیا
تمہارے نزدیک اوسمین حق اور نصیحت واسطے متقیون کے پس مصداق
اس آیہ کریمہ کے جو روایات کہ فواید مولود اور عرس آنحضرت صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم اور اعراس اولیا اللہ مین وارد ہین بیان کئے جاتے
ہین تاکہ اوس سے نفع عام ہووے اور ہر ایک شخص اس امر کثیر البرکت
کو بشوق دل اہتمام تمام کرے تاکہ اوس سے منافع کونین اور سعادت
دارین حاصل کرین کتاب مطلع الانوار مین شیخ محمد ابن منیر سے لکہتے
ہین کہ کہا ابن جوزی نے کہ خواص قرأت مولود شریف سے یہہ
ہے کہ وہ امان ہے اوس سال مین اور خوشخبری جلد ہے اوسکے
واسطے حصول مقاصد اور مراد سے اور رجا ہے کہ اظہار تجمل و زینت
ساتھ لباس فاخرہ کے کرے شب مولود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
مین اسواسطے کہ یہہ ذخیرہ ہے ہمارا آخرت مین اور لکہے عبداللہ بن عیسی
انصاری نے کہ میرے ہمسایہ مین ایک عورت پارسا تھی اور اوسکو
ایک فرزند صالح تہا مگر وہ عورت مفلس تھی کہ سوا ایک دینار کے
اوسکے نزدیک کچھ نہ تہا اور وہ دینار دہاگہ کات کر حاصل کی تہی
پس وہ عورت وفات پائی اور اوسکا فرزند کہتا تہا کہ یہہ دینار میری
والدہ کی مزدوری سے پیدا کیا ہوا ہے قسم ہے خدا کی اوسکو
مین صرف نہین کرونگا مگر امور آخرت مین پس ایک روز اوسنے
کسی کام کو نکلا اور ایک قوم پر سے گذرا کہ وہ قرأت قرآن اور
قرأت مولود آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ربیع الاول مین کرتے

تھے پس اوسکے نزدیک وہ بیٹھا اور سماعت مولود کیا پھر سو رہا تو خواب
مین دیکھا کہ قیامت قایم ہے اور ایک شخص نے پکارا فلان ابن فلان
ایک جماعت کا نام لیا اور اونکو جنت کیطرف لیگیا اور یہ جوان بھی اونکے
ہمراہ تھا پھر کہا منادی نے کہ حق تعالی نے تم مین سے ہر ایک شخص کے
واسطے جنت مین ایک ایک محل مقرر کیا پس یہ جوان بھی ایک محل مین
اونمین سے داخل ہوا کہ کبھی ایسا دیکھا نہ تہا اور حور عین اوسمین بہت
سے ہین اور اونکے دروازون پر خادمین ہین پھر اوسنے اور محلونکو
بھی دیکھا کہ وہ اس سے بھی بہتر ہین پس اوس جوان نے جب اون
محلونمین ارادہ داخل ہونیکا کیا تو اوس محل سے خدام نے کہا کہ محل
تیرے واسطے نہین ہے بلکہ یہ اوس شخص کے واسطے ہے
جو مولود شریف حضرت کا کیا ہے پھر اوس جوان نے صبح کیا اور صرف
کیا اوس دینار کو مولود رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مین بسبب خوشی
اپنے خواب کے اور فقرا کو جمع کیا کہ وہ ذکر الہی اور قرات قرآن
اور قرائت مولد نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کرتے تھے اور سب
جماعت پر اپنے خواب کا قصہ بیان کیا پھر وہ لوگ بھی خوش ہوے
اور اوس جوان نے عہد کیا کہ اب سے مولود نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم کو کبھی ترک نکرونگا جب تک زندہ ہون پھر سو رہا پس دیکھا اپنی
والدہ کو کہ وہ نہایت با جمال تھے اور لباس جنت اوسکے جسم
مین ہے اور بوے خوش اوس سے آتی ہے پس اوس جوان
نے اونکی دست بوسی کیا اور اونکی والدہ نے اوسکے سر کو
بوسہ دیا اور کہا کہ اے میرے فرزند تجھے حق تعالی جزاے نیک عنایت

کر ... بخشش کہ ایک فرشتہ میرے پاس آیا اور مجھے یہ لباس دیا
اوس جوان نے کہا کہ یہ خبر کی تجھے کہاں سے آئی پس اوس عورت
نے کہا کہ اسواسطے کہ تو نے مولود سید الاولین و الآخرین کا کیا
اوس دنیا سے کہ تجھی سے مجھے میراث پہنچی تھی اور یہ جزا ہے اوس
شخص کی جسنے نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور تعظیم حضرت کی کیا
کذا فی ترغیب المشتاقین لبیان منظومۃ السید البرزنجی
زین العابدین کہا مولانا ابو الخطاب نے اپنے رسالہ مین
جو مولود شریف کے باب مین ہے اور نام اوسکا تنویر رکھا ہے
ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ ایک روز اپنے
مکانمین حال ولادت شریف حضرت کا بیان کرتے تھے ایک قوم کے
روبرو پس وہ خوش ہوتے تھے اور حمد کرتے تھے پس یکایک
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوس مجلس شریف مین تشریف لائے
اور فرمائے کہ تمہارے واسطے میری شفاعت حلال ہوئی اور اوسی
کتاب مین ہے کہ روایت ہے ابی ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے
اونہون نے کہا کہ مین نے ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و
سلم کے ہمراہ مکان ابی عامر انصاری مین آیا اور وہ حالات
ولادت آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو تعلیم کرتے تھے پھر آن
حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اونکو فرمایا کہ حق تعالی نے
تمہارے واسطے اپنے دروازے رحمت کے کشادہ کیا
اور سب فرشتے تمہارے واسطے حق تعالی سے بخشایش چاہتے
ہین اور تمہارے یہ کام سے تمکو نجات حاصل ہوئی عبد الواحد

بن اسمعیل سے روایت ہے انہون نے کہا کہ شہر مصر مین ایک شخص
تہا کہ تقریب مولود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کیا کرتا تہا اور اوسکے
ہمسایہ مین ایک یہودی تہا پس اپنی زوجہ سے کہا کہ کیا حال ہے ہمارے
ہمسایہ مسلم کا کہ وہ اس ماہ مین بہت سا مال خرچ کرتا ہے اوسکی زوجہ
نے کہی کہ اسواسطے یہہ مال خرچ کرتا ہے کہ اوسکا عقیدہ یہہ ہے
کہ نبی اوسکا اس ماہ مین تولد ہوے ہین پس ہمارا وہ ہمسایہ مسلم
واسطے خوشی اور بزرگی اپنے نبی کے یہہ مال خرچ کرتا ہے راوی
کہتے ہین کہ یہہ بات سنکر وہ مرد یہودی چپ رہا پس وہ دونون زن و
شوہر سو رہے پس زوجہ یہودی نے دیکھا خواب مین کہ ایک مرد
جمیل صاحب مہابت او رعظمت مکان مین اوسکے ہمسایہ مسلم کے
تشریف فرما ہوے اور اطراف اونکے ایک جماعت اوسکے
اصحاب کی تہی کہ اونکی تعظیم او رتکریم کرتے تہے پس وہ یہودیہ
نے اونمین سے ایک صحابی سے پوچہی کہ یہہ مرد جمیل کون ہین
وہ بولے کہ یہہ اللہ کے رسول ہین کہ اس مکان مین اسواسطے تشریف
لائے ہین تا کہ صاحب مکان اور اونکے اہل سے ملاقات فرماوین
اسواسطے کہ وہ لوگ حضرت کے ولادت شریف کی خوشی کئے ہین
پہر یہودیہ نے اون صحابی سے کہی آیا وہ کلام فرماوینگے جب
مین اونسے کچہہ کلام کرون صحابی نے کہی کہ ہان تو اگرچہ کلام آپ
سے کرے تو وہ بہی تجہسے بات کرینگے پہر یہودیہ حضرت کے
پاس حاضر ہوکر پکاری کہ یا محمد پس حضرت نے فرمایا جواب
مین اوسکے لبیک یہودیہ نے کہی کہ مجہسے شخص کا جواب آپ

لبیک فرماتے ہو اور مین آپکے دین پر نہین ہون اور آپکے دشمنون
ہون پس فرمایا حضرت سنے اوسکو اور قسم ہے اوس ذاتکی
کہ مجھے مبعوث بحق نبی کیا مین سنے نہین جواب دیا تیرے پکارنیکا
مگر مین سنے جان لیا کہ حق تعالے تجھے ہدایت اسلام کیا پس یہودیہ
نے کہی کہ آپ نبی کریم ہو اور آپ خلق عظیم رکہتے ہو نقصان پایا
وہ شخص جسنے آپکی مخالفت امر کیا اور نامراد ہوا جسنے آپکا مرتبہ
نہین جانا دست شریف اپنا دراز کیجئے پس مین گواہی دیتی ہون
کہ کوئی معبود سوا خدا کے نہین اور آپ اللہ کے رسول ہو پہر اللہ
سے عہد کی کہ جب مین صبح کرون جتنا میرا مال ہے سب اللہ کی
راہ مین خرچ کرونگی اور تقریب ولادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کی کرونگی بسبب خوشی اسلام کے اور خوشی مین اوس
خوابکے جو اوسنے دیکہا جب وہ یہودیہ سنے صبح کیا اپنے شوہر کو دیکہا
کہ وہ تیاری بڑی ضیافت کی کررہا ہے اور وہ بڑے نیک کام
مین مصروف ہے پس وہ یہودیہ سنے اس امر سے تعجب کیا اور کہی
کہ آج کیا حال ہے کہ مین تجھے بڑے اچھے کام مین دیکھ رہی ہون
پس اوسکے شوہر نے اوس سے کہا کہ یہ کام بسبب اوس مرد کے
کرتی ہون کہ جنکے ہاتھ پر مسلمان ہوئی ہوی شب گذشتہ مین پس
وہ عورت سنے اوسنے کہی کہ کون شخص تجھے یہ بہید ظاہر کیا اور
کون شخص تجھے یہ امر اطلاع کیا پس اوسکے شوہر سنے اوس سے
بیان کیا کہ مجھے اس امر مین اونہون سنے مطلع فرمائے کہ جنکے
ہاتھ پر مین سنے مسلمان ہوا تیرے بعد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منقول

ہے بعض مشائخین کبار سے ہو کہ وہ فرماتے ہین کہ بعضے کتب معتبرہ مین دیکھا گیا کہ ایک شخص خواب مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف ہوا اور دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو دستر خوان بچھا ہے اور طرح طرح کے طعام لوگ اوسپر لا لا کے رکھتے جاتے ہین اور وقت رکھنے طعام کے ہر ہر شخص حضرت کی خدمت مین عرض کرتا ہے کہ یہہ طعام فلان بن فلان آپکا امتی گذرانا ہے اور صحابہ کرام اوسپر حاضر ہین اور حسب ارشاد حضرت کے یہہ شخص بھی اوس دستر خوان پر حاضر ہے مگر حضرت ابھی تناول شروع نہین فرماے بلکہ منتظر ہین ایک طعام حاضر ہونیکے تھوڑی دیر کے بعد دو روٹیان اور دال ایک شخص نے حضرتکی خدمت شریف مین لاکر رکھا اور عرض کیا کہ یہہ طعام فلان ابن فلان ساکن فلان شہر آپکے امتی نے گذرانا ہے پس حضرت گویا اوسی طعام کے منتظر تھے وہ طعام آتے ہی اوسی طعام سے شروع فرماے پس وہ مرد کہتے ہین کہ میرے دلمین یہہ مقبولیت اوس طعام کی دیکھ کر نہایت تمنا ہوی کہ مین بھی اوس طعام سے مشرف ہوتا اسواسطے کہ کیسے قسم قسم کے عمدہ عمدہ طعام گذرانے گئے مگر حضرت اسقدر ملتفت نہین ہوے جسقدر مقبولیت اوس دال روٹیکی ہوی پس حضرت نے میری یہہ تمنا دیکھ کر اوسمین سے مجھے عنایت فرماے پس اثر مقبول حضرت کا اوسمین یہہ ظاہر ہوا کہ ایسا ذایقہ مین نے کسی اور طعام مین نہین پایا پس اونہون نے جب صبح کیا اون مرد اور اونکے والد کا اور وطن کا نام سنکر یاد رکھ لئے تھے اونکی تلاش کے لئے اپنے وطن سے

سفر کئے یہان تک اونکے شہر مین جاکر اونکو تلاش کر کے اونسے ملاقات کئے بعد گفتگو سے بسیار کے اونسے استفسار حال کئے اور کہے کہ تم جو طعام حضرت کی خدمین گذرانتے ہو وہ طعام سے مجھے بہی مشرف کرو کہ مین اپنے وطن سے یہان تک محض اسیواسطے سفر کیا جب وہ مرد نے اس بات کو سنے بہت روئے اور افسوس کئے کہ یہ بات تمہین کیسی معلوم ہوی اور یہ سرمخفی تمپر کیسا افشا ہوا پہر کیفیت حال بیان کئے کہ مین مزدوری بقدر کفاف ہر روز کی کیا کرتا ہون اور عادت میری یہ ہے کہ جو کچہہ اپنی مزدوری سے پیدا کرتا ہون طعام طیار تیار کرکے اوسکے دو حصہ کرتا ہون ایک حصہ پر حضرت کی فاتحہ گذرانکر فقیر کو دیتا ہون دوسرا حصہ مین کہاتا ہون خیر ستمنے جب وہ طعام چاہا ہے آج مین نے نیت صوم کرلیا اور اپنے حصہ سے تمہاری ضیافت کرونگا پہر اونہون نے بوقت معمول بعادت معہود طعام تیار کیا اور ایک حصہ پر اوسکے نیاز گذرانا اور مسکین کو دیا اور دوسرا حصہ جو اپنے کہانیکا تہا اون صاحب کی ضیافت کیا پسر وہ کہتے ہین کہ وہ طعام مین مین نے وہی لذت اور ذایقہ پایا جو حضرت کے دسترخوان الوان نعمت پر مزہ تہا پہر اونہون نے فرمایا کہ جو راز کہ فیمابین ہمارے اور حضرت کے تہا مکشوف ہوا اب ہماری زندگی دنیا مین کام کی نہین تہوڑے عرصہ مین وہ رحلت فرماے اور وہ صاحب نے اونکی نماز جنازہ اور کفن دفن کے بعد اپنے وطن مین واپس ہوے در روایت علیم بن عبداللہ آورده که وقتی در مجلس حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالی عنہ حاضر بودم او

را خبر کردند که از فلان قبر فریاد و ناله بیت شنیده میشود و چند روز است که او را دفن کرده اند در باب الارخ شیخ فرمودند که او خرقهٔ من پوشیده عرض کردند نمیدانیم گفت وقتی در مجلس ما آمده گفتند نمیدانیم گفت وقتی از طعام ما خورده گفتند نمیدانیم گفت وقتی پس ما نماز گذارده عرض کردند نمیدانیم فرمود مقصر او لی تر بیان کاری و ساعتے سر در مراقبه کرده اثر هیبت و وقار در بشرهٔ مبارک ظاهر شد بعد از آن فرمود که ملایکه می گویند او وقتی روی مبارک تو دیده گمان نیک بر د حق تعالی بسبب آن رحمت کرد بعد از آن بر سر قبر او رسیدیم هیچ ناله و فریاد شنیده نشد صاحب مناقب گوید درویشے عارفے بطریق سیاحت سیر کنان بشهرے رسید که نه آنجا حکومت حاکمی و فرمان سلطان بود و بلکه تبلیغ رسالت نبوی مصطفوی صلی الله علیه و آله وسلم نرسیده بود و مردمان آنجا را مرسم بود که در روز چارشنبه بر سر تالاب رفته غسل نموده در روز پنجشنبه در دیگچے کلان که نزد آن تالاب نصب کرده بودند هر یکے بقدر میسر خود آرد گندم و شکر و روغن زرد دران دیگ جمع میمودند بعد از آن درین دیگ را بستہ حلوا می پختند و همه مردمان آنجا گرد آمده قسمت میکردند چون آن درویش دران دیار این معامله معاینه کرد از یکے از ایشان پرسید که پرستش بچه نوع است که شما میکنند او گفت پرستش نیست این رو زگیست که بعد از خدا از هیچ بزرگ نیست مایان روز او را انگاه میداریم و بنام او حلوا سے میدهیم درویش گفت نام آن بزرگ چیست گفت نام او را یکے از کبار ما میداند و می خواهد گفت

درویش از وپرسید او گفت ما بغیر غسل نام آن بزرگ نمی گیریم چون
روز چهارشنبه غسل خواهیم نمود آنوقت اگر نه پرسی خواهیم گفت که نام
او بسیار است چون روز چهارشنبه آمد آنها بز ّالاب آمده غسل
کردند درویش از کبار آنها نام آن بزرگ استفسار نمود آنکس
کتاب خود را ادا نموده خواند که وی بزرگ در بغداد شریف آسوده است
و مولدش گیلان است و لقب او محی الدین و نام او سید عبدالقادر
است و او را غوث الاعظم و قطب المدار و غوث الصمدانی و
محبوب سبحانی و غوث الثقلین نیز خطاب می کنند و گفت شخصی از منتسبان
آنجناب درین دیار وارد شده بود او فرموده اگر در روز چهارشنبه
این رسم نگهداری هرگز هیچ حاکمی و سلطان بر شما غالب نتواند آمد
و حکم رانی نتواند نمود از آنمدت تا این وقت پاس روز چارشنبه و
حفظ ادب آنحضرت از ما ترک نشده است و هم حکم هیچ حاکمی بر ما
نرسیده آن درویش متعجب گشته که بعثت پیغمبر صلی الله علیه و آله و
سلم درینجا نرسیده اما ولایت حضرت غوثیه محبوبیه درینجا محیط گشته
که یکی از همه معجزات نبوی است صلی الله علیه و آله وسلم راوی
گفته آن درویش با خود عهد نمود که تا من این همه مردم را مشرف
باسلام نسازم ازینجا نروم الغرض بان مردمان بگفت بعد از خدای
تعالی شخصی است که ازین هم بزرگتر است بلکه این بزرگ را از پیروان
از وست گفتند آن کدام است درویش گفت خاتم الانبیاء و افضل
الرسل احمد مجتبے محمد مصطفے صلی الله علیه و آله وسلم است که جد این
بزرگ و نبی آخر الزمان اوست بعد از ان آنگروه بحضرت سرور کائنات

خلاصهٔ موجودات اشرف مخلوقات ایمان آوردند و از طریق محمد سید [illegible]
پس من کلمه توحید عرض نمودم و احکام اسلام بیان کردم همه کس بر کلمه
توحید تصدیق و اقرار کردند و بدین اسلام مشرف شدند روایت است
از دو شیخ یکی شیخ ابو عمرو عثمان صیرفینی دوم شیخ ابو محمد عبد الحق حریمی که
گفتند وقتی ما پیش شیخ عبد القادر جیلانی رضی الله عنه بودیم در مدرسه
روز سه شنبه سوم از ماه صفر سنه خمس و خمسین و خمسمائه پس برخواست
شیخ رضی الله عنه و وضو کرد و دو رکعت نماز بگذارد چون سلام نماز بداد
و اد یک نعره با هیبت بکند برآورد و قبقاب یعنی نعلین چوبین در هوا انداخت
کرد چنانکه از نظر غائب شد باز نعره با هیبت بزد و قبقاب دیگر را نیز در
هوا پرتاب کرد چنانکه آنهم از نظر غائب شد بعد از آن شیخ به نشست هیچکس را
مجال آن نشد که از شیخ بپرسد که این چه بود بعد از بیست و سه روز قافله
از بلاد عجم بیامد و گفتند ما را نذری از برای شیخ است شیخ فرمود که
بستانند از ایشان یکمن حریر تسلیم کردند و جامها از خز و مقداری زر و
دو قبقاب بشیخ گفت که این قبقاب بر شما از کجاست گفتند ما میرفتیم روز
سه شنبه سوم از ماه صفر ناگاه عرب بیرون آمدند با دو صد نفر با ما نهب
کردند و بعضی را بکشتند و تمام اموال را بغارت بردند و در یک وادی
فرود آمدند و اموال قسمت میکردند و ما گفتیم کاشکی شیخ عبد القادر رضی الله
عنه را درانوقت یاد میکردیم و در دل می آوردیم در حال برای شیخ
نذر کردیم همدرین بودیم که دو نعره عظیم شنیدیم که هیبت آن تمام وادی
را در گرفت و دیدیم ایشان سخت مضطر گشته نزد ما آمدند گفتند بیائید ببینید که
طایفه عرب بر ایشان تاخته است و گفتند بیائید و مال خود را بگیرید که ما را

کہ ہر دو متقدم ایشان مردہ افتادہ اند و آن
ایشان را دست پس ایشان مالہا سے با
گشتند ان لہذا الاجر شیئا عظیما کذا فی در الدارین بعض
مشتبا ہین کبار سے منقول ہے کہ وہ فرماتے ہین کہ بعضے کتب معتبرہ
مین دیکھا گیا کہ ایک وقت ایک اہل باطن کا گذر کسی مقبرہ مین ہوا حال
اہل قبور کا اونکو مکشوف ہوا کہ وہ سخت معذب ہین بعد چند ایام کے پھر
اونکا اوس مقبرہ پر گذر ہوا اونکو معلوم ہوا کہ اون سبکی مغفرت ہوگئی
اور سب اہل قبور براحت و آرام ہین پس وہ اہل باطن اہل قبور کی
ارواسکے جانب متوجہ ہوکر وجہ مغفرت اونکی استفسار فرمایا معلوم ہوا
کہ طعام نیاز شریف حضرت غوث پاک کا کسینے اپنی مکان مین ادا کیا تہا
استخوان اوس طعام صحن مکان مین گرے ہوے تہے کوے نے
اوسمین سے ایک استخوان لیجاکر اوس مقبرہ مین ڈالا پس برکت
اوس ریزہ طعام مبارک نیاز شریف کے حق تعالی سبکو مرحوم و مغفور
کیا یہہ غلام حضرت کا ایک بار نیت کیا کہ ظروف مسی پخت کیواسطے
وقف روضہ منورہ حضرت محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ کرون اور بعد اوس
شریف مین بہیجون مگر ازلوازمہ بشریت اوسمین سہو واقع ہوا پھر تہوڑے
عرصہ کے بعد مرض سرطان کہ مرض مہلک ہے لاحق حال ہوا یہان
تک کہ سب اطبا اوسکے علاج سے درماندہ ہوے اور مرض بازدیاد
تہا ایک شب جناب محبوب سبحانی مشکل آسانی غوث پاک رضی اللہ تعالی
عنہ سے خواب مین مشرف ہوا اور حضرت کا ارشاد ہوا کہ یہہ امر بسبب
فراموشی نیت تیرے لاحق ہوا چاہئی کہ اپنی نیت کو جلد ادا کر پس مجہے

اپنی نیت جو وقف ظروف کی یاد آئی پشیمان ہوا اور قصد مصمم اپنی ادا نیت کا کیا پس پھر اس امر کے صورت صحت ہو وار ہوی اور بفضل خدا بعنایت جناب محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ شفا کلی حاصل ہوی حضور افضل الدولہ مغفرت مکان شاہ دکن کا ایک صاحبزادہ رحلت کیا اوسی قریب مین ماہ ربیع الاول پہنچا خدمت نیازات کی جنکو تفویض تہی اونہون نے تامل کیا کہ اس حالت رنج والم مین فرد نیازات کی واسطے حصول اجازت اور دستخط کے کس طور پیش کیا جاوے جبکہ وقت معہود سے کچھہ تاخیر پیش کرنین فرد نیازات کے واقع ہوی بکمال عتاب حضور نے فرمایا کہ فرد نیازات ربیع الاول اور ربیع الثانی ابھی تک کیون نہین پیش ہوئی اہل خدمت نے عرض کیا کہ حضور کی طبیعت پر ملال دیکھکر پیش کرنین فرد نیازات کے جرءت نہین ہوسکی حضور نے یہہ سنکر فرمایا کہ مین اور میری ریاست اور میری اولاد سب حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ پر سے فدا ہین اوسیوقت افراد نیازات طلب فرماکر مضاعف عادت سے دستخط فرمائے پس ثمرہ اوسکا یہہ ظاہر ہوا کہ حضور کے خلف الصدق نواب میر محبوب علیخان خلد اللہ ملکہ تہوڑے عرصہ کے بعد ماہ ربیع الثانی مین تولد ہوسے اور بعمر سہ سالگی بلا دخل غیر بجاے اپنے والد کے تخت نشین ہوسے ایک اہل خدمات سے بقایا اونکا سرکار پر مبلغ کثیر باقی تھا مگر اوسکے ملنے کی کچھہ شکل نہین تہی ہرچند انہوں نے دست و پا زنی کیا مگر سرکار کی مرضی بالکل اوسکے دینیکی نہ تہی پہر اونہون نے نذر کیا کہ اگر میرا مقصود حاصل ہوا اور وہ رقم بقایا مجہی

سطے مین اوسمین سے ربع رقم کی نیاز حضرت محبوب سبحانی رضی اللہ
عنہ کی گذرانو نگا پس بعد اوسکے ایسے اسباب ظاہر موجود ہوئے کہ اُنہون
نے نصف رقم نقد دیئے اور نصف باقی رقم آیندہ دینے کا وعدہ کرکے
پس جا سکے تہا کہ جو کچھ رقم ملی تہی اوسمین سے ربع رقم کی نیاز شریف
گذرانتے بلکہ اُنہون نے ایک نہایت قدر قلیل رقم نیاز شریف کے
واسطے نکالے پھر چند روز بعد اوسکے اسباب بالعکس موجود ہوئے یہانتک
تنگ کہ اونکا گھر تباہ ہوا معاذ اللہ منہ بعضے محل حضور افضل الدولہ
مغفرت مکانکے جو عمدہ صاحب خیرات کثیرہ تھے اور ایک بڑی
رباط اونکی بلدہ معظمہ مین ابہی تک باقی ہے ایک بار بعارضہ سخت
علیل ہوئے اور اطبا اوسکے علاج سے عاجز ہوئے یہانتک
اونکا حال پہونچا کہ فقط ایک سانس اونمین باقی رہی اور حرکت
اعضا کی ساقط ہو گئی تہی چونکہ حضور مغفرت مکانکی اون محل کے حال پر
توجہ خاص تہی نہایت اس حالت سے متفکر اور مشوش ہوئے اور
جبکہ مایوس علاج سے ہوئے طرف دعا کے حضور نے متوجہ
ہوئے اور بہت سے مشایخین کو واسطے دعا کے یاد فرمائے
آخر الامر حضرت سید شاہ عبد القادر القادری قدس سرہ کے خدمت
مین استمداد دعا کا فرمائے اور اونکو باصرار طلب فرمائے اور
اسباب مین استمداد دعا کئے شاہ صاحب علیہ الرحمہ نے حضور
مغفرت مکان سے فرمائے کہ تمکو حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ
سے خلوص عقیدت ہے تم حضرت کے جانب متوجہ ہو اگر حضرت کی
عنایت اسباب مین ہو جاوے تو حصول مقصود مین کچھ شک نہین

حضور نے فرمایا کہ مین حضرت کی جناب مین بدل و جان متوجہ ہون شاہ صاحب
علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ عادت یہ ہے اگر کوئی تمہارے پاس آتا ہے
اپنی کسی حاجت کے واسطے تو اول حسب مقدور اپنی نذر گذرانتا ہے
تمکو بھی چاہیے کہ اپنے حسب مقدور حضرت کی نیاز شریف گذرانو پس حضور
نے حکم دیا کہ فی الفور شیرنی سوا سو روپیہ کی داخل کیا جاوے بموجب
حکم عالی تھوڑے ہی عرصہ مین وہ شیرینی داخل ہوئی حضور نے شاہ صاحب
علیہ الرحمہ کو فرمایا کہ بسم اللہ آپ فاتحہ حضرت کی اس شیرینی پر ادا فرماوین
پس شاہ صاحب علیہ الرحمہ نے فاتحہ کے طرف متوجہ ہوے اوسوقت
بڑے بڑے اطبا نامور مریض کے پاس حاضر تھے نبض پر بار بار ہاتھ
رکھتے تھے نبض ساقط تھی اور آثار ردیہ سب نمودار تھے جبکہ شاہ صاحب
موصوف واسطے فاتحہ اور دعا اور استمداد کے حضرت محبوب سبحانی
رضی اللہ عنہ کے طرف متوجہ ہوے سب اطبا تعجباً متبسم ہوے
یعنی یہ کونسا وقت دعا اور استمداد اولیاء اللہ کا ہے کہ سب آثار
ردیہ اسوقت موجود ہین پھر بعد انفراغ کے فاتحہ سے شاہ صاحب
نے ایدھر اپنے منہ پر ہاتھ پھیرے اودھر مریض کو افاقہ غشی سے
حاصل ہوا اور محل مین حضور پرنور کے شور اور غلغلہ تہنیت صحت کا برپا
ہوا اور تھوڑے عرصہ مین افاقہ کامل حاصل ہوا یہ تھوڑا سا نمونہ
از ضرورے فواید نیاز شریف کے بیان کئے گئے ورنہ کرامات
محبوبیہ کا حد و احصا نہین اسواسطے لکھتے ہین کہ اما منہ بنعت حد التواتر
اور بھی لکھتے ہین کہ اماتہ کقطر الامطار انا نا اللہ من برکاتہ آمین خاتمہ
بیانمین اصل قوم وہابیہ نجدیہ کے قولہ تعالی الذین فرقوا دینھم

ان کما قال شیئاً تفسیر آیت وہ لوگ کہ دین مین تفرقہ ڈالے اور گروہ گروہ
ہوے کتاب سیف الجبار مین مولانا فضل رسول صاحب علیہ الرحمۃ
تحریر فرماتے ہین کہ قرآن اور حدیث سے بخوبی ثابت ہوا کہ راہ حق
اور صراط المستقیم راہ انبیاء اور صدیقین اور شہدا اور صالحین کی ہے
موافق جماعت اور سواد اعظم کے خلاف ہو وہ دوزخی ہے اب دریافت
کرنا چاہیئے کہ جماعت اور سواد اعظم کون ہے سو بعد پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے قرن اول تھے صحابہ کے وقت مین خلافت حقیقیہ تک
مذہب ایک راہ ایک طریق صحابہ اور اونکے شاگرد تابعین کہلاتے ہین
طریقہ پیغمبر باہم متفق تھے اگرچہ کسی مسئلہ فرعی مین اختلاف ہوا وہ
اختلاف رحمت تھا شقاق اور اختلاف ملت نہ تھا آخر خلافت حقیقیہ مین خارجیون
نے جماعت اور سواد اعظم سے خروج کیا اور حضرت فاتحہ ولایت تمام
خلافت کو جو اسد اللہ الغالب علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ ہین کافر ٹھیرایا
نعوذ باللہ منہ اسی طرح رافضی پیدا ہوے پھر معتزلی ظاہر ہوے
غرض ہر وقت مین جماعت اور سواد اعظم سے بعضے بعضے گمراہ فرقے
نکلتے گئے اور کسی کسی اطراف مین اظہار بدمذہبی کا منتشر ہوا مگر وہ
جو فرقہ ناجیہ جمہور صحابہ و تابعین اور تبع تابعین اور اراد تمند کے اطباع
کا ہے کہ جنکو اہل سنت و جماعت کہتے ہین اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم
سے جیسے ابتک اوسی صراط مستقیم رہین اور جماعت اور سواد اعظم
امت وہی ہین اور ہر وقت مین اکثر اطراف مین اظہار حق اور مددگاری
دین کی اونہین سے ہوتی رہی اور سب مذہبون کو تادیب و تنبیہ لسانی
اور سنانی رہی اور بموجب وعدہ الٰہی کے الا ان حزب اللہ هم الغالبون

غلبہ عام اوسی فرقہ کو رہا اور وہ سواد اعظم عقاید مین اشعری ماتریدی
اور فقہ مین حنفی شافعی مالکی حنبلی ہین جو انکے سوا ہین وہ جماعت سے
خارج اور سواد اعظم کا تارک اور دین مارق ہے اور سواد اعظم کے
مخالف جو فرقے اٹھے ہوے اور اونکے رد و ابطال اور دفع و
زوال مین جو جو کہ پیش آیا اوسکا ذکر کرنا بسبب شہرت کے ضرور نہین
سردست جو فتنہ نجدیہ کا پہیل رہا ہے اوسکا بیان کرنا بہت مناسب
ہے کہ اکثر عوام اوسکی حقیقت سے ناواقف ہین اس سبب سے وہ دہوکے
مین پڑے ہین سنہ ۱۲۰۳ ہجری مین کہ سلطان عبد الحمید خان سابق سلطان روم
کہ بڑا غازی اور دیندار اور عادل تہا جنت نصیب ہوا سلطان سلیم
ثالث اوسکے بھتیجے نے اوسکی جاے پر جبراً تخت نشین ہوا اور
سلطان مرحوم کے فرزندونکو اور اکثر امراء سلطنت کو کہ اوسکے فرزندونکے
بہی خواہ تہے قتل کیا اور رعیت پر ظلم شروع کیا ان امور سے
سلطنت مین خلل واقع ہوا اور صوبجات سلطنت کے خود حاکم ہو گئے
حرمین شریفین سے جو ملک متعلق تہا اوسکی حکومت بہت مدت سے
کہ مستقل شریف سے متعلق تہی کہ وہ ایک سادات سے ہوتی اور
اوس ملک کا چندان حصول نہ تہا ہر موسم حج مین سلطان روم
کے جانب سے یہان ایک امیر فوج مع نقد و جنس کہ حساب اوسکا
کروڑہا روپیونکو پہونچتا لاکر حرمین شریفین کے سادات اور اہل خدمت
کو اور وہانکے ساکنین گرد و نواح عام کو علی حسب مراتب پہونچاتے
اور فوج سلطانی کو اگر شریف کسی سرکش گروہ کی تنبیہ کا حکم دیتا بجا
لاتے اس سبب سے وہانکے رہنے والے سب لوگ خوش و خرم

یہ آرام تمام سے تھے جب سلطنت روم بگڑ گئی اون سب باتونمین خلل پڑ گیا مفسدون نے ہر طرف سے سر اوٹھایا عبدالوہاب نام ایک رئیس نجد کا بڑا چالاک ہوشیار تھا اور باپ دادا اوسکے علم ظاہری مین اور علم باطنی مین اوس ملک کے مقتدا اور صاحب سلسلہ تھے اور اوسکی خاندان کا اوس ملک مین بڑا اعتماد تھا عبدالوہاب نے حال خرابی سلطنت کا دیکھکر بادشاہ بننے کا ارادہ کیا اور یہہ صلاح ٹھیری کہ دینداری کے حیلہ مین لوگون کو جمع کرکے حرمین شریفین کو کہ وہ فوج سے خالی ہین اور مال اور خزانہ اوسمین بیشمار ہے اپنے تصرف مین لیجئے جب یہہ ملک اپنے قبضہ مین آگیا اور خزانہ بیشمار ہاتھ آگیا پھر آگے اور ملکون پر دخل ہونا آسان ہے کیونکہ وہ سب آپس مین نفاق اور نزاع کے سبب سے خراب حال ہین یہہ صلاح ٹھیرا کر عبدالوہاب مع اپنے عزیزون قریبون کے وعظ کہنے اور مرید کرنے مین کہ طریقہ جدی اوسکا تھا خوب مشغول ہوا اور خلایق کو اپنا معتقد کرنا شروع کیا اور خوب مطیع کرکے جمعہ کے دن مجمع عام کیا اور بڑی آدمیونکو اطراف و جوانب سے بلایا اور بطور وعظ کے کہا کہ شرع مین واسطے احکام دین اور ادائی جمعہ وغیرہ کے بادشاہ ہونا ضرور ہے اور بادشاہ روم و شام صرف برائے نام ہے حقیقت مین حکم اوسکا ذرا بھی نافذ نہین اوسکو بادشاہ کہنا جھوٹ بولنا ہے خصوصاً خطبہ مین اوسکو بادشاہ کہنا کہ جھوٹ کہنا عین عبادت مین ہوتا ہے بڑا گناہ ہے چاہیے کہ سب ملکر ایک شخص کو سردار

مقرر کرین مگر مجھے معاف کرین کہ دنیا کے طرف مجھے رغبت نہین پہلے
اون لوگون نے جو ملے ہوے تھے پھر بہتون نے کہا کہ سیوا ہے
آپکی ذوات شریف کوئی اس کام کے لایق نہین کہا کہ مجبور ہون جماعت
مسلمین کا خلاف کیونکر کرون مگر ایک شرط ہے کہ عقاید و اعمال مین
میرے مطیع رہو اور میرے حکم سے نہ پھرو آخر سب سے بیعت
لیکر امیر المومنین بنا اور نام اوسکا سلطانکی جاے خطبہ مین داخل ہوا قصبہ
درعیہ کو کہ وطن اوسکا تھا تخت گاہ قرار دیا اور اپنی اولاد و اقارب
کو شہرونکا حاکم قرار دیا اور عدل و انصاف اور دینداری اور تاکید
نماز روزہ کی خوب جاری کیا اور اجلاس امامت کے روز سے
ملک کا انتظام اپنے فرزند کو حوالہ کیا اور آپ ایک نئے مذہب
بنانیکے طرف مشغول ہوا کہ اہل سنت وجماعت وغیرہ مشہور مذہبون
سے جدا ہو کہ اوس مذہب کے رو سے وہ کافر ٹھیرین کچھ مسئلہ
متفرق خارجیونکے کچھ معتزلہ کے کچھ ملاحدہ ظاریہ وغیرہ کے مذہبون
سے لیکر کچھ اپنے دلسے جوڑکر ایک رسالہ بنایا محمد نام اوسکے
چھوٹے بیٹے نے اوسمین بڑھا کر کتاب التوحید نام رکھا اور پھر اوسکو
آپ اختصار کیا حاصل اوسکا یہ کہ تمام امت مرحومہ کافر ہے خصوصاً
رہنیوالے حرمین شریفین کے تاکہ اونکا لوٹنا اور قتل کرنا جہاد
ہے چند نسخے اوسکے حاکمونکے پاس بھیجے حاکمون نے ظاہر
کیا محکومون نے قبول کیا اور بہت خوش ہوے کہ مکہ کی لوٹ
اور جہاد کا ثواب ہے آخر سعود نام ایک اخبث وزیر اوس
عاقبت نامحمود نے بنام بناد زیارت کعبہ ۱۲۱۳ ہجری اور اخیر

سلطنت سلیم ثالث مین بڑی ہیبت کے ساتھ اللہ تعالی کے گہر پر چڑہائی
کیا ساکنین حرمین اونکا پہلا حال عدالت اور دینداری کا سنکر اور دیکھ
آنیسے بہت خوش اور مشتاق ملاقات ہوے مگر چند لوگ جو اونکے
واقف حال تھے اونہون نے مکہ مین اونکے حال کا تذکرہ کیا اور
لوگون نے اوسکا تذکرہ شریف مکہ تک پہنچایا اور کہا کہ فوج کو مصر اور
شام سے طلب کیجیے یا قبایل عرب کو جمع کرکے اوسکا بندوبست کیجیے
کیا اونکا یہان آنا اچہا نہین شریف نے اونہی پچھلے حال سے اونکے
دہوکا کہاکے کہا کہ معاذ اللہ خانہ خدا کی زیارت کرنیوالون کو روکون
اور کہنے والون پر غصہ ہوا کہ پہر کوئی ایسی مفسدانہ بات نکہے اس
عرصہ مین خبر آئی کہ سعود نامسعود ابنوہ نامعدود لیکر مکہ پر آتا ہے
پہر لوگون نے شریف سے کہا کہ آپکی غفلت سے ہتک حرم اور جانون
کا قتل اور مالونکی لوٹ ہو جاویگی شریف مکہ نے وہی جواب دیا کہ
مسلمان سنت پر چلتے اور تقویکا دعوی رکہتے ہین ایسا شر اگناہ اونسے
کیونکر سرزد ہوگا یہان یہی قیل وقال تہے کہ وہ اشقیا مقام قرن المنازل
مین کہ میقات نجد سے ہے آپہونچے وہان سے مکہ کو چہوڑکر طایف کو دوڑ
مارے اور سب طایف کو چار طرف سے گہیر لیے اور جو سامنے
آگیا کیا مرد اور کیا عورت کیا چہوٹا اور کیا بڑا سبکو شہید کیے اور مسجد
عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی اور آثار متبرک سب زمین سے
برابر کردیئے اور تمام مال ومتاع پر تصرف کرکے گماشتے اپنے
چہوڑے اور خود متوجہ مکہ معظمہ کے ہوے ایک منزل باقی رہی
تہی کہ پیچہے ہوے طایف کے بہاگ کے آکر شریف سے حال

طایف کا بیان گئے شریف کے پاس محض پانسو غلام تھے اور مدد یلانیکی
مہلت کہان اور کتاب التوحید بہی ایکدن پہلے مکہ مین آگئی تہی علماء مکہ نے
اوسدن حرم مین اجماع کیا اور کفر نجدیہ کے اور اونسے جہاد پر چار دن
مذہب کے علما دیا اجماع ما شب مہر فتوی دئے اور بعد مغرب شریف کو دیا اور
کہا کہ سب مسلمان آپکی ساتھ لڑنیکو تیار ہین اور درستی سامان جنگ مین
مصروف ہین علی الصباح آپ سب جمعیت کے ساتھ حرم کی سرحد پر چلکر اونکو روکین
اور اونسے لڑین یہہ ماجرا اجماع وغیرہ کا جمعہ کے دن ساتوین محرم ۱۲۲۱ھ
کو ہوا آٹھوین تاریخ صبح کو سب لوگ تیار منتظر شریف تھے مگر شریف برآمد
نہین ہوسے اور اپنی غفلت پر شرمندہ ہوسے اور فوج نہونیسے ڈری
مگر ابھی تک اس شبہہ مین تھے کہ شاید طایف والون نے پہلے قصد کیا
ہوا اور بہی یہہ گمان تہا کہ طایف مین جو ہوا سو ہوا آخر حرم مین شمشیر رانی نکرینگے
کہ وہ مسلمان لوگ ہین لوگون نے ہرچند ہرچند عرض کیا کہ یزید اور حجاج اور
قرامطہ کے وقت مین کیا کیا نہین ہوا حالانکہ وہ بہی کلمہ گو تہے اور بہ حال نجدیہ
کا کتاب التوحید اور واقعہ طائف سے ظاہر ہو گیا اسپر بہی شریف باہر
نہین نکلے اس عرصہ مین غلام بہی اہل شہر سے متفق ہوسے اور شریف
سے اذن چاہتے شریف نے کہا کہ مین حکم قتال کا زایرین بیت اللہ
پہر ہرگز نہ دونگا اس تکرار مین پہر دن آگیا اور کوئی امر قرار نہین پایا
کہ ناگہان خبر آئی کہ نجدیہ تروارین مارتے ہوسے اور لوٹ کرتے
ہوسے داخل حد حرم ہوسے اوسوقت شریف کو اونشیونکی خباثت کا
یقین ہوا مگر سوا بہاگ جانیکے کچہ چارہ نہین دیکہا اپنے غلامونکو لیکر
بیدہ کو چلے گئے اور وہانکے قلعہ مین پناہ لئے اور مکہ کے زن و مرد

سب اپنے مکانونکو چھوڑ کے کچھ پہاڑون پرچڑھ گئے کچھ مسجد الحرام مین اپنی
پناہ سمجھکر آبیٹھے نجدی بدین نے اوسکے تغیر کرا اوسنے کوئی مقابلہ کرتی
چارون طرف سے کمال سفاکی اور بیباکی کے ساتھ مسجد الحرام مین گھسے وہ
لوگ کہ کعبہ کے پردہ مین چھپے ہوے تھے اور قبہ زمزم اور حطیم اور
مقام ابراہیم مین دبے ہوے تھے اونکا بھی پاس نکیا انا للہ و
انا الیہ راجعون حجر اسود تک اونکے ظلم سے نہ بچا اوسمین بھی بہ
صدمات زد و ضرب کے شق آگیا تمام مال شریف اہل مکہ کا اور حرم کے
کارخانون اور نذور کا اپنے تصرف مین لے لیا اور کچھ بھی نچھوڑا جب حکم
دیا کہ اہل مکہ پہاڑون سے آنکر اپنے مکانونمین آباد ہووین مگر جنکے ہاتھ مین
ہتھیار ہووے وہ قتل کیا جاوے مگر مکہ کے شریفون کے قوم سے
جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہلبیت اور سیادت اونکی تمام
عالم مین معتبر اور مشہور رہو کسیکو امان نہین کیا مرد کیا عورت کیا چھوٹا
کیا بڑا جسکو کہان پاو وہان قتل کرو پس اس حکم کے مشہور ہونیسے اہل
بیت نبوی مین جسکو جہان طاقت ہوی آوارہ ہوے اور جو اون شقیا
کے ہاتھ پڑا شہید ہوا باقی ماندہ لوگ اپنے گھرونمین آئے دیکھے کہ مکان
سامان اور اسباب سے خالی ہین بعد فراغت تخریب مکہ معظمہ کے تہوڑی سی
فوج لیکر متوجہ غارتگری مدینہ منورہ کے جانب ہوے جو قتل و غارتگری کہ
مکہ معظمہ مین کئے تھے وہی معاملہ مدینہ منورہ مین کئے مسجد قبا جسکا ذکر وثنا
قرآن شریف مین ہے اور مقابر متبرکہ اور آثار صحابہ اور اہلبیت سب
مسمار کر دئیے پھر روضۂ مقدس کے جانب متوجہ ہوے کہ نام اوسکا
صنم اکبر یعنے معاذ اللہ بڑا بت رکھے تھے اور ارادہ ہدم روضۂ منورہ

نکال کئے اور ایک جماعت روضہ منورہ کے جانب اس نیت ناپاک سے گئے
اور روضۂ مقدس کے پاس پہنچے اور دروازہ کھولے فی الفور ایک
اژدہا کے پھنکار کی آواز آئی کہ سب خاک سیاہ ہوگئے الحاصل وہان
ظلم وستم سے پیٹ بہر کے تمام اسباب وسامان نقد وجنس مکہ معظمہ مین
لاکر اپنی جماعت مین شریک ہوئے پہر وہان سے پاؤن پہیلائے حجاز
اور نجد اور بعضے عراق کے شہرون پر جو فوجسے خالی تہے قتل اور
لوٹ کیا کربلائے معلا مین بھی وہی معاملہ کیا جو مدینۂ منورہ مین کیا تھا
مگر جدہ پر قصد نکیا کہ وہان قلعہ مستحکم اور توپین تہے مگر شریف کو بہی
آپکی قدرت نتہی اسی حال مین ایک زمانہ گذر گیا عجب طرحکا فتنہ تھا
ملک مین تہا اور سلطان سلیم ثالث کہ نہایت بیفکر اور بے عقل تہا بسبب
عدم شکوہ وشوکت سلطنت کے اس فتنہ کو رفع نکرسکا اور یہ باعث
شور وفساد سلطنت کے اسطرف متوجہ ہونیکی اوسکو فرصت ہی نہ تہی
اس عرصہ مین سلطان مصطفیٰ خان رابع خلف سلطان عبد المجید خان مرحوم
نے سلطان سلیم ثالث کو مارا اور آپ تخت نشین ہوا کئی مہینہ گذرے
تہے کہ مصطفیٰ بیرقدار نے سلطان مصطفیٰ خان کو قتل کیا۔ جب سلطان محمود
خان غازی خلف سلطان عبد المجید خان کہ مرد با خدا تہا بادشاہ ہوا
کیفیت سلطنت کی پراگندگی کو حکمت عملی سے جمع کیا محمد علی بادشاہ
والی مصر کو حکم جہاد کا نجدیہ پر دیا محمد علی بادشاہ نے ابراہیم بادشاہ
کو ملک حجاز پر بہیجا اوسنے اتکا ایسا تدارک کیا کہ نام ونشان نجدیہ کا
باقی نرہا اور قتل عام کیا جتنا اسباب کہ مکہ مدینہ کربلا وغیرہ کا لوٹ
لیگئے تہے سب لاکر جہان تہان پہنچایا اور جس مالک نے اپنی چیز کی

شناخت کی اوسکے حوالہ کر دیا اور باقی مال مملوکہ نجدیہ کا مسلمانون کو
تقسیم کیا اور مساجد متبرکہ اور آثار شریفہ جو نجدیہ نے منہدم کر دیا تہا اسب
تعمیر ہونیکا حکم دیا اوسی عرصہ مین ملک یمن کے گنوارون شیعہ زیدیہ مذہب
نے جو دین و آئین سے ناواقف محض تہے اور اپنے طریقہ سے بہی جاہل تہے
سوا راہ لوٹنے اور قتل کرنیکے کچھ نہین جانتے تہے اس مذہب کو اپنے
مذاق کے موافق پاکر بخوشی قبول کیا مسلمانون پر جہاد کیا مخا اور حدیدہ
کہ وہ دو شہر ملک یمن مین ہین دریا کے کنارہ پر واقع ہین لوٹ لیا
جب فوج ترک کی یہان بہی آئی کچہہ مارے گئے اور جنگلو نمین بہاگ گئے
اس عرصہ مین سلطان محمود خان غازی جنت نصیب ہوگئے اور اونکے فرزند
سلطان عبد المجید خان غازی تخت نشین سلطنت روم ہوے نظم و نسق
پادشاہانہ جاری کئے سب صوبجات اونکے مطیع فرمان ہوے محمد علی
پاشا سے ملک حجاز و یمن وغیرہ جو ضعف سلطنت کے باعث سے
حال مین اوسکے متصرف ہوگیا تہا نکال لئے بموجب اس حکم کے فوج محمد علی
پاشا کی روانہ مصر ہوی اور فوج سلطانی نیا در تگمہ نہ آئی تہی کہ زیدیہ
مذہب سید حسن ساکن نواح مخا و حدیدہ نے مذہب نجدیہ اختیار کیا اور
اور مکانون کو فوج سے خالی دیکہ کے پہر تاخت و تاراج کیا اور ہر ایک مکان
مین ایک امیر ہوگیا عجب طرح کا ظلم برپا کیا مولف کتاب سیف الجبار مولانا
مولوی فضل رسول صاحب علیہ الرحمہ یہان لکہتے ہین کہ راقم نے سنہ ۱۲
ہجری مین اوسی حال پر چہوڑا پہر سنا کہ فوج ترک کے آتے اونکا بہی کام
تمام ہوا اسیطرح ملک مسقط کے گنوارون خارجیون نے اس مذہب کو
پسند کیا اور لوٹ مار شروع کیا چنانچہ بہت سے خارجیون اور سوداگرون

سکے جہاز لوٹ لئے بادشاہ مسقط کہ سعید اوسکا نام تھا اونکا قتل عام کیا بالآخر
اون سبکا استیصال ہوگیا اب تمام ملک عرب حجاز و شام و یمن وغیرہ مین
اس مذہب کا نام و نشان باقی نہین سوا ے چند گنوارونکے ایک چھوٹے
سے جنگل صحرا ے یمن کے کہ نام اوسکا قبیلہ اسیر ہے کہتے ہین کہ
کچھہ کچھہ باقی ہین العلم عند اللہ اور مکہ معظمہ اور مدینہ طیبہ اور تمام مسلمانون
کے شہرونمین جو روم و شام اور مصر و عراق وغیرہ کے ہین کوئی اس
مذہب کو ظاہر نہین کرسکتا یہہ حال ہے عرب کے بیدین والونکا اور ہندوستان
مین اس دینکے پہیلنے کا قصہ یہہ ہے کہ مولوی اسمعیل کے فکر مین خفت
اور طبیعت مین مذہب سے بیقیدی کی رغبت پہلے سے تہی بزرگ اونکے
اس سبب سے اونسے ناراض تہے شاہ عبد العزیز صاحب نے آخر عمری مین
اپنا تمام مال مملوکہ منقولہ و غیر منقولہ وغیرہ منقولہ کہ ہر جنس کثرت سے تہی
خدم اور نواسون وغیرہ کو ہبہ کرکے قابض کردیا مولوی اسمعیل کو کچھہ
ندیا جب شاہ صاحب نے انتقال کیا کوئی بزرگ نمین نرما کہنے بند ہوے
تین چشمہ فساد کے دین مین اونکی ذات سے جاری ہونے ایک فتنہ ظاہر
یہہ کہ قیاس اور تقلید کو حرام اور ائمہ مجتہدین اور فقہا و مقلدین کو عاشق
بلکہ کافر سمجھتے ہین یہہ تہوڑا شاہ جہان آباد مین اور پورا نواح عظیم آباد وغیرہ
پورب شہرونمین پہیلا ایسے جاہل کہ ابو حنیفہ اور شافعی بہی صحیح نہین بول
سکتے نے کو پہہ اور شبین کو سین کہتے ہین اماموں اور مقلدون کو برا
کہتے ہین اور اونکیطرف خطا اور گمراہی کرنیمین کچھہ تامل نہین کرتے اور مولوی
اسمعیل کے زبان درازیان اور بے ادبیان ائمہ اور فقہا کے
ساتھہ مشہور ہین دیکھو تنویر العینین مین لکہا ہے ولیت شعری کیف

یجوز التزام شخص معین مع تمکن الرجوع الی الروایا المنقولہ عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الصریحۃ الدالۃ علی خلاف قول الامام المقلد فان لم یترک قول امامہ ففیہ شائبۃ من الشرک ترجمہ مین نہین سمجہتا کہ ایک شخص معین کی تقلید کا التزام کرنا کیونکر جایز ہو باوجود ممکن ہونے رجوع کے اون روایتونکے طرف کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہین کہ صاف دلالت کرتے ہین تقلید کئے گئی امام کے قول کی خلاف پر اگر اپنے امام کے قول کو نہ چہوڑ دے تو اوسمین میل شرک کا ہے پہلے اماموں کی تقلید کی حقیقت سمجہ لینا چاہئے وہ یہہ ہے کہ بعد گذرجانے زمانہ اصحاب کرام کے حدیث کے روایتوںمین اختلاف وتعارض بکثرت واقع ہوا اور راویونمین اچہی برے سب ملگئے یہانتک کہ بد مذہب لوگ بہی جیسے رافضی خارجی وغیرہ داخل ہوے اور راویونکے رد وقبول مین اختلاف ہوا ایک جسکو مانتا دوسرا نہین مانتا اور ایسے الفاظ حدیث کے معنون مین بہی اختلاف ہوا کوئی ایک حدیث کے کچہہ معنے کہتا ہے دوسرا وہی حدیث ہے اور مراد ٹہراتا ہے اللہ تعالی نے خاص خاص بندونکو توفیق دے کہ اپنی ساری ہمت اور سعی اس کام پر مصروف کی کہ دریافت کرین کونسی روایت صحیح کونسی روایت غیر صحیح کونسی مقدم اور کونسی موخر کون ناسخ کون منسوخ کون راجح کون مرجوح کون راوی عدل کون غیر عدل کونسے معنے معتبر کونسے غیر معتبر سو اونہون نے اسطرحکی ہر ایک بات کو جیسا چاہئے خوب تحقیق کرکے ایک امر منقح لکہدیا اور صورتین مسئلونکے پیش آئین کہ وہ بعینہ قرآن وحدیث مین اونکو قرآن وحدیث سے نکالا اور اصول شرعیہ کا ضبط کیا اوسکا نام مذہب ہے ہر ایک شخص کو یہہ مرتبہ

حاصل تہا اون لوگونکی پیروی کرنا ہرگز نا ممکن ہے اور یہ بات کہ جو چاہا
جسکو جسکی چاہا پیروی کی اگر کسی مسئلہ میں پیروی کی اور کبھی کسی مسئلہ میں کسی کی پیروی
مختلف صورتین ہین کسی دلیل سے ہے اگر کبھی حرام کبھی حلال کبھی مکروہ
جانتے کبھی مباح ایک صورت کیونکہ مقدمہ مین کبھی مدعی کو حق دلا دے
کبھو مدعا علیہ کو ائمہ مجتہدین کے زمانہ میں اور قریب قریب ہین اوسکے بہت
مجتہد تھے رفتہ رفتہ اونکے مذہبونکا نشان نرہا اور یہی چار مذہب ہونکی تحریر اور
تقریر ضبط اصول و فروع و تنظیم کلیات و جزئیات جیسا چاہیے ویسا واقع
و سایر ہوا سواد اعظم امت مرحومہ نے ان چار مذہبون سے جسکی چاہی
تقلید اختیار کی شاہ عبد العزیز صاحب تفسیر مین لکھتے ہین کہ چہار فرقونکی اتباع
خدا کے حکم سے فرض ہے ازانجملہ مجتہدین شریعت و شیوخ طریقت اند
کہ حکم ایشان بطریق واجب بجز لازم الاتباع است بر عوام امت زیرا کہ
فہم اسرار شریعت و دقایق طریقت ایشانرا میسر است فاسئلوا اہل الذکر ان
کنتم لا تعلمون اب دیکھو مولوی اسمعیل نے تمام لاحقین امت مرحومہ کو
مشرک ٹھہرایا کہ اماموں کے وقت سے کیونکہ اب تک اہل سنت چار فرقے
ہین حنفی شافعی مالکی حنبلی اور حدیث کے کتابون مین کوئی حدیث
مخالف اپنے امام کے دیکھکر تقلید کو چھوڑ دینا جایز نہین ہے کیونکہ تحقیق
حدیث کی جیسے کہ اماموں کو تھی حدیث کے کتابون جمعکرنیوالون کو تھے اور
کتابونکے دیکھنے والونکا کیا رتبہ ہے ہر ایک کا کام کیواسطے ہر ایک
شخص شناس ہے تحقیق ناسخ و منسوخ راجح و مرجوح کے تعارض کو دور کرنا
الفاظ سے مطلب نکالنا اور اسطرحکے باتین جو ضرور ہین اور اصول
کے کتابونمین بتفصیل مذکور ہین مجتہدونکا کام ہے اون چارون اماموں

پھر ابو الحسن کہا میں اور کوئی شخص [illegible] نہین گذرا جسکے اصحاب پر اجماع امت اور
اتفاق ہو گیا اور جو شہرات و مصر [illegible] ابو حنیفہ کے اصحاب
فی مناقب [illegible]
انہون نے ابو حنیفہ سے کہا کہ تم انہون [illegible] ابو حنیفہ نے [illegible] احکام
بیان کیے اعمش نے کہا کہ [illegible] فلانی حدیث
فلانے سے اور فلان [illegible]
اسطرح متعدد بیان کی اعمش نے کہا [illegible]
ساعت جو بیان کئے [illegible]
مگر وہ نہین سمجھے تم طبیب ہو اور ہم عطار [illegible] اعمش [illegible]
اسنے شعبی [illegible] دونو فنون کو لے لیا ہے اور اعمش جب حج کو چلے علی بن مسہر
کو بھیجکر ابو حنیفہ سے مناسک [illegible] اور اعمش سے ایک
شخص نے مسئلہ پوچھا انہون نے اشارہ کیا ابو حنیفہ کے حلقہ کیطرف
اور کہا کہ انکو لازم پکڑو کہ جب انکو کوئی مسئلہ آگے آتا ہے تو ہمیشہ اوسکو
آپسمین پھیرتے رہتے ہین یہان تک کہ جواب کو پہنچتے ہین وکیع بن جراح کے آگے
کسی نے کہا کہ ابو حنیفہ نے خطا کی وکیع نے کہا کہ وہ کیون خطا کرینگے حالانکہ
اونکے ساتھ ابو یوسف و زفر و محمد سے لوگ ہون اجتہاد و قیاس
مین اور یحیی ابن زکریا اور حفص و حبان و مندل سے لوگ حفظ حدیث
مین اور قاسم سے علوم عربیہ مین اور داؤد و فضل سے زہد و ورع مین
جسکے ایسے اصحاب اور جلسا ہون وہ خطا نکریگا اگر کریگا تو یہ لوگ حق کے
طرف پھیر دینگے وکیع نے کہا کہ جو لوگ اسطرحکی بات کہین وہ مثل انعام ہین
بلکہ اونسے بھی گمراہ تر عبد اللہ بن المبارک نے کہا کہ ابو حنیفہ کا قول ہمارے

نزدیک مثل حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جہان سے حدیث نہین پاتے
مسعر بن کدام نے کہا کہ ہمنے طلب کیا ابو حنیفہ کے ساتھ حدیث کو تو وہ
حدیث مین غالب آیا پھر ایسے ہی زہد مین اور فقہ مین تو دیکھتے ہو کیا حال
ہے حافظ عبد العزیز اور ابو محمد حارثی اور ابراہیم بن معویہ وغیرہ نے
نقل کیا ہے کہ علامت سنی ہونیکی محبت ابو حنیفہ کی اور علامت بدمذہبی
کی بغض ابو حنیفہ سے ہے ابو حنیفہ بڑے حافظ حدیث سے تھے ورنہ یہ رتبہ
اجتہاد کا کیونکر حاصل ہوتا اونہون نے چار ہزار شیخ ائمہ تابعین وغیرہ
سے حدیث لیا اور اونسے جتنے لوگون نے حدیث روایت کی ہے
شمار سے باہر ہین اور ائمہ اسلام سے اوتنے لوگون نے روایت
نہین کئے اور نہ اورونکے اتنے اصحاب و تلامیذ ہین اور کسی شخص
سے علما کو ایسا انتفاع نہین ہوا جیسا کہ ابو حنیفہ اور اونکے اصحاب سے
احادیث مشتبہ کے تفسیر مین سفیان ثوری نے کہا کہ ابو حنیفہ کا علم بہت
بڑا تہا جو آثار رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم سے صحیح ہوتا اوسیکو
لیتے اور حدیث کے ناسخ و منسوخ کو خوب جانتے تہے اور ثقات سے
حدیث طلب کیا کرتے تہے اور یہ کہ آخر فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ
وصحبہ وسلم کا کیا ہے اور علما نے کیا کہا ہے امام شافعی اور سفیان
بن عیینہ اور عبد اللہ بن المبارک وغیرہ نے کہا کہ ابو حنیفہ سے بڑا فقیہ
کسو نے نہ دیکھا نہ سنا کہا یزید بن ہارون نے کہ احفظ اپنے زمانیکے
تہے مکی نے کہا اعلم زمانہ تہے ابی یحیی حمانی کہا کہ مین نے کسیکو ابو حنیفہ
سے بہتر نہ دیکھا ہر باب مین ابواب خیر سے جسکو پایا ابو حنیفہ کے سا
ابقہ کو ہر باب مین مثل پایا یہ تہوڑا کچھ بطور نمونہ نقل کیا ہے اور کتاب

جو تصنیف شافعی مذہب کی ہے معلوم ہووے کہ اعتقاد اکابر کا ایسا تہا پہر
انتہی ملخصًا پہر صاحب سیف الجبار نے اون عبارات کو مولوی اسمٰعیل
صاحب کے نقل کئے ہین جو مولوی صاحب نے مقلدین مذہب کے شان مین کہتے ہین
اور اوسکا جواب بہی صاحب کتاب دئے ہین وہ بہت سے ہین مگر ایک اونمین
سے یہہ ہے کہ مقلدین کو نصاری مین داخل کیا معاذ اللہ منہ مین بعد صاحب
کتاب بیان مولوی اسمٰعیل صاحب شروع فرمائے وہ یہہ ہے جب شاہ عبد العزیز
صاحب اپنے تمام ملوکات اور روں کو ہبہ کیا مولوی اسمٰعیل صاحب گہبرا گئے
اور مولوی عبد الحی شاہ صاحب کے داماد کہ عدالت ضلع میرٹہ کے محرروں
مین فرنگی کے نوکر تہے موقوف ہو کر دلی مین آئے دونون نے ملکر سید احمد
نام ایک مرد جاہل شاہ عبد العزیز صاحب کے مرید کو پیر بنایا اور ساتہ لیکر
شہروں مین پیری شروع کی دربدر گہر بہ گہر قرآن و حدیث سے درس کو
وسیلہ ٹہرایا لوگون کے رجوعات کا نذر و نیاز و دعوت تر و خشک سے
فائدہ خوب اوٹہایا ہر قسم کے نذور کے قبول کرنے مین کچہہ تامل نہ تہا یہانتک کہ
نیا مسنی کا رزیڈنٹ انگلش ہے جکا نام کے مکان مین ایک زن فاحشہ تہی صاحب
مقدرت مرید ہوئی اور دس ہزار روپیہ نذر کی اوسکے مرید ہونے سے
رزیڈنٹ بہی نہایت خاطرداری کی اسواسطے کہ سید صاحب نے اوسکو اپنی
خاص بیٹی فرمایا تہا صاحب کتاب سیف الجبار فرماتے ہین کہ ہم
بہی وہان موجود تہا مولوی عبد الحی سے لوگون نے پوچہا کہ یہہ یہہ
فاحشہ کا زر جو زانی سے زنا کی عوض مین اوسنے حاصل کیا ہے
کچہہ جواب نہ دیا پریشان ہو گئے آخر کو حوالہ کیا استغفار پر سید صاحب
اون دونون صاحبون نے زبانی پر آنے پر کفایت نکی بلکہ ایک کتاب

صراط المستقیم سید صاحب کے حال مین لکہا اور اسکا کتاب مجموعہ شاہ اسمعیل صاحب کی
مشہور ہے غرض ان دونون تمام قریب اور کرامات مصنوعی سید صاحب کے
درج ہین اختصاراً ترک کیا گیا بالاختصار مضمون تصنیف اخبار مین سے کتاب الادعیہ
سندیہ کی مراد آباد مین کہ وہان پہلے سے کسیقدر اس مذہب کی گفتگو تہی
تا نئے لگی اسی مذہب کو پسند کیا اور تقویۃ الایمان تصنیف کی گویا اوسی کتاب
کی شرح ہے اس دین کی بڑی شہرت ہوئی اور بعوام الناس بیت اس
بلا مین پہنسے توہین اور تکفیر انبیا اور اولیا کی اور تکفیر تمام امت سلف خلف
کی خوب جاری ہوئی وبعد اراہل علم یہان تہے اونکی فیض صحبت سے
جو بچا سو بچا ورنہ اول وہلے مین اکثرون کو اسطرف میل آگیا بسبب شہرت
اونکے اور شاہ واقفی کے فن سیرت وحدیث سے جب نوبت دلی مین
پہنچی ہزارون ہزار آدمی کہ شاگرد اور مرید اور دیکہنے والے اور صحبت
یافتہ شاہ عبد العزیز صاحب اور مولوی رفیع الدین صاحب کے اور علم وفضل
مین اونسے زاید لوگ موجود تہے مولوی اسمعیل اور مولوی عبد الحی سے
دست وگریبان ہوے اور خواص نے فہمایش کی کہ اس سفر مین یہ نیا دین
کیا نکال لائے کہ اوسکے رو سے تمہارے اوستادونسے لیکر صحابہ تک کوئی
کفر وشرک سے نہین بچا اور قبل اس سفر کے تم بہی اوسی طریقہ پر تہے
اور ویسا ہی وعظ کہتے تہے اور فتوے لکہتے تہے جسکو اب شرک کہتے ہو
بیہودہ دین مین فساد ڈالنا اور قرآن وحدیث مین تحریف کرنا اور خلایق کو
گمراہ کرنا بہت برا ہے پر نصیحت کے کچہہ سود مند نہوئی لاچار ہوکر
سب نے انکار وابطال کیا مولوی مخصوص اللہ صاحب اور مولوی موسیٰ صاحب
رفیع الدین صاحب کے صاحبزادون نے فتوے اور رسالے اونکے رد مین لکہے ہین

نسبت آنحضرت کے شائع ہوئے تو مولوی فضل حق صاحب خیرآبادی نے جزاہ اللہ خیرا
کہ علم و فضل میں مولوی اسماعیل یا نظیرہ کو اون سے کچھ نسبت نہیں علوم عقلیہ و نقلیہ
اپنے والد ماجد سے کہ وہ بھی امام وقت تھے اور اسی عنفوان شباب میں حاصل کئے تھے مولوی
اسماعیل کے رد میں بہ ورود و ابطال کیا اور تغییر کی نوبت تحریر کی آئی مسئلہ امتناع نظیر
میں مولوی اسماعیل نے حرکت مذبوحی کچھ جواب میں کی آخر کو عاجز و ساکت ہو گئے
تحقیق الفتوی میں بکمال شرح و بسط سے مولوی فضل حق صاحب نے لکھا اور
اوسمیں صدر تیرہ مسئلہ اور استفتا اس امر کا اقرار دیا کہ تقویۃ الایمان میں مولوی
اسماعیل نے فلان فلان کلام لکھے ہیں آیا استخفاف اور بے ادبی پیغمبر
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے شامل ہے یا نہیں اور شرعاً اوسکے قائل کا کیا
حکم ہے سوال کو اختصاراً ترک کیا مگر جواب جو علماء وقت نے ثبت مہر و دستخط
اوسکے ہیں اوسکو نقل کیا جاتا ہے کلام او بلا تردد و اشتباہ بر استخفاف
منزلت و جاہ آن سرور و مقربان بارگاہ حضرت الہ و انتقاص شان سایر
انبیاء و ملائکہ و اصفیا و شیخ و اولیاء اشتمال و دلالت دارد قائل این کلام
لا محال از روے شرع مبین بلا شبہ کافر بیدین است ہرگز مومن و مسلمان
نیست و حکم او شرعاً قتل و تکفیر است و ہر کہ در کفر او شک آرد یا تردد دارد
یا این استخفاف را سہل انگارد کافر بیدین و نامسلمان و لعین است الا مع
کفر و بیدینی کمترین است از کسیکہ این کلام شیطانی نظام را ثواب و مستحسن پندارد
و اعتقاد این کلام را از عقاید ضروریہ دین شمارد و اسکے در کفر با قائل ہمسر
بلکہ در استخفاف از وے بالاتر است چہ او استخفاف آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
و سائر انبیاء و ملائکہ و اولیاء را مستحسن انگاشت و آنرا از ضروریات دین پنداشت
ہمچنان کسیکہ ظاہرا و باطناً پاسداری این قائل در جمیع مسائل وا دارد و برائے

حفظ حرمت او در اہل علم تاویلات دور از کار آرد چرا او نیز مرتکب استخفاف شان حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شد کہ پاسداری بدبینی را بر احترام آن سید الانام علیہ تحیۃ والسلام رجحان داد و بخوف ملامت بلکہ بمقتضائے بدبختی و شقاوت درپی اثبات آنچہ بر استخفاف دلالت دارد افتاد اینہمہ کفر و زندقہ است و الحاد اعاذنا اللہ من ذالک و از اثبات این مطالب در مقام انہم دست داد فقطع دابر الذین ظلموا والحمد للہ رب العالمین الحال سواد ظلمات و کفر شکستہ و بیاض نور ایمان باشراق پیوست فمن شاء فلیؤمن ومن شاء فلیکفر والسلام علی من اتبع الھدی مہرین اور دستخط اکثر اعلام کے اس پر اور مجلس جامع مسجد کے یہہ تفصیل ہے کہ پہلے ایک استفتا مرتب ہوا بمہر و دستخط مولوی رشید الدین خانصاحب و مولوی فضل حق صاحب و مولوی مخصوص اللہ صاحب و مولوی قدسی صاحب و مولوی محمد شریف صاحب و مولوی عبد اللہ صاحب و اخون شیر محمد صاحب کے صبح کے وقت منگل کے روز انتیسوین ربیع الثانی سنہ ۱۲ ہجری کو کہ مولوی عبد الحی صاحب جامع مسجد مین وعظ کہہ رہے تھے مولوی رشید الدین صاحب اور مولوی مخصوص اللہ صاحب اور مولوی قدسی صاحب مولوی رفیع الدین صاحب کے صاحبزادے اور مولوی محمد شریف صاحب وغیرہ علماء و طلبہ خاص و عام خوص پر مجتمع ہوئے جب مولوی عبد الحی صاحب وعظ کہہ چکے عبد اللہ طالب علم نے وہ استفتا پیش کیا کہ اپنے مہر او سپر کر دیجئے مولوی عبد الحی نے کہا مین نہین مہر کرتا کہ مین کچھہ نہین جانتا اوسنے کہا یہی لکھہ دیجئے اور اصرار کیا مولوی عبد الحی نے انکار کیا اور ملال ظاہر کرنے لگے مفتی محمد شجاع الدین خانصاحب نے کہا کہ اوسکا تصفیہ ضرور ہے کہ بڑا اختلاف پڑگیا ہے مرزا غلام حیدر شاہزادہ نے طالب علم

کی تکرار سے رنجیدہ ہوے اور مولوی عبدالحی وغیرہ کو مجمع علما مین واسطے مناظرہ
کے لاے مجمع سارے شہر خاص و عام امیر و فقیر کا ہو گیا کوتوال بہی اسلیے
بند و بست کے آپہونچا پہر مولوی عبدالحی نے فاضلو سے پوچہا کہ تم کیون آ ٹہرے
کسینے کہا کہ آپکے بلانیکے موافق کہ ہر روز کہتے تہے کہ جسکو تاب مناظرہ ہو ہمارے
سامنے آوے یہہ سنکر چپکے ہو گئے مولوی مخصوص اللہ صاحب نے کہا کہ ہم بموجب حکم آپکے
آئے ہین کہ حق ظاہر ہو جاوے مولوی موصوف نے کہا کہ تم ہمارے استادونکو برا
کہتے ہو بولے کہ مین نہین کہتا مولوی موصوف نے کہا یہہ ایسے مسئلے بتاتے ہین کہ اونسے
برائی اوستادونکی ثابت ہوتی ہے پوچہا وہ کیا ہے کہا کہ مثلا قبر کے بوسہ
کو شرک کہتے ہو اور ہمارے اکابر اوسکے مباشر تہے مولوی عبدالحی نے انکار
کیا کسینے کہا کہ لکہدو تاکہ تمہارے اوپر جہوٹ باندہنے والونکی تکذیب ہو مولوی
عبدالحی کانپتے ہوے ہاتہہ سے لکہدیا بوسہ دہندہ قبر مشرک نیست مولوی رشید
الدینخانصاحب کے ہاتہہ مین فتوی دیا گیا اور قریب مولوی عبدالحی کے آبیٹہے مولوی
عبدالحی نے گلہ شکوہ اونسے شروع کیا کہ خانصاحب مجہے آپکی خدمت مین دوستی تہی
پہر بلا سبب مجہے ذلیل کیا ہو خانصاحب نے فرمایا کہ ہم تمہارے اعزاز و اظہار کمال کیواسطے آئے
ہین لوگون نے مشہور کیا کہ تم مسئلے خلاف سلف کہتے ہو اس سبب سے تمسے خلق کو وحشت
ہے ایسے مجمع مین مفتریونکی تکذیب ہو جاویگی مولوی عبدالحی انکو بہی پریشان باتین
کرتے رہے خانصاحب نے فرمایا کہ تمہارے لوگ کہتے ہین کہ عبدالعزیز کی راہ اور
جہنم ہے اوسیوقت گواہی سے یہہ بات ثابت ہو گئی لوگ برا کہنے لگے مولوی عبدالحی
نے تبرا کیا آئندہ از طرف مولوی رشید الدین خانصاحب سے کہا کہ مولانا عبدالعزیز
کی محبت اور اعتقاد علم و بزرگی مین مین مثل تمہارے ہون طحاوی و کرخی کے برابر
جانتا ہون پہر استفسار شروع ہوا ہر مسئلہ کا جواب دیا کہ چندان مخالف جمہور نہ تہا مولوی

اسمعیل نے پہلے ہی استفسار سے ارادہ اوٹھہ جانیکا کیا مولوی رحمت اللہ صاحب
کہ ذرہی دیر تشریف رکہئے کہ جناب کی بہی دستخط اس تحریر پر ضرور ہے مولوی صاحب
نے کہا کہ مین کسیکے باپکا نوکر نہین ہون پہر اسلئے محتسب لااسے مرد و د
میرے ساتہہ سختی کرتا ہے اونہون نے کہا کہ حضرت مین سختی نہین کرتا
مین عرض کرتا ہون پہر مولوی اسماعیل نے کہا کہ میرے رسالہ کا جواب
لکہہ مولوی رحمت اللہ صاحب نے کہا کہ رسالہ آپکا میرے بغل مین ہے اگر آپ
فرمائین اسی مجمع مین جواب کو عرض کرون غصہ کہا کہ کچہہ نکہا پہر مولوی
اسماعیل نے کہا جواب عقلی لکہون یا نقلی کہا جیسا چاہیے پہر مولوی رحمت اللہ
نے کہا کہ رد جواب اوسکا لکہو گے کہا کہ مین کسیکا محکوم نہین ہون مولوی
رحمت اللہ صاحب نے کہا کہ نئے عقیدہ اپنے دلکے بنائے ہوئے
کسی سے نفرمائیے اور نہین تو ابہی بحث کرلیجئے مولوی اسماعیل اوٹھہ
بہاگے اور چلتے ہوئے مولوی رشید الدینخانصاحب مولوی عبد الحی سے
پوچہہ گئے وہ جواب سنتے تہے ایسے کہ قدما بہی بہت خلاف نہ تہے بیچ اون
شوال مین کہ بدعت کے تہے مولوی عبد الحی نے کہا کہ میرے نزدیک
بدعت حسنہ بہی ہے گو اصل ہر بدعت بد ہے مگر سبب نیکی کا اوسمین
ہونیکو حسنہ ہوجاتی ہے والا فلا مولوی رشید الدینخانصاحب نے کہا
کہ اصل ہر بدعت کی بد نہین بموجب من سن سنۃ حسنۃ فلہ اجرہا و اجر
من عمل علیہا و من سن سنۃ سیئۃ الحدیث اور حدیث من احدث
فی ہذا ما لیس منہ اور حدیث من ابتدع بدعۃ ضلالۃ لا یرضاہا اللہ
کہ ان تینون حدیثون سے ثابت ہوا کہ نیا طریقہ نیک بہی ہوتا ہے اور بد بہی
اور خدا کی مرضی کے موافق بہی ہوتا ہے اور مخالف بہی گمراہی بہی ہوتا ہے

نخیر گمراہی ہی ہوتا ہے اس سبب سے علماء نے کہا ہے کہ بعض بدعت واجب
و مندوب و مباح یعنے حرام و مکروہ مولوی مخصوص اللہ صاحب نے
کہا بدعت کی وجہ حسن و قبح کی ظاہر نہو وہ کیا ہے مولوی عبد الحی نے کہا
سیئہ ہے اونہوں نے کہا اس تقدیر پر بدعت سیئہ و مباح مین کیا فرق ہے
مولوی عبد الحی ساکت ہوگئے کیسیتے کہا کہ احکام خمسہ سے ایک حکم گم ہوگیا
پہر مولوی عبد الحی نے کہا کہ ہر بدعت کو بُرا اسواسطے کہتا ہون کہ کل بدعۃ
ضلالۃ کا کلیہ ظاہر پر رہے اور مخصوص نہو جاوے خانصاحب نے کہا کہ
تخصیص مین کیا قباحت لازم آتی ہے اور عمومات مین تخصیص مشہور ہے
مولوی محمد شریف نے پڑہا ما من عام الا وقد خص منہ البعض خانصاحب
نے کہا کہ تینون حدیثین مذکورہ بالا تخصیص کو چاہتے ہین پس تخصیص ضرور
ہے مولوی عبد الحی نے کہا کہ اصل ہر بدعت کے قبح بعض علما کا مذہب
ہے خانصاحب نے کہا یہہ قول حضرت مجدد کا ہے مگر تمہارے مذہب
سے نہایت دور ہے کہ او نکے مذہب مین جسکی اصل پائی جاوے
شرع مین وہ سنت ہے بدعت وہی ہے کہ جسکی اصل شرع مین نہ پائی
جاوے پہر مولوی عبد الحی نے غلطہ مین جاکر کہا کہ یہہ قول نووی کا
ہے فتح المبین مین لکہا ہے اوسیوقت فتح المبین شرح اربعین امام نووی
کی پیش کی گئے عبارت اوس مقام کی باواز بلند مع ترجمہ پڑہے گئی
پہر مولوی عبد الحی نے اچہے سے قایل کمعقول ہوے پہر اذان بعد
دفن مین کلام ہوا بعد کسی قدر تکرار کے کہا کہ مین کسیکو منع نہین کرتا ہون
کلام ہوا سوم کے فاتحہ مین بعد قیل و قال کے کہا کہ اگر کوئی اوس
دنمین ثواب زیادہ جانتا ہے ممنوع اور اگر ثواب زاید نہین جانتا اور

برعایت مصلحت کرتا ہے تو منع نہین تا عمر بر اخفاء جمیع نقل مجالس کا پہر تو یہہ حال ہوا
کہ ہر ایک مسئلہ مین اونہین آدمی سے قایل ہونے لگے اور اطراف و جوانب
مین بہی یہہ تقریرین اور تحریرین جا بجا پہیل گئین سب پر ظاہر ہوگیا کہ مولوی اسمعیل
کا طریقہ مخالف ہے تمام سلف صالحین کے اور اپنے خاندان کے بہی مخالف ہے
اور سبب عبارکا وہی نسبت خاندانکی تہی اور جب اوسکے بہی خلاف ٹہرے تو کچہہ
اعتبار ترہا اور ساری قلعی کہل گئی اور ہر ایک جگہ جو اہل علم تہے متوجہ ہوے
اونکی بیدینی کے اظہار اور اوسکے رد لکہنے پر ایسے مستعد ہوئے کہ آگ او سکے فتنہ کی
ٹہنڈی ہوگئی اور سنتے دین والے بہی زبان دبا کر بات کرنے لگے اور نو جسیہ
بات نباسے مین اور تقیہ جاری ہوا ہزار دن ہزار آدمی اوس طریقہ سے تائب
ہوے صرف وہی لوگ کہ جنکو سخن پروریکا پاس دین پر غالب ہوا یا جنکو دنیا
پیشہ واسطہ دنیا پیدا کرنیکا اوس طریق پر قایم رہے مگر نہایت ذلت و خواری کی
ساتھہ اہل علم کے مجلسو مین تقیہ سے گذارا کرتے مولوی اسمعیل وغیرہ ارکان
دین جدید نے بہی اس بحث کو کم کرکے وعظ کو منحصر کیا جہاد کی ترغیب اور اس
جملہ جمیلہ سے کہ امر محمود ہے بہت لوگ اکہٹے ہوے اور جب اونہین بہی جب کہو
توفیق ہوی اسقدر حوصلہ دیا ایک جماعت کے ساتھہ گئی افغانستان کو سید احمد کو
امیر المومنین بنایا اور قوم سکہہ پر جہاد کا عزم کیا مگر اوسمین بہی وہی پیشین گوئیان
کہ فلانی تاریخ کو رنجیت سنگہ رئیس کفرہ قوم سکہہ امیر المومنین کے ہاتھہ سے مارا
جاویگا اور فلانی تاریخ فلان ملک فتح ہوگا اور نماز عید فلانے سال مین امیر المومنین
جامع مسجد مین لاہور کے پڑہیگا اور اللہ کا یون حکم ہوا ہے اور لڑائیکے وقت
توپ بندوق سکہہ کے بند ہوجاوینگے بلکہ بعضے افغان اوسی شرط پر داخل بیعت
ہوے تہے جب مقابلہ ہوا فقرا کفرہ سکہہ کے سامنے سے جان بچا کر صاف

بھاگ گئے اور عار جہاد سے بھاگ جانے کے جو بڑا گناہ کبیرہ ہے اختیار
کئے اور اہل پشاور کے مخالفون سے مگر مسلمانونکا قتل بہت کیا جب
فوج سکھہ متوجہ پشاور ہوی یہہ خبر سنتے ہی بھاگ کر راہ پنجتار کی لئے پنجتار
کا رئیس فتح خان نام اور سب افغان بہت تعظیم و تکریم سے پیش آئے
اور بیعت کی اطاعت و فرمان برداری جیسی چاہیے کئے اپنے تمام ملک
کا خراج بہی امیر المومنین کے سرکار مین داخل کرنا قبول کئے اور عامل حاکم او
اپنے اپنے مکانون پر مقرر کیا کرادیا تحصیل اور حکم اونکا جاری کرایا اور
مقدور والون نے جو بیچاری وہان تہے اپنے گہر کے مال سے عورتونکے
زیور تک بہی دریغ نکیا یا تسمحق ایماندارکا جیسا چاہیے وہ بجا لاے
واقع مین افغانکی قوم دیندار ہین بڑے مضبوط ہین دینکے نام پر اونکو جان و دنیا
ایسا عزیز ہے جیسا کہ اور ونکو جان رکہنا مولوی اسماعیل اتنے ہی حکومت
کا تحمل نہین کر سکے آپ باہر ہوگئے مظلمات بیجا اور دین جدید کے احکام
جاری کر دئے اور سید احمد کے نام پر صلی اللہ علیہ وسلم کا لفظ تجویز ہوا
اور سکہ مہر یہہ ٹہرا اسمہ احمد اور جو وہ صراط المستقیم مین سید احمد کو پیغمبر
بنانیکی تمہید کر رکہے تہے اوسکا اظہار شروع ہوا فقہا اور فقہا پر لعن و طعن
و تشنیع کتب حنفیہ پر برملا کرنے لگے اور پٹہانونکے ناموس و مال و جان
سے تعرض شروع کیا ہر چند معزز آدمیون نے سمجہایا نہ مانا وہ بیچارے
تنگ آئے اور مشورہ کیا کہ ہمنے سکہہ پر جہاد کے واسطے اونکو رئیس
کیا یہہ لوگ جو کافر دینے چاہئے ہمارے اوپر جاری کیا سکہ کے مقابلے
مین اوس نامردی سے بہاگے اور مسلمانونکی جان و مال و عزت پر
اسقدر دلیری کرتے ہین دین و ایمان کا ہی اونکے کچہہ پتا نہین ہے

دفع کیا چاہئے چنانچہ عالمون اور سردارون کو بھیجا جو کہتا تہا کہا مگر مولوی
اسماعیل نے ایک ذرا بھی نہ سنا آخر مسلمانون نے جتنے آدمی ہمراہی
مولوی اسماعیل کے جہان جہان متعین تھے اور علم و اجرا حکم دین جدید
مین مشغول تہے ایکمرتبہ سب کو مار ڈالا فتح خان نے عذر کیا کہ مین آخر
روز سیاہ کے واسطے کہتا تہا کہ حد اعتدال سے بڑہنا اور دین جدید کے
احکام جاری کرنا اور لوگونکے مال و جان و ناموس سے تعرض کرنا
مناسب نہین ہے اب کام ہاتھ سے نکل گیا کہ تمام ملک پہر گیا و تدارک
نہین ہو سکتا مگر تمکو اس مہلکہ سے بچا کر باہر نکالے دیتا ہون پہر جو کچھ
تقدیر مین ہوگا ظہور مین آویگا سید احمد اور مولوی اسماعیل وغیرہ چند
آدمیونکو کہ ہمراہ تھے اوس ملک مین سرحد سے باہر نکال کر اپنے ملک
کے رعایا کی استمالت اور انتظام کے واسطے پہر سید احمد وغیرہ بہاگے
جاتے تہے کہ عین بہاگنے کی حالت مین ایک جماعت وہان پہنچی کہ اون
سبکو مار ڈالی کوئی کہتا ہے سکہ تہے کوئی کہتا ہے پٹہان تہے اونمین
سے کوئی نہ بچا اور جو اکثر بہاگ کر آئے تہی سو ملک پنجاب رہے تہا اور وہ صدمہ
کہ بالیقین مظلوم مسلمانونکے ہاتھ سے اوٹہایا انتہی مضمون سیف الجبار ملخصاً پہر
بیان سے سیف الجبار مین سید احمد کی امت کے عقاید مختلفہ اور اونکے
حق مین حدیثین جہوٹ بنانیکا ذکر ہے پہر مولوی اسحاق کے جانشین بمقام
مولوی اسحاق اور زنا و بیلات سے فریقین کو راضی رکہنے کا ذکر ہے جو کوئی
چاہے کتاب سیف الجبار کو مطالعہ کرے اوس سے بخوبی واضح ہوگا پس
فرقہ وہابیہ منسوب ہین ساتہہ عبد الوہاب نجدی کے فایدہ مرقومہ فوق کتاب
سیف الجبار مین تحریر ہے حال خروج اتباع عبد الوہاب نجدی کا ملک

نجد مین اور اوسنے ظلم اور تغلب کرنیکا حرمین شریفین پر مشرک ٹہیرانیکا اہل
اسلام کو اور پہر اوسنکے ہلاک ہونیکا دست اہل اسلام سے بالاجمال کتاب
حاشیہ شامی مین اور بہ تفصیل کتب تواریخ حرمین شریفین اور مصر مین مذکور
ہے اور علاوہ اوسکے تواریخ ملک انگلستان مین بہی سب حال مفصلاً مسطور
ہے عبارت حاشیہ شامی مطبوعہ مصر کے تیسری جلد مین صفحہ ۳۰۹ بر باب البغاۃ
مین تحریر ہے کما وقع فے زماننا فی اتباع عبد الوہاب الذین خرجوا
من نجد وتغلبوا علی الحرمین وکانوا ینتحلون مذہب الحنابلۃ لکنہم
اعتقدوا انہم المسلمون وان من خالف اعتقادہم مشرکون
فاستباحوا بذلک قتل اہل السنۃ وقتل علماءہم حتی کسر اللہ شوکتہم
وخرب بلادہم وظفر بہم عساکر المسلمین عام ثلث وثلثین ومائتین
والف انتہی پہر اوسی نسخہ سیف الجبار پر تحریر ہے خلاصہ حال وہابیہ کا
کہ وہ عبد الوہاب ساکن نجد کے پیرو ہین یہ ہے کہ ۱۲۰۷ھ مین بر بنی انتظام
سلطنت روم دیکہ کر خروج کیا اور اوس بناپر سب مسلمانونکو مشرک ٹہیرا
دیا اور ایک نیا عقیدہ بنایا کہ جو اوسکے خلاف ہو مشرک ہے اور حرمین
شریفین اور بعضے عراق کے شہرون پر مثل کربلا وغیرہ کے اونکا تسلط
رہا آخر مسلمانونکے لشکر سے اونپر فتح پائی اور استیصال کلی اوسکا سنہ ۱۲۳۳
ہجری مین ہوگیا اور اوسکے عقیدہ کی کتاب جو ہندوستان مین آئی تہی
اوسکو مولوی اسمٰعیل نے اختیار کیا اور اوسکے مطابق کر گویا اوسکا
ترجمہ اور شرح ہے اردو زبان مین تصنیف کیا اور تقویۃ الایمان اوسکا نام
رکہا کہ اوسکی رو سے اوسنکے اوستادون سے لیکر اصحاب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم تک کوئی شرک سے نہین بچا علماء ہند اہل سنت نے

اونکے رو برو اور اونکے بعد تحریر اور تقریر سے خوب رد کیا اب بیان
سے تقلید مجتہدین کے باب مین جو علماء سلف سے وارد ہے تحریر کیا جاتا
ہے شاہ ولی اللہ صاحب نے عقد الجید مین لکہا ہے اعلم ان فی الاخذ
بهذه المذاهب الاربعة مصلحة عظيمة وفي الاعراض عنها مفسدة
كبيرة ونحن نبين ذالك بوجوه احدها الامة اجمعت على ان
يعتمد وعلى السلف في معرفة الشريعة فالتابعون اعتمد وفي
ذالك على الصحابة وتبع التابعين اعتمدوا على التابعين
وهكذا في كل طبقة اعتمد العلماء على من قبلهم والعقل
يدل على حسن ذالك لان الشريعة لا يعرف الا بالنقل والاستنباط
والنقل لا يستقيم بان ياخذ كل طبقة عمن قبلها بالاتصال ولابد
في الاستنباط من ان يعرف مذاهب المتقدمين لئلا يخرج
من اقوالهم فيخرق الاجماع ويبني عليها ويستعين في ذالك
عن سبقه لان جميع الصناعات كالصرف والطب والشعر والحداد
والنجارة والصياغة لم تتيسر لاحد الا بملازمة اهلها وغير ذالك
نادر بعيد لم يقع وان كان جائزا في العقل واذا تعين الاعتماد
على اقاويل السلف فلابد من ان يكون اقوالهم التي يعتمد
عليها مروية بالاسناد الصحيح مدونة في كتب مشهورة
وان يكون مخدومة ما يبين الراجح من محتملاتها وتخصيص
عمومها في بعض المواضع وتقييد مطلقها لبعض المواضع ويجمع
المختلف بهذه الصفة الا هذه المذاهب الاربعة كذا في
فتح المبين في مكائد غير المقلدين ترجمہ جان تو تحقیق کہ اختیار

کہ تعیین ان مذاہب اربعہ کے مصلحہ عظیمہ ہے اور رد و گردانیدن اون مذاہب
سے فساد کبیرہ ہے اور ہم بیان کرتے ہین اس امر کو کئی وجوہ سے ایک اونمین
وہ ہے کہ امت نے اجماع کیا اسبات پر کہ اعتماد کرین وہ سلف پر معرفت
شریعت مین پس تابعون اعتماد کیا اسبات مین صحابا پر اور تبع تابعین نے
اعتماد کیا اسبات مین صحابا پر اور تبع تابعین نے اعتماد کیا تابعین پر اسی طور پر
ہر طبقہ مین اعتماد کیا علما اون پر جو قبل و نکے ہین اور عقل اس امر کی خوبی
پر دلالت کرتی ہے اسواسطے کہ شریعت بغیر نقل اور استنباط کے معلوم
نہین ہوتی اور استنباط مین ضرور ہے کہ مذاہب متقدمین پہچانے تا کہ متفقہ
کے اقوال سے باہر نآوے پس خرق اجماع لازم آوے اور بنا امر اپنا
اجماع پر کرے اور مدد چاہے اس امر مین اون لوگون سے جو سابق گذرے
ہین اسواسطے کہ تمام علوم مانند صرف اور طب اور شاعری اور آہن گری
اور نجاری اور صناعی کے سیکھنے واسطے آسان نہین ہوئی مگر ساتھ مصاحبت
اہل پیشہ کے اور سوا اسکے نادر اور بعید ہے اگرچہ عقل کے
نزدیک جایز ہے پھر جس وقت کہ متعین ہوا اعتماد اقوال سلف پر پس ضرور ہے
کہ ہووے جن اقوال پر اعتماد کیا گیا روایت کئی ہووین اسناد صحیح سے
یا مدون ہووین کتب مشہورہ مین اور ہووین وہ روایت خدمت کئے اس
امر کے کہ بیان کرے اوسکو جو کہ احتمالات سے اوسکے راجح اور قوی ہووے
اور بعضے مواضع مین مطلق کو مقید کرتے اور مختلف کو جمع کرے اور اوسکے
احکام کے علتونکو جمع کرے و گر نہ ہرچند اون روایات پر اعتماد صحیح نہوگا
اور کوئی مذہب اس صفت کے ساتھ اس آخر زمانہ مین نہین مگر یہ چار مذہب
تفسیر احمدی مین لکہا ہے قل وقع الاجماع علی ان الاتباع انما یجوز

للائمہ الاربعۃ وقال فی الاشباہ والنظایر تحت القاعدۃ الاولی ماخالف الائمۃ الاربعۃ فھو مخالف للاجماع وان کان فیہ خلاف غیرھم فقد صرح فی التحریر ان الاجماع فقد انعقد علی عدم العمل بمذھب مخالف للائمۃ الاربعۃ کذا فی فتح المبین ترجمہ بتحقیق کہ اجماع واقع ہوا اسپر کہ اتباع محض ائمہ اربعہ کی جایز ہے اور اشباہ مین ہے تحت قاعدہ اولی کے کہا کہ جو مخالف چار اماموںکے ہو وہ مخالف اجماع ہے اگرچہ اوسمین اونکے غیر کا خلاف ہووے پس تحقیق کہ کتاب تحریر مین تصریح کیا ہے اسبات پر اجماع منعقد ہوا عدم عمل اوس مذہب پر جو مخالف ان چار اماموںکے ہے قاضی ثناء اللہ نے تفسیر مظہری مین لکھا ہے فان اھل السنۃ قد افترق بعد القرون الثلثۃ والاربعۃ علی اربعۃ مذاھب ولم یبق مذھب فی فروع المسائل سوی ھذہ المذاھب الاربعۃ فقد انعقد الاجماع المرکب علی بطلان قول مخالف کلھم وقد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا یجتمع امتی علی الضلالۃ وقال اللہ تعالی ومن یتبع غیر سبیل المومنین نولہ ما تولی ونصلہ جہنم وساءت مصیرا فتح المبین ترجمہ پس تحقیق کہ اہل سنت متفرق ہوے بعد قرون ثلثہ اور اربعہ کے چار مذہبون پر اور باقی نہین رہا فروع مسائل مین سوا ایہہ چار مذہبونکے پس تحقیق منعقد ہوا اجماع مرکب باطل ہونے پر اوس قول کے جو مخالف اون چار مذہبونکے ہوا اور تحقیق کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ میری امت گمراہی پر جمع نہین ہوتی ہے اور حق تعالی نے فرمایا کہ جو شخص غیر راہ مومنین کے اتباع کرے پہیر وینگے ہم اوس راہ جو اسنے پہیرا اور داخل کرینگے ہم

اوسکو دوزخمین اور بد سے ہے وہ دوزخ پہر نیکی جاسے ملا علی قاری لکہتے ہین
بل یجب حتماً ان یعین مذہبا من ہذہ المذاہب اما مذہب
الشافعی فی جمیع الوقایع والفروع واما مذہب مالک واما
مذہب ابی حنیفہ وغیرہم ولیس لہ ان ینتقل من مذہب
الشافعی فی البعض ما یہواہ ومن مذہب غیرہ فی الباقی مایہواہ
انا لو جوزنا ذالک لادی الی الخبط الخروج عن الضبط وحاصلہ
یرجع الی نفی التکلیف لان مذہب الشافعی اذ قتضا تحریم
شئ ومذہب غیرہ اباحۃ ذالک الشئ بعینہ او علی العکس
یہوان شاء مال الی الحلال وان شاء مال الی الحرام فلا یتحقق
الحل والحرمۃ وذالک باطل بالاجماع لان حفظ الدین واجب
وذالک ما یحصل الا بہ فیکون واجبا لان مقدمۃ الواجب
واجب بالاجماع فثبت ان تقلید المذہب الواحد واجب
بالاجماع ترجمہ یعنے ایک مذہب کی تقلید کا اختیار کرنا واجب ہے
مذاہب اربعہ سے مثلاً تقلید شافعی کی جمیع مسایل مین وعلی ہذا القیاس
تقلید حنفی کی اور یہہ کسیکو جایز نہین کہ بعض مسایل مین شافعی کے تقلید
اپنی خواہش نفس کے موافق اختیار کرے اور بعض مسائل مین حنفی کے
تقلید اپنے مرضی کے موافق کرے اسواسطے کہ اگر یہہ امر جایز ہوتا تو تکلیف
شرعی اوٹھ جاتی مثلاً مذہب شافعی مین ایک شئ حرام ہے اور وہی شئ
مذہب حنفی مین حلال ہے یا بالعکس اوسکے سو غیر مقید بمذہب کبہی اوسکو
حلال کہتے ہین اور کبہی حرام پس حلت وحرمت متحقق نہوئی اور یہہ بالاجماع
باطل اور مردود ہے اسواسطے کہ حفاظت اور نگرانی دین کی واجب ہے

اور یہہ بات بغیر تعین مذہب واحد کے حاصل نہین ہوتی پس تعین مذہب
واحد کی واجب ہوگئی کہ مقدمہ واجب کا بھی واجب ہوتا ہے پس ثابت
ہوا کہ تقلید مذہب واحد کی واجب ہے اور یہی مدعا ہے اور فتوی
علماء مدینہ طیبہ کا جو متعلق کتاب فتح المبین سے ہے اوسمین یہہ تحریر ہے
وقد انعقد الاجماع خلف عن سلف علی وجوب تقلید واحد
منهم لان المجتهد مفقود بعد المائة الرابعة كما في اذكار النووي
حيث لم يوجد بعد هذا التاريخ من تكمل فيه شروط الاجتهاد
ترجمہ بہ تحقیق کہ اجماع منعقد ہوا خلفا عن سلف واجب ہونے پر تقلید ایک
کے اون ائمہ مجتہدین سے اسواسطے کہ مجتہد مفقود ہین بعد چارسو ہجری کے
جیساکہ اذکار امام نووی مین لکہا ہے اسواسطے کہ نہین پایا گیا بعد اس
تاریخ کے وہ شخص کہ کامل طور سے پائے جاوین اوس شخص مین شرائط
اجتہاد کے مولوی احمد رضا خان صاحب تقریر وتقریظ متعلق کتاب
فتح المبین مین لکہا ہے کہ سیدنا سفیان بن عیینہ رضی اللہ عنہ کہ اجلہ
ائمہ محدثین اور شیوخ بخاری ومسلم ہین ارشاد فرماتے ہین الحدیث
مضلۃ الا للفقہاء یہہ حدیث گمراہ کردینے والی ہے مگر فقہاے مجتہدین
کو سمجہ ہے کہ علماء مجتہدین اور ائمہ متقین حدیث کے مالہ وماعلیہ کو سمجہتے
ہین اور اسرار شریعت اور دقائق احکام الہی سے وہی لوگ کماحقہ
واقف ہین اونہین کو عمل بالحدیث سزاوار اور لائق ہے نہ مثل قوم وہابیہ
نجدیہ کے ایک دو کتابین حدیث کے سرسری طور پڑہتے ہین ہنوز
عبارت عربی پڑہنے کا اور سمجہنے کا تو شعور بخوبی پیدا نہین ہوا مگر عربی
عبارت کی تو جو فکر کہان تیا دعوی عمل بالحدیث کا کرنے لگجاتے ہین اور

فتوؤن مین احادیث سے جواب دیتے ہین اور ذرا بھی خیال نہین کرتے
کہ یہ حدیث کس مقام اور محل پر وارد ہے اور اس حدیث مین کیا
نکات اور اسرار مندرج اور مندمج ہین پس اس روش سے اونکے یہی
قرآن اور حدیث نے اونکو گمراہ کیا اور وہ لوگ مورد آیہ یضل بہ کثیرا
کے ہوے آج کل کے غیر مقلدین اور فرقہ وہابیہ کا تو کیا ذکر ہے جو استاد
اونکے ابن تیمیہ اور داود ظاہری اور عبد الوہاب نجدی ہین کہ یہ لوگ
اونکے تابع ہین اور شمہ علم بھی اونکا یہ لوگونکو حاصل نہین دیکھو جب اونھون
نے ائمہ مجتہدین کی تقلید کو چھوڑ کر عمل بالحدیث اختیار کیا کس گمراہی مین
پڑ گئے اور عمل بالحدیث اونکا مضحکۃ الاطفال ہوگیا چنانچہ ابن تیمیہ نے
حدیث لا تشد الرحال الا الی ثلثۃ مساجد سے یہ مضمون نکالا
کہ زیارت نبوی کے واسطے سفر کرنا حرام ہے اور عبد الوہاب نجدی
نے دعوی عمل بالحدیث اور عمل بالقرآن کا کیا روضہ منورہ نبویہ کو منہدم کر
کہا اور قتل بہت مسلمین خصوصاً قتل سادات اور اہل حرمین شریفین
کا مباح کیا اور داود ظاہری نے حدیث لا یبولن احدکم فی الماء
الراکد سے یہ مسائل استنباط کیا کہ اگر کوئی شخص ایک طرف مین پیشاب
کر کے کھڑے ہوے پانی مین ڈالے یا الگ جا کے پیشاب کرے مگر وہ پیشاب
بہہ کر پانی مین آجاوے یا اگر کوئی شخص پاخانہ پانی مین کر دے تو کچھ مضائقہ
نہین اوس پانی سے وضو جایز ہے اسواسطے کہ حدیث مین پیشاب
کرنا کھڑے ہوے پانی مین منع ہے اور یہ سب صورتین جو اوسکے
سوا ہین جایز ہین پس ایسا عمل بالحدیث مضحکہ اطفال اور مصداق آیہ اللہ
یستہزء بہم کا ہوا گر تو قرآن بدین نمط خوانی ببری رونق مسلمانی را

پھر اونکے تابعین عامل بالحدیث جو فخلف من بعدہم خلف پیدا ہوے بدعوی عمل بالحدیث طعام فاتحہ او راعراس بزرگان دین کو حرام کہنے لگے جہان موقع پاے اوس طعام کو مطلقا حرام کہے او راوسکو مشابہت دئیے اون جانورون سے جو بتونکے نام سے مشرکین بت پرست ذبح کرتے ہین اور جہان موقع نہ پائے وہان دربردہ گفت وگو کئے کہ طعام فاتحہ بزرگان دین اغنیا پر حرام ہے اور بدعوی عمل بالحدیث فتوی مین بلاتحاشا احادیث ہانکنے لگے اور استدلال بالحدیث فرمانا شروع کئے کہ جسکا سر نہ پر جیساکہ اس شہر مین قبل ایک زمانہ کے ایک صاحب اوسی گروہ کے مسجد مین وعظ بیان فرمارہے تہے اثنا وعظ مین جو اونکو اپنے علم کا غلو اور جوش ہوا اور دعوی انا خیر کا اونکے دماغ مین سمایا ارشاد فرمائے کہ مجھے اللہ تعالی ایسا علم وفضل عنایت فرمایا ہے کہ جس چیز کو چاہون حرام کرون اور جسکو چاہون حلال کرون ایک اہل مجلس نے اونکی خدمت مین عرض کئے کہ حضرت کا ارشاد بابرکات سچہ ہے کہ حق تعالی نے آپکو اسیقدر مبلغ علم سے سرفراز کیا کہ آپ جسکو چاہین حلال کرین اور جس چیز کو چاہین حرام فرماوین مگر اہل مجلس آپکے علم وفضل سے جیسا چاہین واقف نہین مگر اسوقت مین کہ آپ آیہ حرمت علیکم امہاتکم کے پہلے نانے کو حلال فرماوینگے تو سب اہل مجلس محظوظ ہووینگے اور آپکے علم وفضل کا بخوبی اقرار واعتراف کرینگے پس واعظ صاحب کو جو بالکل پہلا دعوی ہمہ دانی اونکے سر مین سمایا تہا یکسر فرو ہوا بالاخر سوائے نگون ساری اور شرمندگی کے کچھہ ثمرہ اونکو حاصل نہوا خیال کیا چاہئے کہ یہہ لوگ جو دعوی عمل بالحدیث کا کرتے ہین اور صحاح ستہ کا دم بہرتے

ہین سوا اونکو علم حدیث کہان سے حاصل ہوا اصحاب صحاح نے سب ائمہ مجتہدین
سے علم حدیث اخذ کئے اور ائمہ مجتہدین اصحاب صحاح ستہ کے اوستاد ہین
خصوصاً امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے اصحاب صحاح مین سے کوئی
ایسا نہین کہ بواسطہ یا بلا واسطہ شاگرد نہو وین چنانچہ فتح المبین مین لکہا ہے
مرقات شرح مشکوۃ مین ہے قال ابن حجر وتلمذ لہ کبار من
الائمۃ المجتہدین والعلماء الراسخین عبد اللہ بن المبارک
واللیث ابن سعد والامام مالک بن انس انتہی ومنہم داؤد
الطائی وابراہیم بن ادہم وفضیل بن عیاض وغیرہم
من اکابر السادات الصوفیۃ رضی اللہ عنہم اجمعین یعنے
کہا ابن حجر نے کہ شاگرد ہوے امام ابو حنیفہ کے بڑے بڑے ائمہ مجتہدین
اور علماء راسخین مثل عبد اللہ بن المبارک اور لیث بن سعد اور امام مالک
انتہی اور اونہین سے داؤد طائی اور ابراہیم ادہم اور فضیل بن عیاض
وغیرہم اکابر صوفیہ سے انتہی ان تحریرات سے معلوم ہوا کہ امام مالک
امام صاحب کے شاگرد ہین اور امام شافعی امام مالک اور امام محمد کے
شاگرد ہین اور امام احمد امام شافعی کے شاگرد ہین اور امام احمد کے
امام بخاری اور امام مسلم اور ابو داؤد شاگرد ہین اور امام بخاری
کے امام ترمذی اور امام نسائی شاگرد ہین پس امام اعظم کے
شاگرد و شاگرد ہین شاگرد ہی ارشد: بخاری شافعی مسلم نسائی
ترمذی احمد یا غرض کوئی محدث الا ماشاء اللہ ایسا نہین جسکو
امام ابو حنیفہ سے بلا واسطہ یا با واسطہ تلمذ حاصل نہو اسیطرح عبد اللہ
بن مبارک اور وکیع بن جراح کے واسطے سے بہی کہ یہہ دونو بہی امام

امام صاحب کے شاگرد ہین امام بخاری اور مسلم وغیرہا امام صاحب کے بواسطہ تلمید رشید ہین اسیطرح امام ابو یوسف کے امام احمد اور امام محمد اور یحیی بن معین وغیرہ شاگرد ہین انتہی عبارت فتح المبین مولانا شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی نے اپنی کتاب الانصاف فی بیان سبب الاختلاف مین لکھا ہے ومن ھذا القبیل محمد بن اسمعیل البخاری فانہ معدود فی طبقات الشافعیۃ الشیخ تاج الدین السبکی وقال انہ تفقہ بالحمیدی والحمیدی تفقہ واستدل لشیخنا العلامۃ علی ادخال البخاری فی الشافعیۃ بذکرہ فی طبقاتھم وکلام النووی الذی ذکرناہ شاھد لہ انتہی یعنے جسطرح ابو جعفر بن جریر طبری شافعی المذہب ہین اسیطرح امام محمد بن اسماعیل بخاری بہی مقلدین شافعیہ مین شمار کئے گئے اور جس شخص نے اونکو طبقات شافعیہ مین ذکر کیا ہے وہ امام تاج الدین سبکی ہین اور اونہون نے فرمایا کہ امام بخاری نے علم فقہ سیکہا ہے امام حمیدی سے اور حمیدی نے شافعی سے اور دلیل لاے ہمارے شیخ علامہ امام بخاری کے داخل ہونے پر شافعیہ مین ساتھ مذکور ہونے اونکے طبقات شافعیہ مین اور کلام نووی کا جو ذکر کیا ہمنے اوسکو گواہی دے رہا ہے اسبات کی کہ امام بخاری شافعی المذہب ہین انتہی پس جب ایسی بڑی امام المحدثین نے بدون تقلید کے دین مین چارہ نہین دیکہا ناچار مذہب شافعی اختیار کیا تو اب لامذہبونکو یہ تقلید امام بخاری علیہ الرحمہ کے ضرور چاہیے کہ کسی مذہب کو اختیار کرین اور اپنی لامذہبی پر ہزار بار لعنت اور

گنہگار کرین کذا فے فتح المبین شاہ ولی اللہ کتاب الانصاف مین لکھا ہے
اما ھذہ الطبقۃ الذین ھم اھل الحدیث والاصر فان الاکثر
منھم انما کدھم فی الروایات وجمعھم الطرق وطلب الغریب
والشاذ من الحدیث الذی اکثرہ موضوع او مقلوب ولا یرا
عون المتون ولا یفھمون المعانی ولا یستنبطون اسرھا ولا
یستخرجون رکازھا وفقھھا وربما عابوا الفقھاء وتناولوھم
بالطعن وادعوا علیھم مخالفۃ السنن ولا یعلموا انھم من
مبلغ ما اوتوہ من العلم قاصرون وبسوء القول فیھم آثمون
یعنے لیکن یہہ طبقہ جو اہل حدیث کا ہے سو بیشک اکثر اونکے سعی
کرتے ہین روایات مین اور طرق حدیث کے جمع کرتے ہین اور طلب
کرتے ہین غریب اور شاذ کی اوس حدیث سے کہ جسکا اکثر موضوع یا
مقلوب ہے اور نہین رعایت کرتے وہ لوگ متن کی اور نہین سمجھتے معنون
کو اور نہین استنباط کرتے اونکے اسرار کا اور نہین نکالتے اونکے خزا
اور فقاہت اور اکثر اوقات فقہا پر عیب کرتے ہین اور طعن مارتے
ہین اور ادعا اونپر مخالفت حدیث کا دعوی کرتے ہین اور نہین جانتے ہین امر
کہ فقہا کو یہہ مسئلہ کس مبلغ سے دیا گیا علم سے وہ لوگ قاصر ہین اور
فقہا کے حق مین برے الفاظ کہتے ہین گنہگار ہوتے ہین انتہی کذا فے
فتح المبین اور علامہ ابن حجر مکی شافعی نے خیرات الحسان کے فصل بست
وششم مین لکھے ہین من یطلب الحدیث ولا یتفقہ کمن یجمع الادویہ
ولا یدری منافعھا حتی یجی طبیب کما ان المحدث لا یعرف
وجہ حدیثہ حتی یجی الفقیہ انتہی ترجمہ جو شخص کہ جو حدیث کو

طلب کرتا ہے اور فقاہت نہین کہتا مانند اوس شخص کے ہے کہ جو
جمع کرتا ہے اور اوسکے فوایدنہین جانتا یہان تک کہ طبیب آوے
محدث وجہ حدیث کو نہین جانتا یہان تک کہ فقیہ آوے کذا فی فتح المبین
یہہ بات بہت راست اور درست ہے کہ معانی حدیث کے قول و فعل صحابا
اور علماء راسخین ہی سے معلوم ہوتے ہین جیسا کہ فتح المبین مین مذکور ہے
امام زیلعی نے تبیین الحقایق مین لکہا ہے واذا اتفق الناس علی
ترک العمل بالحدیث المرفوع لایجوز العمل بہ لانہ دلیل ضعفہ فما
ظنک لفعل بعض الصحابہ ترجمہ اور جسوقت متفق ہووین لوگ اوپر
چہوڑنے عمل کے حدیث مرفوع پر نہین جایز ہے عمل اوس حدیث مرفوع
پر اسواسطے کہ دلیل ہے اوسکے ضعف کی پس کیا گمان ہے تیرا فعل
بعض صحابا سے انتہی اور فتح المبین کے جواب سوال دوم مین تحریر ہے
طحاوی نے حاشیہ درمختار کے کتاب الذبایح مین فرمایا ہے وھذہ الطایفۃ
الناجیۃ قد اجتمعت الیوم فی المذاھب الاربعۃ وھم الحنفیون
والمالکیون والشافعیون ومن کان خارجا من ھذہ المذاھب
الاربعۃ فی ذالک الزمان فھو من اھل البدعۃ والنار یعنی یہہ
گروہ نجات پانیوالا جمع ہین آجکے روز چارون مذہب مین اور وہ لوگ حنفی اور
شافعی اور مالکی اور حنبلی ہین اور جو شخص ان چارون مذہب سے اس
زمانہ مین خارج ہوا وہ بدعتی اور دوزخی ہے انتہی اب یہانسے جو استفتاء
اون گروہ کے بارہ مین مرتب ہوا اور علماء نے بالاتفاق اوسکا جواب
دیا ہے اور کتاب فتح المبین مین تحریر ہے اختصاراً نقل کیا جاتا ہے
معلوم کیا چاہیے کہ استفتا تین سوالو مین مرتب ہوا بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم سوال اول علماء اہل سنت وجماعت اس مسایل میں کیا فرماتے ہیں کہ یہ گروہ وہابیین یعنے فرقہ غیر مقلدین داخل ہے اہل سنت وجماعت میں یا خارج ہے اونسے مثل اور فرقوں ضالہ سے سوال دوم اور رسم غیر مقلدین کو اونکے ساتھ مخالطت اور مجالست کرنا اور اونکو اپنے مساجد میں باوجود خوف فساد کے آنے دینا درست ہے یا نہیں سوال سوم اور اونکے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے بینوا بالتفصیل توجروا بالاجر الجزیل جواب سوال اول وہابیہ غیر مقلدین کہ قطع نظر عقاید کے جنکے علامات ظاہری اس ملک میں ائمہ اربعہ میں سے کسیکی تقلید نکرنا اور فقہ کو مخالف حدیث کے کہنا اور مقلدون کا نام مشرک اور بدعتی رکھنا اور اپنے تئین موحد اور محمدی ظاہر کرنا اور تقلید سے چڑنا اور انعقاد مجلس میلاد خیر العباد اور فاتحہ خوانی وعرس اولیاء اللہ کو شرک وبدعت کہنا اور بغیر کسی امام کی تقلید کے آمین نماز مین پکار کے کہنا اور وقت رکوع کے اور قومہ کے رفع یدین کرنا اور ناف سے اوپر بلکہ سینہ پر ہاتھ باندھنا اور امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھنا اور جو ایسا نکرے اوسکو برا کہنا مثل دیگر فرقون ضالہ رافضی وخارجی وغیرہما کے اہل سنت وجماعت سے خارج ہیں چنانچہ بموجب تحریر اونہین کے کتابونکے چند عقاید اور مسائل لقبینام ومندسہ صفحہ کے بطور نمونہ بیان کئے جاتے ہین تا پھر کسی منکر کو اونکے ثبوت مین گنجایش انکار اور شبہہ کی باقی نرہے انتہی پھر صاحب کتاب فتح المبین نے لقبینام کتب وہابیہ کے اور داخلہ مندسہ صفحہ اونکے دو بیس مسایل اعتقادیہ اور ستر مسائل عملیہ اونکے بہ نقل عبارت اونکے کتابونکے ثابت کیا اور اونکے رد اور جوابات

احادیث اور آیات قرآنی سے بخوبی کیا حق تعالی جزاء خیر دیوے مگر چونکہ
یہہ مختصر اون سب مسائل کو مع اجوبہ اونکی نقل کرنیکی گنجایش نہین رکھتا
کہ اوسمین بسط کلام اور طوالت متصور ہے مگر چند مسائل اونمین سے
واسطے مذاق ناظرین کے اختصاراً بیان کئی جاتے ہین مالا یدرک
کلہ لا یترک کلہ مسائل اعتقادیہ مین سے اول یہہ خداے پاک کا جھوٹ
بولنا جایز ہے دوم انکار خاتم النبیین ہونا حضرت کا سوم انبیاء علیہم
السلام سے احکام دین بھول چوک ہونا چہارم احادیث احاد سے
معجزات حضرت کے ثابت نہونا پنجم قیاس مجتہد کا شریعت مین قابل اعتبار
نہونا ششم چارون اماموں کے اور چارون طریقوں کے متبع یعنے حنفی
شافعی مالکی حنبلی اور چشتیہ قادریہ نقشبندیہ مجددیہ سب لوگ مشرک ہین
اور کافر ہفتم ارواح انبیاء کرام اور اولیاء عظام خلق پر کسطرحکا فیض
نہین محرر اوراق عرض کرتا ہے اسی باعث سے جو اونکے دلونمین
ایسی نجاست متمکن ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اولیاء کرام
کے اعراس کے حضوری سے محروم رہتے ہین اور دعوت اعراس
کو بلطائف الحیل رد کر دیتے ہین ہشتم اہل قبور سے استمداد کرنا خلاف
شرع بلکہ موجب کفر ہے نہم کسی نبی یا ولی کی زیارت کو دور سے جانا
ناجایز نہین ہے دہم تاثیر اور اعمال سلب امراض و رافادہ توبہ عاصی
و تصرف خیال و آگاہی نسبت اہل اللہ و اطلاع خطرات قلبیہ و کشف وقایع
آیندہ و دیگر تصرفات اولیاء اللہ و کشف ارواح و تعویزات و طریق دفع بلیات
وغیرہ من اعمال المشایخ الصوفیہ اور طریق پیری مریدی کا شرک ہے یازدہم
درود مستغاث و دلائل الخیرات وداردہم بیس رکعت تراویح کو بدعت

اور ضلالت کہتے ہین اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو مخترع بدعت اور خاطی صریح کہتے ہین سیزدہم الہام کو صرف خیال دل سمجھنا خواہ خدا کے طرف یا شیطان کے جانب سے اور الہام ہر ایک کو ملی ہے لیکر انسان تک اور کافر سے لیکر مسلمان تک ہوتا ہے اونکو خاصہ اولیا اللہ کا سمجھنا خطا ہے چہاردہم سب افعال آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مجوز اور شرعی نہ جاننا اور عصمت مطلقہ آپکے واسطے ثابت نکرنا پانزدہم اقتباس آیات قرآنی کو کفر اور ممنوع سمجھنا اور شیخ سعدی اور حضرت جامی اور حافظ ایسے بزرگواروں کو جو کہ اپنے کلام مین اقتباس آیات قرآنی کئے ہین اونکو کافر کہنا باقی مسائل علی ہذا القیاس اب عملیات اونکے بیان کئے جاتے ہین اول یہ کہ اگرچہ قلیل پانی ہو اوسمین نجاست گرنے سے پانی نجس نہین ہوتا جب تک کہ اوسکے اوصاف ثلثہ تغیر نہو دوم یہ کہ شباب سب جانوروں کا گو سور کا ہووے اور شراب اور خون اور منی یہ سب پاک ہے سوم مرد پر خواہ وہ مولوی یا واعظ یا مفتی یا قاضی یا پیرزادہ چاندی یا ایسا کے چھڑے کنگن وغیرہ زیور درست ہے یعنے محض سونا مرد پر حرام ہے چہارم حرام سمجھنا زکواۃ کا بنی ہاشم اور اونکے غلاموں پر اور آسودہ اور تندرست کو اگرچہ اپنا قوت صاحب کتاب فتح المبین لکھتے ہین کہ اوسکا یہ مطلب ہوا کہ مصرف زکوات کے واسطے بیماری لازم ہے اگر فقیر تندرست ہوگا تو اوسکو زکواۃ لینی حرام ہوگی حالانکہ یہ غلط محض ہے پنجم سوتیلی خالہ سے نکاح جایز ہونا ششم اکثر شب یا تمامی شب سے زیادہ عبادت کرنا جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام اور اولیاء عظام مثل غوث الاعظم رضی اللہ عنہ سے ثابت ہے اونکے نزدیک

گناہ ہے معاذ اللہ باقی مسائل علیٰ ہذا القیاس جواب سوال دوم ایسے غیر مقلدون سے جو عقاید و عملیات مذکورہ کے قائل ہین مخالطت اور مجالست کرنا اور اونکو مساجد مین آنے دینا شرعاً ممنوع اور باعث خوف فتنہ دین ہے اس امر کو صاحب کتاب فتح المبین نے احادیث اور اقوال سلف سے ثابت کئے کہ یہان بخوف اطالت ذکر نہین ہوا جواب سوال سوم اگرچہ درصورت مراعات مذہب مقتدی کے بشرطیکہ امام کسی مفسد و مبطل صلوٰۃ کا مرتکب ہو اقتدا کرنا جایز ہے لیکن اب معلوم ہوا کہ اونکے پیچھے نماز درست نہین ہے کیونکہ مسائل مذکورہ اور عقاید مسطورہ بعض موجب کفر ہے اور بعض مفسد نماز ہین اور سوائے اوسکے جبکہ شافعی المذہب متعصب کے پیچھے اقتدا جایز نہین جیسا کہ فتاوی عالمگیری و جامع الرموز مین مرقوم ہے اما الاقتداء بالشافعی فلا باس به اذا لم یتعصب ای لم یبغض للحنفی یعنی شافعی کے پیچھے اقتدا کرنا مضایقہ نہین بشرطیکہ متعصب ہو یعنے حنفیونسے بغض و عداوت نہ رکھتا ہو اون غیر مقلدین لامذہب کے پیچھے بطریق اولا جائز نہوگی کہ یہ تو حنفیونکے نام سے جلتے ہین اور مقلدین کو علانیہ برا کہتے ہین بلکہ مشرک اور بدعتی سمجھتے ہین اور اس سے بڑھکر ایک بات اون لامذہبونکے حق مین محدث شامی علامہ شامی نے حاشیہ درالمختار مین لکھی ہے زمانہ مین وہابی نجدیکے پیرو اور تابع مثل خارجیونکے ہین جنھون نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مخالفت کر کے اونکے لشکر سے خروج کیا تھا پس جب لامذہب مثل خارجیونکے ٹھیرے اور خارجی مثل باغیونکے ہوے تو جو حکم باغیونکا ہے وہی حکم

لا مذہبونکا ٹھیرا کما فی الہدایۃ لا یصلی علے البغاۃ بل یکفنون و یدفنون
یعنے باغیونکے جنازہ کی نماز نہ پڑہی جاے صرف انکو کفن دیکے دفن
کرین و حکم الخوارج عند جمہور الفقہاء و المحدثین حکم البغاۃ و ذہب
بعض المحدثین الی کفرہم یعنے حکم خارجیونکا نزدیک جمہور علماء
محدثین اور فقہا کے حکم باغیونکا ہے اور محدثین تو انکے کفر کے قائل
ہوے شامی صفحہ ٣٠٩ جلد ٣ مطبوعہ مصر انتہی عبارت فتح المبین میں اس
فتوے پر ایک سو چوالیس ١٤٤ مہرین ہین فہرست اجمالی انکی تحریر کیجاتی ہے

١ مواہیر علماء حرمین شریفین ٦ اسم ٢ مواہیر علماء فرنگی محل و لکھنؤ ٣٠ اسم ٣ علماء کانپور ٥ اسم

٤ علماء بریلی و بداؤن ٩ اسم ٥ علماء دیوبند و سہارنپور و گنگوہ ١٧ اسم ٦ علماء لاہور و امرتسر ٦ اسم

٧ علماء ہوگلی و کلکتہ ٩ اسم ٨ علماء حیدرآباد و مدراس ١٥ اسم ٩ علماء مصطفی آباد و رامپور ٣ اسم

١٠ علماء شہر اندور ٦ اسم ١١ علماء مقام لودہیانہ و دیوبند ١ اسم ١٢ علماء دہلی و کانپور وغ ٤٩ اسم

ہر ہر شخص علماء مین سے بقدر اپنے وسعت علم و فضل کے بخوبی تصحیح
فتوے اور توصیف کتاب فرما کر اپنے مہرین یا دستخط ثبت کیے پس
اس فتوے پر جب اجماع امت ہوا یہ فتوی مثل نص قطعی کے ٹھیرا حق تعالے
صاحب کتاب کو جزاء خیر دیوے کہ انکی سعی اور کوشش بلیغ سے
مسائل اجماعیہ امت محمدیہ سے سب مومنین امت محمدیہ مستفاد اور
فیضیاب ہوے پس جو شخص خلاف مین ان مسائل اجماعیہ کے عمل کرے

وہ مخالف اجماع امت سے اور جو لوگ اپنے تئین عامل بالسنہ تو قرآن
قرار دیکر اورلوگونکو دہوکا دیتے ہین اونکی قلعی کہل گئی جانا چاہیے کہ عادت
اون لوگونکی یہہ ہے کہ اپنے عقاید فاسدہ کو کسی سے ایک وقت مین
ایک دم ظاہر نہین کرتے بلکہ رفتہ رفتہ ایک حسب موقع اوسکا اظہار کرتے
ہین اور اوسمین یہہ حکمت سمجہتے ہین کہ اگر ایکوقت مین ایک بار اپنے
عقاید فاسدہ سے اطلاع کرین تو لوگونکو وحشت اور تنفر حاصل ہو
جاویگی اسواسطے اگر کوئی اونکا ہم صحبت ہو تو اوسکو اول مثلاً ایک
عقیدہ اپنا سمہاتے ہین جبکہ وہ عقیدہ اوسکے خوب ذہن نشین ہوا اور
اوسپر وہ استوار ہوا تو پہر دوسرا عقیدہ اپنا اوسکے ذہن مین جماتے
ہین علی ہذا القیاس پہر اگر ایک ہی عقیدہ ان عقاید مین سے اگر کسی
مین تو سمجہ لینا چاہیے کہ سب عقاید فاسدہ اوسمین موجود ہین ایک
مجموعہ فتاوی شاہ عبد العزیز صاحب اور احوال مولوی اسمٰعیل
اور مولوی عبد الحی کا مطالعہ مین آیا کہ اوسمین مناظرہ اور مباحثہ
جو مولوی اسمٰعیل اور مولوی عبد الحی اور مولوی رشید الدین خان
صاحب سے کبہی پیش ہوا وہ بہی مندرج تہا اور صدر خاتمہ اس کتاب
مین اشارۃً اور اجمالاً جانشینی مولوی عبد الحی کی بجاے مولوی
اسمٰعیل کے تحریر کئے گئے تہے اب مولوی عبد الحی کے باب مین
جو فتوی علماء حرمین شریفین کا جو مجموعہ مذکورہ مین مندرج تہا معہ عنوان
فتوی بعینہ تحریر کیا جاتا ہے فتوی اربعہ از مفتیان مذاہب اربع کہ در مکہ
معظمہ اند اتمہ شرفاً و تعظیماً در حق مولوی محمد عبد الحی یکے از ہمراہیان
حضرت سید صاحب کہ کلمہ توہین نسبت مذاہب اربعہ گفتہ بود و بعد صدور

فتوی مفتیان مدوح بر استفتا بر اہ قرار در پیش گرفت و جان بسلامت برد

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی حبیبہ سید الانبیاء والمرسلین
علی آلہ واصحابہ اجمعین اما بعد فماذا یقولون ایہا القضاۃ اولی الفتوی
فی الشریعۃ الغراء الحنفیۃ والعلماء الراسخون فی الملت السمحۃ
المحمدیہ علی صاحبہا افضل الصلوٰۃ وازکی التحیۃ فی رجل مسلم
ظاہر اید عی ان مقلد المذاہب الاربعۃ ایمانہم غیر صحیح
وکلہم فی النار وان الحنفی والشافعی کلہم کفار وان الہدایہ
وشرح الوقایہ بصدر الشریعۃ فیہا ضلالۃ وبطلالۃ ینبغی ان
یحرق فی النار وقد اثبت ہذ الدعاوی قبل اربع سنۃ
فی المکۃ المعظمۃ فاخذ وحبس ثم استتیب فتاب وخلص
ومن دابہ ان یتوب لسان لاقلبا کما یقول اذا خاف رجل علی
نفسہ وما لہ یحدر ان یتوب عن مذہبہ لسانا دون القلب
کما فی حالت الاکراہ وعلی قولہ ہذا ایضا شہود ولکن ثبت
لہم فی الحال ترکہ المدعی بینو حکمہ توجروا وفقکم اللہ تعالیٰ لما یحب
ویرضی واثابکم بما عندہ الحسنی الجواب سبحانک
لا علم لنا الا ما علمتنا الظاہر ان القائل بان ایمان المقلد
غیر صحیح وکلہم فی النار یصیر ضالا مضلا وساعیا فی الارض
بالفساد وقد انعقد الاجماع علی عدم الخروج عن المذاہب
الاربع لان المجتہد مفقود بعد المائۃ الرابعۃ کما فی اذکار النووی
وقولہ ان الحنفی والشافعی کلہم فی النار وکفار یجب علیہ
انہ خارج من جماعت اہل الاسلام وقد ورد فی

في الحديث الشريف اتبعوا السواد الاعظم فمن شذ شذ
في النار ويقول في حق الهداية هي الهداية الى احكام الاسلام
وفي شرح الوقاية صدر اولى الاعلام فهذه هفوة تشير مرتد
نعوذ بالله منها وقد تقرر ان اهانة العلم والعلماء كفر ففي
نظم الوهبانية ولكن من يستحب كفر كذا لك لفظ الفقيه تصغير
قال في الحاوي القدسي من استخف بالنبي او نبي
من الانبياء يكفر وكذا من استخف بالعلماء العاملين ائمة
الدين والشريعة وروي ان من قال لفقيه فقيه
على وجه التصغير يكفر في الواجب على الامام ان يحبس
هذا الشخص الخارج عن الاسلام حبسا مديدا حتى يتوب
او يموت وان رأى مصلحة في تعزيره اولا بان يشهره و
يركبه على الحمار ويديره في الاسواق ويضربه ضربا وجيعا
حتى يظهر صلاحيته والكلام في ذالك مطول وفيما اوردنا
كفاية والله الهادي كتبه الفقير الى الله عز شانه السيد
ابو بكر داغستاني المفتي بالمدينة المنورة جواب دوم از
مفتي شافعيان اللهم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعه وارنا الباطل
باطلا وارزقنا اجتنابه يجب على ولاة الامر اعزالله
بهم الدين منع بهم المفسدين اشتباه هذا الرجل عما
من الضلالات الموديتة الى العار والنار بئس القرار فان لفظ المذكور
موصل به الى الكفر فانه يلزم على قوله الحكم بتكفير الامة وتضليلها
التي حكم اصحابه المصدوق بانها لا تجتمع على الضلالة

فان تاب قبل منه والا عزر التعزير البليغ اللائق بما فعله مما يراه
اولی الامر ومنع الناس من الاجتماع معه لئلا يوقع الناس
في الضلالة التي هو مرتكبها والله اعلم سبحانه كتبه الفقير
الی الله سبحانه محمد صالح بن الرئيس ابراهيم المفتي الشافعي
بمكة المكرمه - جواب سوم از مفتی مالکیان الحمد لله وما
توفيقي الا بالله يجب علی ولاة الانام اعز الله بهم دين الاسلام
وقطع بسيف سطوتهم دابر اهل الزيغ والبهتان ان يذيقوا
الرجل المذكور العذاب بالضرب والاطالة السجن باغلال حتی
يوجد منه الرجوع الی المتاب وما اخاله الا من الزنادقة الذين
اظهروا الاسلام واخفوا الكفر في الطوية لان المقالة المذكورة
الشنيعة لا يصدر من مسلم سرا وعلانية لاشتمالها منابذة
قول خاتم النبوة والرسالة لن يجمع امتي علی الضلالة ونسئل الله
عز وجل ان يحشرنا زمرة الاربعة الائمة الذين اجمعوا علی السنة
والحق ان مقلدهم من المصلين كتبه الفقير الی ربه لبي
تالي محمد بن محمد عربي السنبالي مفتي المالكية بالساحات المكية عفا الله
عنه ووفقه بما يحب ويرضی في كل كلية وجزئية جواب چهارم از مفتی
حنبليان الحمد لله رب العالمين اللهم اهدنا للحق والصواب
ان كان الامر كذلك فيجب علی ولاة الامور وفقها واياهم بما يحب
ويرضی ان يزجر هذا الرجل زجرا البليغ ويضرب الشنيع ويطيل
سجنه ويشهر حتی يموت لان لا يضل غيره لانه ضال مضل زنديق
والله اعلم سبحانه كتبه الفقير الی الله سبحانه وتعالی محمد بن يحيی

مفتی الحنابلہ بمکہ المکرمہ عفا اللہ عنہما ترجمہ چار فتوی چارون مذہب کے مفتیون کے مکہ معظمہ سے حق مین مولوی عبد الحی کے کہ وہ ایک ہمراہیون حضرت سید صاحب کے تھے کہ انہون نے کلمہ اہانت کا نسبت مذاہب اربعہ کے کہا تہا بعد صدور ہونے فتوی کے استفتا بہاگ گئے اور اپنی جان کو بچا لئے ترجمہ استفتا الحمد للہ رب العالمین والصلوات والسلام علی حبیبہ سید الانبیاء والمرسلین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین اما بعد اے قاضیان ومفتیان شریعت اور اے علماے راسخین کیا فرماتے ہو ایک شخص کے باب مین کہ وہ بظاہر مسلمان ہے اور دعوی اور مقولہ اوسکا یہہ ہے کہ متبع مذاہب اربعہ کا ایمان صحیح نہین ہے اور سب کے سب جہنمی ہین اور حنفی اور شافعی وغیرہما سبکے سب کافر ہین اور ہدایہ اور شرح وقایہ مین گمراہی اور بطالت ہے کہ وہ آگ مین جلانیکے قابل ہین اور یہہ اپنے کلام کو قبل چار سال کے مکہ معظمہ مین ظاہر کیا تہا اور وہان وہ شخص گرفتار اور قید ہوا پہر اوس سے توبہ ان اقوال سے چاہے گئی اور اپنے اقوال سے تائب ہوا اور قید سے خلاصی پایا اور اوسکے طریقہ سے یہہ بات ہے کہ توبہ زبان سے کرنا اور لیے نکرنا جیسا کہ کوئی شخص اپنے نفس پر یا مال پر کچہہ نقصانکا خوف کرے اور اوسپر واجب ہے کہ اپنے مذہب سے توبہ کرے دل سے نکرے جیسا کہ حالت اکراہ مین اور اس قول پر بہی اوسکے گواہ ہین لیکن اونکو ثابت ہوا کہ فی الحال اوس دعوے کو اپنے چہوڑ دیا ہے پس ایسے شخص کا حکم اے علماء اور قضاۃ بیان کرو کہ حق تعالی تمکو ثواب دیوے اور توفیق اوس

چیز کی دیوے کہ جس سے خوش ہے اور نکو نیکی پہنچاوے جواب
سید ابو بکر داغستانی مفتی مدینہ منورہ کا سبحانک لا علم لنا الا ما علمتنا
ظاہر یہ ہے کہ جو شخص کہے کہ ایمان مقلد ائمہ مجتہدین کا صحیح نہین
اور وہ لوگ سبکے سب دوزخی ہین گمراہ ہے اور لوگونکو گمراہ کرنیوالا
ہے اور زمین مین فساد ڈالتا ہے اور اجماع منعقد ہوا اس امر پر
کہ چار مذہب سے باہر نہ نکلنا اسواسطے کہ مجتہد بعد چارسو ہجری
کے مفقود ہے جیسا کہ کتاب اذکار نووی مین تحریر ہے اوسکا
قول جو یہہ ہے کہ حنفی اور شافعی سب جہنمی اور کفار ہین دلالت
کرتا ہے کہ وہ شخص خارج ہے جماعت اہل اسلام سے اور یہ تحقیق
کہ وارد ہوا ہے حدیث مین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے
فرمایا کہ تم بڑی جماعت کی اتباع کرو پس جو شخص کہ جماعت سے
الگ ہوا وہ دوزخ مین گیا اور حق مین کتاب ہدایہ کے کہا گیا ہے
کہ وہ کتاب ہدایت ہے احکام اسلام کے طرف اور حق مین شرح وقایہ
کے کہا گیا کہ وہ صدر ہے صاحبان علم کا پس یہ کلام اوس شخص کا
یعنے اون کتابونکو آگ مین جلانا دلالت اور اشارہ کرتا ہے اوس
شخص کے زندیق ہونیکے جانب نعوذ باللہ منہا اور مقرر ہے یہہ
بات کہ اہانت علم اور علما کی کفر ہے نظم و مبانی مین لکھا ہے
کہ جو شخص کفر کو دوست رکھے یا فقیہ کو بصیغہ تصغیر کہے وہ شخص
کافر ہے اور حاوی القدوسی مین کہا کہ جو حضرت کی خدمت مین
یا اور کسی نبی کی خدمت مین بے ادبی کرے وہ شخص کافر ہے
ایسا ہی جو شخص علما و ائمہ دین کو خفیف جانے اور فقیہ کو بصیغہ تصغیر

قصد یا راہ تحقیر کے کہے کافر ہوتا ہے پس واجب ہے حاکم پر کہ اوس شخص کو
جو خارج اسلام سے ہے دیر تک قید رکھے یہان تک کہ وہ مرے یا توبہ
کرے اور اگر مصلحت مین سمجھے تو اول اوسکو تعزیر دیوے اس طور پر
کہ سواری حمار اسکو بازار بازار گردش دیوے اور اوسکو خوب
سخت مار مارے یہان تک کہ صلاحیت اوسکی ظاہر ہووے اور کلام
اس باب مین طویل ہے اور جو کہ ہمنے لاے ہین اور لکھے ہین کافی ہے
اور حق تعالی ہدایت دینے والا ہے انتہی ترجمہ جواب دوم محمد صالح
مفتی شافعیان مکہ معظمہ کا اللہم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعہ وارنا الباطل
باطلا وارزقنا اجتنابہ آمین واجب ہے حکام وقت پر کہ ایسے شخص سے
ایسے اقوال گمراہی سے اوسکے توبہ طلب کرین اسواسطے کہ یہ کلام
اوسکا کفر کو پہونچا ہے کیونکہ اوسکے قول سے لازم آتا ہے کہ امت
محمدیہ کافر یا گمراہ ہو کہ جس امت کے باب مین حضرت صلی اللہ علیہ والہ
وسلم نے فرمایا کہ میری امت گمراہی پر جمع نہوویگی پھر اگر وہ توبہ کرے
تو توبہ اوسکی قبول کیجاوے وگرنہ اوسکو سخت تعزیر دیجاوے
جو تعزیر کہ اوسکے امثال کے لایق ہے وہ تعزیر جو حاکم اوسکو مناسب
سمجھے اور آدمیونکو اوسکے ساتھ ہمنشینی سے منع کرے تاکہ اونکو وہ
گمراہی مین نہ ڈالے جو وہ خود اوسکا مرتکب ہے انتہی جواب سوم
محمد بن محمد عربی البنانی مفتی مالکیہ مکہ معظمہ کا الحمد للہ وما توفیقی الا باللہ
حکام پر واجب ہے کہ اوس شخص کو عذاب کرین مارنیکے ساتھ اور
دراز کی قید طوق و زنجیر سے یہان تک کہ وہ رجوع مذہب ثواب کے
طرف کرین اور نہین خیال کرتا ہون مگر وہ شخص اون زندیقون سے

ہے کہ بظاہر مسلمان اور یہ باطن کافر ہین اسواسطے کہ ایسا کلام شنیع مسلمان
سے خواہ سراہو خواہ علانیہ ہو صادر نہین ہوتا کیونکہ اِس کلام سے
چہوڑنا کلام خاتم النبوۃ اور رسالت کا لازم آتا ہے جو حضرت نے فرمایا
کہ میری امت ہرگز گمراہی پر جمع نہوگی اور ہم حق تعالی سے دعا کرتے
ہین کہ ہمکو اون گروہ مین حشر کرے کہ وہ لوگ سنت نبوی پر اجماع ہین اور
حق یہی ہے کہ مقلد اور تابعین اونکے حق پر ہین جواب چہارم محمد بن
یحیی مفتی حنبلیان مکہ معظمہ اللہم اہدنا للحق الصواب واجب ہے حکام پر کہ
تنبیہ شدید اور ضرب شنیع ایسے شخص کو کرین اور بمدت دراز قید رکہین اور
تشہیر کریں اور یہانتک کہ مرجاوے تاکہ دوسرونکو گمراہ نکرے کیونکہ وہ شخص خود گمراہ ورد وسرونکو
گمراہ کرنیوالا ہے واللہ اعلم سبحانہ انتہی اب کچھ تہوڑے سے فضایل امام ہمام امام
اعظم ابوحنیفہ کوفی رضی اللہ عنہ کے ذکر پر ختم کتاب کیا جاتا ہے کیا خوب
فرمایا امام شافعی علیہ الرحمہ نے شعر اعد ذکر نعمان لنا ان ذکرہ ہو
المسک ما کررتہ یتضوع یعنے تو ذکر کو امام ابوحنیفہ نعمان کے بار بار پڑہا
تا جاکہ ذکر امام موصوف کا مانند مشک کے ہے جیسا اوسکو ہلاوے
خوشبوئی اوس سے نکلتی ہے امام محی الدین نووی نے کتاب تہذیب
الاسماء مین لکہا ہے کہا ابونعیم نے کہ امام ابوحنیفہ اچہی صورت والے
عمدہ لباس والے عمدہ خوشبو والے نیک مجلس کثیر الکرم خوب ادا
کرنے والے اپنے بہائی مسلمانون پر تہے اور کہا امام ابوحنیفہ نے
مین نے ابوجعفر امیر المومنین کے پاس گیا پس کہا انہون نے آپ کس
سے علم حاصل کیا کہا مین نے حماد بن ابی سلیمان سے انہون نے
ابراہیم نخعی سے اونہون نے عمر بن الخطاب اور علی ابن ابیطالب

اور عبد اللہ بن مسعود اور عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہم سے
پس کہا ابو جعفر نے خوب علم واثق حاصل کیا اور ایک دن ابو حنیفہ
رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ منصور کے پاس گئے پس منصور نے کہا کہ یہ
شخص اسوقت مین تمام دنیا کا عالم ہے اور سفیان بن عیینہ نے
کہا کہ میری آنکھہ نے مثل ابو حنیفہ کے نہین دیکھا اور عبد اللہ
بن مبارک سے روایت ہے کہ انہون نے کہا کہ امام ابو حنیفہ
بڑے صاحب وقار تھے ایکدن ہم جامع مسجد مین تھے پس ایک
سانپ اونکے گود مین گرا بہر سواے اونکے اور سب آدمی بہاگ
گئے اور اونہون نے سانپ کو چہوڑا دیا اور کچہہ نکیا اور اپنی جاے
پر بیٹھے رہے اور ابن عبادہ سے روایت ہے کہ وہ کہتے
ہین کہ مین ۱۵۰ ہجری سن ایک سو پچاس ہجری مین ابن جریج کے
پاس گیا پس خبر انتقال ابو حنیفہ کی اونکو پہنچی پس انا للہ وانا الیہ
راجعون کہا اور نہایت غمگین ہوے اور فرمایا کہ کیسا بڑا عالم
اوٹھہ گیا اور امام ابو یوسف سے روایت ہے کہ مین اپنے
والدین سے پہلے امام ابو حنیفہ کیواسطے دعا مانگتا ہون اور
تحقیق مین نے اونسے سنا ہے کہ فرماتے تھے کہ مین حماد کے
واسطے اپنے والدین کے ساتھہ دعا مانگتا ہون اور عبد اللہ
بن مبارک سے روایت ہے کہ انہون نے کہا مینے مسعر بن کدام کو
امام ابو حنیفہ کے حلقہ مین دیکھا کہ سامنے اونکے بیٹھے ہوے
اونسے سوال کرتے تھے اور فایدہ اوٹہاتے تھے اور نہین دیکھا
مین نے کسیکو کبہی کہ اونسے فقہ مین امام ابو حنیفہ سے عمدہ کلام

کیا ہو اور وکیع سے روایت ہے کہ نہین ملا مین زیادہ فقیہ سے بہ نسبت
ابو حنیفہ کے اور نہ اوس سے اچھی نماز پڑھنے والے اور نضر بن
شمیل سے روایت ہے کہ لوگ فقہ سے بیخبر تھے یہان تک کہ ہوشیار
کر دیا اونکو امام ابو حنیفہ نے ساتھ اوس شئ کے جو نہ پہنچا ذہن اونکا اور
ملخص کیا اوسکو اور بیان کر دیا اوسکو اور امام شافعی سے روایت
ہے کہ تمام آدمی فقہ مین امام ابو حنیفہ کے طفیلی ہین اور جعفر بن ربیع
روایت ہے کہ مین ابو حنیفہ کے پاس پانچ برس رہا ہون کیسکو اوس سے
زیادہ خاموش نہین پایا مگر جب کوئی بات فقہ کی سوال کیجاتی تو مثل
دریا کے بہتے اور سفیان بن عیینہ سے روایت ہے کہ ہمارے وقت
مین کوئی شخص امام ابو حنیفہ سے زیادہ نماز پڑھنے والا نظر مین نہین آیا
اور زافیر بن سلمان سے روایت ہے امام ابو حنیفہ ایک رکعت مین
رات گذارتے تھے اوسمین قرآن ختم کرتے تھے اور اسد ابن عمر سے روایت
ہے کہ امام ابو حنیفہ نے فجر کی نماز عشا کے وضو سے چالیس برس پڑھے
اور اکثر رات کو ایک رکعت مین قرآن ختم کرتے اور اونکے رونیکی آواز
سنائی دیتی تھی یہان تک کہ ہمسایہ اونکے اون پر رحم کرتے اور شمار
کیا گیا کہ اونہون نے قرآن کو جس جگہ وفات پائے ساتھ ہزار بار پڑھا
ہے اور مسعر بن کدام سے روایت ہے کہ مین نے ایک رات مسجد
مین گیا پس دیکھا مین نے ایک شخص کو نماز پڑھتے ہوئے پس اچھی معلوم
ہوی مجھکو قرأت اوسکی پس پڑھی ایک منزل مینے کہا کہ اب رکوع
کریگا پھر تہائی قرآن پڑھا پھر نصف پڑھا پھر ایسا ہی وہ شخص پڑھتا رہا یہان
تک کہ ایک رکعت مین کل قرآن ختم کر دیا پس دیکھا مین نے تو

امام ابو حنیفہ مین اور زائدہ سے روایت ہے کہ مینے امام ابو حنیفہ
کے ساتھ مسجد مین عشا کی نماز پڑہی اور لوگ چلے گئے اور مجکو انہون
نے نہین جانا کہ مسجد مین ہے اور مینے ارادہ کیا کہ ایک مسئلہ اونسے
دریافت کرونگا پس کہڑے ہوئے اور نماز شروع کئے یہانتک کہ
اوس آیت تک پہنچے فمن اللہ علینا ووقنا عذاب السموم
پس اسی آیت کو دوہرلستے رہے یہانتک کہ موذن نے صبح کی اذان
کہدی اور مین انتظار ہی مین رہا اور قاسم بن معن سے روایت
ہے کہ امام ابو حنیفہ نے تمام رات اسی آیت مین قیام کیا بل الساعۃ
موعدہم والساعۃ ادہی وامر پس باربار اوسیکو پڑہتے تہے
اور گریہ وزاری کرتے تہے اور وکیع سے روایت ہے کہ امام ابو حنیفہ
جب اپنی عیال کو نفقہ دیتے اوسیقدر خیرات کرتے اور جسوقت نیا کپڑا
پہنتے اوسی قیمت کا کپڑا اپنے اساتذہ کو پہناتے اور جب اونکے سامنے
کہانا رکھا جاتا اپنے سے دو چند لیکر کسی محتاج کو دیتے اور وکیع سے
یہہ روایت ہے کہ امام ابو حنیفہ بڑے امانت دار تہے اور ہر شی پر
اللہ کی رضا مقدم کرتے تہے اور اگر خدا کی راہ مین تلوارین اونپر ہین
برداشت کرتے تہے اور قیس بن ربیع سے روایت ہے کہ امام ابو حنیفہ
متقی فقیہ بہت احسان اور صلہ کرنے والے تہے ہر شخص جو اونکے پاس
التجا لیجاتا اور نہایت بخشش کرنیوالے تہے اپنے بہایون پر اور بغداد
کیطرف مال روانہ کرتے کہ اوسکا کپڑا خریدا جاتا اور کوفہ مین لایا جاتا
اور ہر سال نفع جمع کرتے اوس سے اپنے مشایخ محدثین کے حوایج
اور قوت اور لباس خرید کرتے پہر باقی اشرفیان جو رہ جاتے

بہرا وہنین کو دیتے اور کہتے کہ تم اپنے حوائج مین صرف کرو اور نہ تعریف
کرو مگر اللہ تعالی کی اسواسطے کہ مینے تمکو اپنے مال سے کچھہ نہین دیا ہے
اللہ تعالی تمہارے واسطے میرے ہاتھ پر نفع بخشتا ہے پس رزق اللہ مین
کسی غیر کو قوت نہین اور ابو یوسف سے روایت ہے کہا اونہون نے
امام ابو حنیفہ سے کسی حاجت سے سوال نہین کئے جاتے مگر اوسکو
پورا کراتے اور عبد اللہ بن مبارک سے روایت ہے کہا انہون نے
کہ مین نے سفیان ثوری سے کہا کہ امام ابوحنیفہ غیبت سے بہت بعید
رہتے ہین مینے اونکو نہین سنا کہ کبہی کسی دشمن کی اپنے غیبت کرتے
ہون کہا واللہ وہ بڑے عقیل ہین اپنے نیکیون پر اوس شخص پر مسلط نہین
کرتے جو انکو لیجاوے اور علی بن عاصم سے روایت ہے کہا انہون
نے اگر عقل امام ابو حنیفہ کی نصف اہل ارض کی عقل سے وزن کیجاتی
اونکی عقل پر غالب آتی اور اسماعیل پوتے امام صاحب کے روایت
کرتے ہین کہ ہمارے یہان ایک آٹا پیسنے والا رافضی تہا اوسکے دو خچر
تہے ایک کا نام اوسنے ابوبکر اور دوسریکا نام عمر رکہا تہا پس ایک
نے اوسکو پیر سے روندکر مار ڈالا پس امام ابو حنیفہ کو خبر دیگئی
فرمایا دیکہو جسنے اوسکو مارا ہے اوسکا نام عمر ہوگا پس دیکہا تو جیسا
اونہون نے کہا تہا ویسا ہی پایا اور اسماعیل بن سالم بغدادی سے روایت
ہے کہا انہون نے امام ابوحنیفہ قاضی ہونے پر جبر کئے گئے مگر اوسکو قبول
نہین فرمایا اور امام احمد بن حنبل جب اوسکو ذکر کرتے رو یا کرتے
اور انکو ترحم آتا خیرات الحسان مین تحریر ہے کہ جب امام
شافعی بغداد مین داخل ہوے اور امام ابوحنیفہ کی زیارت کو گئے

اور دو رکعت نماز پڑھتے اور تین سو قرآن ختم کیا اور ایک روایت مین
آیا کہ دو رکعتون مین صبح کے پہلے بہت شوق سے قرآن پڑھا پس کہا گیا اونسے فرمایا
سبب اوسکا یہ ہے کہ امام کے پیچھے قرآن پڑھنا بہتر جانتا ہون مخالفت اوسکے روبرو
اونکی اور شاگردی اختیار کیا وقت بڑے شیوخ ائمہ مجتہدین اور علماء
راسخین مثل جلیل عبد اللہ بن مبارک کہ خبر کی جلالت اور علم اور تقدم اور
زہد پر اجماع ہے اور مثل امام لیث بن سعد کے اور امام مالک کے اور
مثل امام محمد بن کرام اور زفر اور ابو یوسف اور محمد وغیرہم کے اور جب
عبد اللہ بن مبارک کے پاس امام ابو حنیفہ کا ذکر ہوا انہون نے کہا کیا اور
شخص کا تم ذکر کرتے ہو جسپر دنیا پیش کیا پیش کی گئی اوسنے اعراض کیا جب
منصور خلیفہ عباسی نے دس ہزار درہم حسن بن قحطبہ کے ہاتھ سے
امام ابو حنیفہ کے پاس بھیجا تو امام اوسکو رد نہین کر سکے اپنے فرزند حماد کو
وصیت کیا کہ بعد انتقال میرے اونکو واپس کر دینا پس اونہون نے ویسا
ہی کیا حسن نے کہا کہ رحمت خدا کی تمہارے والد پر کہ وہ اپنے دین پر بڑے
مضبوط تھے اور نہین مشغول ہوے امام ابو حنیفہ اپنے مذہب کیطرف دعوت
کرنے مین مگر بسبب اشارہ کرنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خواب
مین کہ دعوت کرو لوگون کو اپنے مذہب کے جانب پس جبکہ اونکو اذن ہوا
تقسیم کیا خزائن خدا کو اوسکے مستحقین پر اور جانا کہ یہ امر مجھپر واجب ہے
ور دعوت کیا آدمیون کو طرف مذہب اپنے یہانتک کہ ظاہر ہوا مذہب
اوسکا اور پھیل گیا اور بہت ہوے تابعین اور مقلدین اوسکے اور رسوا
ہوے حاسدین اوسکے اور نفع بخشا حق تعالی نے مشرق اور مغرب اور
عرب اور عجم کو اور نصیب کیا بہرہ وافی اونکے مقلدین مین پس مستفع

ہوے وہ ساتھ لکہنے فروع اور اصول مذہب کے اور نظر کرنے
منقول اور معقول مذہب کے بیان تک کہ مجتہد ہو گیا مذہب اونکا
محکم قواعد اور ارکان قوائد مین اور تائید کرتا ہے اس بابت کو بیان
کرنا بعض اصحاب مناقب امام مین کہ ثابت والد امام کے صغر سنی
مین حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت مین لائے پس حضرت علی رضی اللہ
عنہ نے اونکے اور اونکی اولاد کے حق مین برکت کی دعا کئے پس
امام ابوحنیفہ جو کچھ دئے گئے اسی دعا کی برکت سے دئے گئے اور
اونکے کمال تقوے سے یہہ امر ہے کہ انہون نے جبکہ سنا کہ ایک بکری کوفہ
مین گم ہوی ہے بکری کا گوشت کہانا مطلقا ترک کیا یہان تک کہ اوسکو
سوت کا اعلام ہوا اور خوشی کہ اونکے مناقب مین بیان کیا گیا اوس
حصر مناقب اونکا نہین بلکہ یہہ بیان ایک قطرہ ہے اوس دریا کا کہ
جسکے ساحل کا پتا نہین اونہو عشا کے وضو سے چالیس برس نماز صبح
ادا فرمایا پس کہا گیا اونسے کہ کس شی نے آپکو اس عبادت پر قوی
کیا اونہون نے کہا کہ سینے اسماء الہی کے ساتھ دعا مانگی تہی جسکا
مجموع دو آیتون مین ہے اول محمد الرسول اللہ آخر سورہ فتح تک اور
دوسرے ثم انزل علیکم من بعد الغم سے آخر تک سورہ
عمران کے اگر تو نجات کا آخرت مین ارادہ کرے تو یہہ اعتقاد رکہنا
چاہئے کہ ہر ایک ائمہ مجتہدین اور علماء عاملین ہدایت اور رضاے الہی
پر ہین اور ماجور ہین روایت کی ہے بیہقی نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کہ جو حکم تمکو کتاب اللہ سے دئے جاسئے تو اوسپر
عمل کرو کسیکو اوسکے ترک کرنیمین عذر نہین پہنچتا اگر کتاب اللہ مین نہو

تو سنت رسول اللہ اختیار کرو اگر سنت نہ ہو تو سیرت اصحاب کہ جنہیں
اوسکی پیروی کروگے ہدایت پاوگے امام ابو یوسف نے کہا کہ
مین نے نہین دیکھا کسیکو زیادہ جاننے والا علم تفسیر اور حدیث کا
امام ابو حنیفہ سے کہ وہ مجھ سے زیادہ تھے علم حدیث مین اور
امام ابو حنیفہ نے وہ کام کیا کہ دوسرے اوس سے عاجز تھے اور
باوجود اوسکے کہ حاسدین اونکے بہت تھے اور یہ سنت اللہ کی
ہے کہ اپنی مخلوق مین ولن تجد لسنت اللہ تبدیلا اور بسبب
وقت قیاسات مذہب ونکے مزنی شاگرد امام شافعی کے امام
ابو حنیفہ کے کلام کو دیکھا کرتے یہان تک کہ اونکے بھانجے امام
طحاوی کو اس بات نے برانگیختہ کی کہ مذہب شافعی سے انتقال
کرکے مذہب حنفی اختیار کیا وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین
وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین خصوصا
علی ولدہ الشریف غوث الاعظم وبارک وسلم تمت الکتاب
فی ثالث عشر شہر ربیع الثانی سنہ الف وثلثمائہ سنہ ۱۳۰۵
وخمس من ہجرۃ نبینا علی صاحبہا افضل الصلوات